ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت

برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

عالمی بے حسی میں 'گلوبل صمود فلوٹیلا' فلسطینیوں کی مدد کے لیے انسانی بیداری کا علامتی اقدام ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.61 , Sunday 07 September, 2025, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۶۱)، بروز اتوار، ۷ ستمبر، ۲۰۲۵ء، ۱۴ ربیع الاول، ۱۴۴۷، ۸ صفحات

اسرائیلی فوج نے غزہ میں ایک اور عمارت تباہ کردی، بھوک سے اموات کی تعداد 382 ہوگئی

غزہ: اسرائیلی فوج نے ہفتے کے روز غزہ سٹی میں "السوسی" نام کی ایک عمارت کو فضائی حملہ کر کے تباہ کردیا اور حماس پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے عمارت کے قریب دھماکہ خیز مواد نصب کیا تھا اور اسے نگرانی کے لیے استعمال کر رہے تھے۔ اس سے قبل اسرائیلی فوج نے غزہ سٹی میں عمارت "الرؤیا" اور اس کے قریب خیموں میں پناہ گزینوں کو فوری طور پر خالی کرنے کا فوری انتباہ جاری کیا تھا۔

فوج نے ایک بیان میں کہا ہے کہ الرؤیا عمارت کے رہائشیوں اور اس کے قریب خیموں کے مکینوں کو جو بیروت چوک اور عرب لیگ سٹریٹ میں واقع ہیں۔ مطلع کیا جاتا ہے کہ دفاعی فوج عمارت پر جلد ہی حملہ کرے گی کیونکہ اس کے اندر یا اس کے قریب حماس کا انفراسٹرکچر موجود ہے۔ بیان میں انہیں ہدایت کی گئی کہ وہ فوری طور پر عمارت کو جنوب کی طرف خان یونس میں المواسی کے انسانی ہمدردی کے علاقے کی جانب خالی کر دیں۔

دریں اثنا غزہ کی پٹی میں فلسطینی وزارت صحت نے ہفتے کے روز گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران بھوک اور غذائی قلت کی وجہ سے 6 نئی ہلاکتوں کی اطلاع دی، جن میں ایک بچہ بھی شامل تھا۔

وزارت نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس طرح بھوک سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 382 ہوگئی ہے جن میں 135 بچے بھی شامل ہیں۔ وزارت نے یہ بھی زور دیا کہ غزہ کی پٹی میں انسانی بحران ناکہ بندی اور خوراک اور طبی سامان کی قلت کی وجہ سے مسلسل بگڑ رہا ہے اور عالمی برادری اور امدادی اداروں سے فوری مداخلت کی اپیل کی۔

غزہ سٹی میں زمینی حملے کا انتباہ

ہفتے کی صبح اسرائیلی فوج نے غزہ کی پٹی کے شمال میں واقع غزہ شہر کے مکینوں کو جنوب میں ایک "انسانی ہمدردی کے علاقے" میں منتقل ہونے کی اپیل کی، تاکہ غزہ کے سب سے بڑے شہر پر متوقع زمینی حملے کی تیاری کی جا سکے۔ فوج نے کہا کہ انسانی ہمدردی کے علاقے میں فیلڈ ہسپتال، پانی کی پائپ لائنیں، پانی صاف کرنے کے پلانٹس اور خوراک کی فراہمی جیسی بنیادی سہولیات شامل ہوں گی۔

فوج کے ایک ترجمان نے غزہ شہر کے مکینوں کو انسانی ہمدردی کے علاقے میں منتقل ہونے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا "ہم المواصی علاقے کو ایک انسانی ہمدردی کا علاقہ قرار دے رہے ہیں جہاں انسانی خدمات فراہم کرنے کا کام کیا جائے گا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور جلد از جلد انسانی ہمدردی کے علاقے میں منتقل ہو جائیں اور ان ہزاروں افراد میں شامل ہو جائیں جو پہلے ہی وہاں جا چکے ہیں۔ یہ اعلان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب فوج غزہ شہر سے شہریوں کو جنوب کی طرف نکل جانے کی ترغیب دے رہی ہے، جہاں اس کی افواج حماس کے باقی ماندہ گڑھ پر قابو پانے کی کوشش کر رہی ہیں اور بالآخر پورے شہر پر قبضہ کرنا چاہتی ہیں۔ اقوام متحدہ کا تخمینہ ہے کہ غزہ شہر اور اس کے گرد و نواح میں تقریباً دس لاکھ افراد رہتے ہیں، اور وہ خبردار کر رہی ہے کہ اگر اسرائیل نے شہر پر وسیع پیمانے پر حملہ کیا تو ایک تباہی ہو گی۔

اقوام متحدہ کے عالمی خوراک پروگرام نے گزشتہ ہفتے خبردار کیا تھا کہ غزہ تباہی کے دہانے پر ہے۔

غزہ پر مسلسل اسرائیلی حملے

اس دوران ہفتے کی صبح سے غزہ کی پٹی پر مسلسل اسرائیلی فضائی حملوں میں 13 فلسطینی شہری ہلاک اور دیگر زخمی ہوئے۔ فلسطینی پریس ایجنسی "صفا" نے بتایا کہ مرنے والوں میں تین امداد کے خواہشمند شہری شامل ہیں جو غزہ کی پٹی کے جنوب میں خان یونس شہر کے جنوب مغرب میں الطینہ امدادی مرکز کے قریب اسرائیلی افواج کی فائرنگ سے ہلاک ہوئے۔ اسرائیلی فوج نے گزشتہ جمعے کو بھی غزہ شہر میں ایک عمارت کو تباہ کر دیا تھا جب اس نے اعلان کیا تھا کہ وہ ان بلند و بالا عمارتوں کو نشانہ بنائے گی جن کے بارے میں اس کا الزام ہے کہ حماس انہیں استعمال کر رہی ہے۔ یہ حملہ ایسے وقت میں کیا گیا ہے جب اسرائیل فلسطینی پٹی کے سب سے بڑے شہر پر قبضہ کرنے کے لیے اپنی کارروائیاں تیز کر رہا ہے، جہاں تقریباً دس لاکھ افراد موجود ہیں۔

اقوام متحدہ کا 'دو ریاستی حل' کانفرنس دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ

امریکہ نے مخالفت کردی

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے فیصلہ کیا ہے کہ دو ریاستی حل کے بارے میں ایک اعلیٰ سطحی بین الاقوامی کانفرنس 22 ستمبر کو دوبارہ شروع کی جائے گی۔ کانفرنس کے ذریعے اس عمل کو بحال کیا جا رہا ہے جو اس موسمِ گرما مشرقِ وسطیٰ میں بڑھتی ہوئے تشدد کی لہر کے دوران معطل کر دیا گیا تھا۔ جنرل اسمبلی نے یہ زبانی قرارداد جمعے کے روز منظور کی۔ قرارداد سعودی عرب نے پیش کی تھی، جس میں فلسطین کے مسئلے کے پُرامن تصفیے اور دو ریاستی حل کے نفاذ سے متعلق اعلیٰ سطحی بین الاقوامی کانفرنس کے دوبارہ انعقاد کا کہا گیا تھا۔ اس زبانی قرارداد کے منظور ہونے کے بعد اسرائیل اور امریکا دونوں نے اس کی مخالفت کی۔ ان کا کہنا تھا کہ اس کانفرنس کے دوبارہ شروع ہونے سے غزہ میں جنگ طویل ہوگی اور حماس کو تقویت ملے گی۔ اقوام متحدہ میں امریکی مشن کی نائب سیاسی مشیر تنگ وو نے کہا کہ ان کا ملک اس کانفرنس میں شریک نہیں ہو گا۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اعلیٰ سطحی اجلاس کے دوران اس کانفرنس کے انعقاد سے .... زیادہ سے زیادہ سربراہانِ مملکت و حکومت کو اس تقریب میں شرکت کا موقع میسر آسکے گا۔ تاحال یہ واضح نہیں کہ فلسطینی صدر محمود عباس ذاتی طور پر اس کانفرنس میں شرکت کر سکیں گے یا نہیں، کیونکہ امریکا نے فلسطینی حکام پر ویزا پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔

جاپان میں سمندری طوفان نے تباہی مچادی، تیز ہواؤں سے مکانات کی چھتیں اڑ گئیں، 24 افراد زخمی

ٹوکیو (یو این آئی) سمندری طوفان پیپاہ نے جنوب مغربی جاپان کے مختلف علاقوں میں تباہی مچادی، طوفان کے باعث تیز ہواؤں سے کئی مکانات کی چھتیں اڑ گئیں اور گاڑیاں الٹ گئیں۔ مقامی میڈیا کے مطابق سمندری طوفان پیپاہ کوچی سے ٹکرا گیا ہے جبکہ طوفان کے باعث جاپان کے شہر شیزوکا میں بارشیں شروع ہو گئی ہیں۔ تیز ہواؤں کے باعث مختلف حادثات میں 24 افراد زخمی ہو گئے اور 220 عمارتیں کو نقصان پہنچا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق سمندری طوفان پیپاہ جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو کے قریب بڑھ رہا ہے جبکہ شیزوکا میں تیز ہواؤں سے مکانوں کی چھتیں اُڑ گئیں اور گاڑیاں اُلٹ گئیں جاپان میں طوفان پیپاہ کے باعث ہائی الرٹ جاری کر دیا گیا ہے، طوفان پیپاہ واکایاما سے ٹکرا گیا ہے، واکایاما میں بھی شدید بارشیں شروع ہو گئی ہیں اور وہاں سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ کا خطرہ ہے۔ واکایاما حکام نے طوفان پیپاہ کے پیش نظر رہائشیوں کو گھروں میں رہنے کی ہدایت ہے۔

پہلی بار عالمی ادارہ صحت نے وزن کم کرنے والی ادویات کے استعمال کی سفارش کردی

جنیوا (یو این آئی) عالمی ادارہ صحت 'ڈبلیو ایچ او' نے پہلی بار ذیابطیس اور موٹاپے کے علاج کے لیے وزن کم کرنے والی مشہور ادویات استعمال کرنے کی سفارش کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ادویات کی جنیرک '(Generic) ورژنز ترقی پذیر ممالک میں بھی دستیاب کیے جائیں۔ ڈان نیوز کے مطابق ذیابطس کے علاج کے دوران وزن کم کرنے والی ادویات کو GLP-1 کہا جاتا ہے، یہ بھوک کم کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ انہیں بیٹا بلاکر بھی کہا جاتا ہے۔ ایسی ادویات میں Wegovy, Ozempic اور Mounjaro برانڈز شامل ہیں، جو تیزی سے مقبول ہو رہی ہیں کیونکہ ان سے وزن میں نمایاں کمی ہوتی ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق 2021 میں دنیا بھر میں 37 لاکھ سے زیادہ افراد موٹاپے یا زیادہ وزن سے جڑی بیماریوں سے ہلاک ہوئے، جو ملیریا، تپ دق اور ایچ آئی وی سے ہونے والی مجموعی اموات سے بھی زیادہ ہیں۔ وزن کم کرنے والی ادویات کافی مہنگی ہوتی ہیں، امریکہ میں ان کی قیمت ایک ہزار ڈالر ماہانہ سے بھی زیادہ ہے، اس لیے خدشہ ہے کہ غریب ممالک میں ضرورت مند افراد کو یہ نہ مل سکیں گی یا وہ خرید نہیں پائیں گے۔ خبر رساں ادارے 'ایجنسی پریس فرانس' (اے ایف پی) کے مطابق عالمی ادارہ صحت نے سماگلوٹائیڈ (Semaglutide) اور ٹیرزیپاٹائیڈ (Tirzepatide) نامی ادویات کو دنیا بھر کے بالغ افراد کے لیے اپنی اہم ادویات کی فہرست (Essential Medicines List) میں شامل کرلیا۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق ان جان بچانے والی ادویات کو ہر جگہ پہنچانے کے لیے سستی جنیرک ادویات کی پیداوار ضروری ہے تاکہ قیمتیں کم ہو سکیں۔

یورپی یونین غزہ جنگ کے حوالے سے ذمہ داریاں ادا نہیں کر رہی ہے: وزیرِ خارجہ بیلجیئم

بیلجیئم کے وزیرِ خارجہ میکسم پریووٹ نے جمعہ کو اے ایف پی کو بتایا، خارجہ پالیسی کے حوالے سے یورپی یونین کی شہرت اور نیک نامی کو "نقصان پہنچ رہا ہے" کیونکہ غزہ میں اسرائیل کی جنگ کے معاملے پر وہ اب تک کوئی قدم اٹھانے میں ناکام رہی ہے۔

پریووٹ نے برسلز میں اپنے دفتر میں ایک انٹرویو میں کہا، "ہم اپنا سر ریت میں نہیں دبا رہے، یہ بات ناقابلِ تردید ہے کہ اس مرحلے پر یورپی یونین اس عظیم انسانی بحران میں اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کر رہی۔"

بیلجیئم نے اس ماہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں فلسطین کی ریاست کو تسلیم کرنے جبکہ غزہ بحران کے پیشِ نظر یکطرفہ طور پر اسرائیل کے خلاف نئی پابندیاں عائد کرنے کا اعلان کیا ہے۔

یہ اقدام ایسے وقت سامنے آیا ہے جب یورپی یونین اپنے 27 رکن ممالک کے درمیان گہری تقسیم کے باعث اب تک اسرائیل کے خلاف کارروائی کرنے میں ناکام رہی ہے۔

''عوام کی نظر میں یہ واضح ہے کہ اس خاص معاملے پر یورپی یونین کی خارجہ پالیسی کی ساکھ ختم ہو رہی ہے،'' پریووٹ نے کہا۔

انہوں نے مزید کہا، بیلجیئم کا فلسطین کی ریاست کو تسلیم کرنے اور بعض اسرائیلی وزراء پر پابندی لگانے کے فیصلے کا مقصد وزیرِ اعظم بنجمن نیتن یاہو کی حکومت کو ایک "مضبوط سیاسی اور سفارتی پیغام" بھیجنا تھا۔

فلسطینی ریاست کا اعتراف شاہی فرمان کے ذریعے دو شرائط کے ساتھ قانوناً نافذ العمل ہو گا: حماس کے زیرِ حراست تمام قیدیوں کی رہائی اور گروپ کا فلسطینی حکومت سے مکمل اخراج۔

پریووٹ نے کہا کہ اس کا مقصد غزہ میں ''انسانی ہنگامی صورتِ حال پر جلد از جلد جوابی ردِعمل دینے کے لیے اسرائیلی حکومت پر دباؤ ڈالنا'' تھا۔ بیلجیئم کے اعلیٰ سفارت کار نے کہا، ''ایک اخلاقی ذمہ داری ہے اور عمل کرنے کے لیے ایک قانونی لازمہ بھی ہے؛ ممالک بین الاقوامی کنونشنز اور معاہدوں کے فریق ہیں جو نسل کشی واقع ہونے سے روکنے کے لیے ان کو تمام ضروری اقدامات کرنے کا پابند بناتے ہیں۔'' انہوں نے مزید کہا، ''ہمیں بین الاقوامی قانون کا سرگرم محافظ ہونا چاہیے۔''

غزہ میں نسل کشی کے 701 ویں دن کے دل دہلا دینے والی نسل کشی جاری

غزہ: غزہ کی پٹی میں قابض اسرائیل کی نسل کشی کی جنگ 701 ویں دن بھی پوری درندگی کے ساتھ جاری ہے۔ فضائی اور زمینی بمباری، بھوک سے مرتے ہوئے بے گھر فلسطینیوں کا قتل، امریکی سیاسی و عسکری پشت پناہی اور عالمی برادری کی بے حسی و مجرمانہ خاموشی نے فلسطینیوں کی مظلومیت کو اور بڑھا دیا ہے۔ ہمارے نامہ نگاروں کے مطابق قابض افواج نے درجنوں فضائی حملے کیے اور نئے اجتماعی قتل عام کو جنم دیا۔ بے گھر ہونے والے دو ملین سے زائد انسان کڑی قحط سالی اور ناقابلِ برداشت مشکلات سے دوچار ہیں۔

تازہ ترین حالات

غزہ کے ہسپتال ذرائع کے مطابق ہفتے کی صبح سے ہی مختلف علاقوں میں قابض اسرائیل کی بمباری سے درجنوں فلسطینی شہید ہو گئے۔ خان یونس کے مواصی علاقے میں قابض ٹینکوں نے بے گھر خیموں پر گولیاں برسا کر خلیل عبدالسلام ابو مطلق کو شہید کر دیا۔

صبح کے وقت تین شہداء اور متعدد زخمی خان یونس کے ناصر ہسپتال پہنچائے گئے جو قابض اسرائیل کے طینہ علاقے پر حملے کا نشانہ بنے۔ شمال مغربی غزہ شہر کے علاقے شیخ رضوان کے قریب ایک رہائشی عمارت پر توپ خانے کی گولہ باری سے ایک بچہ شہید اور کئی شہری زخمی ہوئے۔ چھ سالہ معصوم بچی خدیجہ محمد تمراز غربی دیر البلح میں اپنے گھر پر اسرائیلی حملے کے دوران زخمی ہوئی تھی اور آج دم توڑ گئی۔ اس حملے میں اس کے والد محمد تمراز اور والدہ آلاء تمراز پہلے ہی شہید ہو چکے تھے جبکہ اس کی ننھی بہن واحد زندہ بچی۔

خان یونس اور شمالی غزہ میں قابض اسرائیل کی ہیلی کاپٹروں کی فائرنگ نے مزید خوف و دہشت پھیلا دی۔

شہر غزہ کے مشرقی علاقوں پر ایک ساتھ فضائی اور توپ خانے کے حملے کیے گئے، خاص طور پر زیتون اور شجاعیہ محلوں کو نشانہ بنایا گیا۔ غزہ کے نفق محلے میں ایک گھر پر بمباری سے کئی افراد زخمی ہوئے۔

الشاطی کیمپ کے نزدیک ایک گھر پر فضائی حملے میں پانچ شہداء جن میں ایک بچی بھی شامل ہے شہید اور متعدد زخمی ہوئے۔

اسی کیمپ میں ایک اور گھر پر بھی اسرائیلی فضائیہ نے بمباری کی۔

قابض افواج نے شمالی غزہ کے برکہ شیخ رضوان کے مشرق میں گھروں کو تباہ کرنے کے لیے بارودی روبوٹ بھی دھماکے سے اڑائے۔

نسل کشی کا تسلسل

امریکی پشت پناہی کے سائے تلے قابض اسرائیل کی جنگِ نسل کشی اب تک وزارت صحت کے مطابق 64 ہزار 300 شہداء، 162 ہزار 5 زخمی اور 10 ہزار سے زائد لاپتہ فلسطینیوں کو جنم دے چکی ہے۔ دو ملین سے زائد لوگ جلاوطنی اور قحط کے کربناک حالات میں زندگی گزار رہے ہیں۔ قابض اسرائیل نے بچوں اور عورتوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا۔ اب تک 20 ہزار سے زائد بچے اور 12 ہزار 500 خواتین شہید ہوئیں جن میں 8 ہزار 990 مائیں شامل ہیں۔ ایک ہزار سے زائد شیر خوار شہید ہوئے جن میں 450 وہ نوزائیدہ ہیں جو جنگ کے دوران پیدا ہوئے اور بعد میں شہید کر دیے گئے۔

18 مارچ سنہ 2025ء کو قابض اسرائیل نے جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کے بعد 11 ہزار 768 فلسطینیوں کو شہید اور 49 ہزار 964 کو زخمی کیا۔

27 مئی سنہ 2025ء کے بعد جب قابض اسرائیل نے امدادی تقسیم کے مراکز کو موت کے جال بنا دیا تو 2 ہزار 362 فلسطینی شہید اور 17 ہزار 434 زخمی ہوئے جبکہ 45 لاپتہ ہیں۔ اسرائیل و امریکہ کی مشترکہ نام نہاد ''غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن'' کے ذریعے قتل و جبر کو ''انسانی امداد'' کا لبادہ پہنایا گیا۔

قحط اور غذائی قلت سے اب تک 373 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں جن میں 134 بچے شامل ہیں۔ شہداء میں 1 ہزار 670 طبی کارکن، 139 سول ڈیفنس اہلکار، 248 صحافی، 173 میونسپلٹی ملازمین، 780 امدادی پولیس اہلکار اور 860 کھلاڑی شامل ہیں۔

اب تک قابض اسرائیل نے 15 ہزار سے زائد اجتماعی قتل عام کیے اور 14 ہزار سے زائد فلسطینی خاندان اجاڑ دیے، جن میں 2500 خاندان مکمل طور پر مٹ چکے ہیں۔

سرکاری اعداد و شمار اور اقوام متحدہ کے مطابق غزہ کے 88 فیصد سے زائد مکانات تباہ ہو چکے ہیں، نقصانات 62 ارب ڈالر سے زیادہ ہیں۔ قابض اسرائیل نے اب تک غزہ کے 77 فیصد رقبے پر قبضہ جما لیا ہے۔

تعلیمی اداروں میں 149 سکول و جامعات مکمل تباہ، 369 جزوی طور پر برباد ہوئیں۔ 828 مساجد کلی طور پر شہید اور 167 کو جزوی نقصان پہنچا۔ اس کے علاوہ 19 قبرستان بھی تباہ کر دیے گئے۔

غزہ سے جبری بے دخلی کا منصوبہ، نیتن یاھو کے اعترافات نے پردہ چاک کر دیا

غزہ: قابض اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاھو کی جانب سے فلسطینیوں کو غزہ سے جبری طور پر بے دخل کرنے کے بیانات کو وسیع پیمانے پر عرب دنیا نے یکسر مسترد کر دیا ہے۔ عرب ممالک نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ کسی بھی صورت فلسطینی کاز کو جبری ہجرت اور اجتماعی بے دخلی کے ذریعے ختم کرنے کی سازش کامیاب نہیں ہونے دی جائے گی۔

مصر کا دوٹوک جواب: عرب موقف بالخصوص مصر کے اصولی مؤقف سے ہم آہنگ رہا جس نے رفح بارڈر کو جبری ہجرت کا دروازہ بنانے کی صہیونی کوششوں کو قطعی طور پر رد کر دیا۔ قاہرہ نے واضح کیا کہ نیتن یاھو کی سوچ دراصل قابض اسرائیل کے اس گھناؤنے منصوبے کو بے نقاب کر رہی ہے جس کا مقصد غزہ کو خالی کر کے اس کے باسیوں کو زبردستی جنوبی علاقے میں جمع کرنا ہے تاکہ بعد میں انہیں غزہ کی پٹی سے مکمل طور پر بے دخل کیا جا

سکے۔ مصری وزارت خارجہ نے نیتن یاھو کے بیانات کو ''مسترد اور ناقابل قبول'' قرار دیتے ہوئے کہا کہ قاہرہ کبھی بھی فلسطینی کاز کے خاتمے کا شریک نہیں بنے گا اور نہ ہی غزہ کے لوگوں کو اپنی سرزمین سے بے دخل کرنے کی راہداری بنے گا۔ مصر نے واضح کر دیا کہ یہ ایک ''سرخ لکیر ہے جو کبھی پار نہیں کی جا سکتی۔''

سعودی عرب کی مذمت اور مصر کی حمایت: سعودی عرب نے بھی نیتن یاھو کے بیانات کی شدید مذمت کی اور کہا کہ یہ قابض اسرائیل کی انہی پالیسیوں کا تسلسل ہے جن میں غزہ کا محاصرہ، بھوک اور جبری ہجرت شامل ہے۔ سعودی وزارت خارجہ نے کہا کہ یہ بیانات ''بین الاقوامی قوانین اور انسانی اصولوں کی سنگین خلاف ورزی ہیں'' اور ریاض نے مصر کے دوٹوک مؤقف کی مکمل حمایت کا اعلان کیا۔

فلسطینیوں کو بے دخل کرنے کی سازش دراصل نسل کشی کا تسلسل: قطر

قطری وزارت خارجہ نے نیتن یاھو کے بیانات کو غزہ میں جاری اجتماعی نسل کشی اور مغربی کنارے و مقبوضہ المقدس میں قابض اسرائیلی مظالم کا تسلسل قرار دیا۔ دوحہ نے کہا کہ یہ کوششیں ہرگز فلسطینیوں کو اپنی سرزمین چھوڑنے پر مجبور نہیں کر سکتیں۔ قطر نے زور دیا کہ عالمی برادری کو قابض اسرائیل کی ''انتہا پسندانہ اور اشتعال انگیز'' پالیسیوں کے مقابل کھڑا ہونا ہوگا۔

فوری طور پر سلامتی کونسل کو متحرک کیا جائے: کویت:

کویت نے نیتن یاھو کے بیانات کو ''واضح خلاف ورزی'' اور فلسطینی عوام کے بنیادی حقوق پر سنگین حملہ قرار دیا۔ کویت نے اعلان کیا کہ وہ ہر حال میں جبری ہجرت کو مسترد کرتا ہے اور عالمی برادری و سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر مداخلت کر کے قابض اسرائیل کی نسل کشی، اجتماعی سزا اور جارحانہ بستیوں کے قیام کو روکے۔

اردن: یہ جنگی جرم ہے

اردنی وزارت خارجہ نے واضح کیا کہ نیتن یاھو کے بیانات فلسطینی عوام کے ناقابل تنسیخ حق پر کھلی یلغار ہیں۔ اردن نے اعلان کیا کہ جبری ہجرت ایک جنگی جرم ہے اور وہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس منصوبے کو ناکام بنائے گا۔ عمان نے مصر کے دوٹوک مؤقف کی بھرپور تائید بھی کی۔

فلسطین: اسرائیلی منصوبے کا کھلا اعتراف

فلسطینی وزارت خارجہ نے کہا کہ نیتن یاھو کا مصر پر حملہ دراصل غزہ سے فلسطینیوں کو بے دخل کرنے کے اسرائیلی منصوبے کا باقاعدہ اعتراف ہے۔ وزارت نے مصر کے ثابت قدم اور فلسطینی عوام کے حق میں کھڑے ہونے والے کردار کو سراہا۔

خلیج تعاون کونسل: مکمل نسل کشی کی سازش

خلیج تعاون کونسل کے سیکرٹری جنرل جاسم البدیوی نے نیتن یاھو کے بیانات کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ کھلی دعوت ہے نسلی تطہیر کی اور بین الاقوامی معاہدوں کی صریح خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے عالمی برادری پر زور دیا کہ فوری اقدام کر کے ان پالیسیوں کو روکا جائے اور خطے کی بگڑتی صورتحال کو قابو میں لایا جائے۔

نیتن یاھو کے گمراہ کن دعوے

نیتن یاھو نے ایک قابض اسرائیلی چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ ''غزہ کے نصف شہری یہاں سے نکلنا چاہتے ہیں'' اور کہا کہ یہ ''اجتماعی بے دخلی نہیں'' ہے۔ اس دوران اس نے مصر پر الزام لگایا کہ وہ غزہ کے باسیوں کو ''اندر قید رکھنا چاہتا ہے''۔

یہ بیانات اس وقت سامنے آئے جب قابض فوج غزہ شہر پر حملے تیز کر رہی ہے اور اس نے تقریباً دس لاکھ شہریوں اور بے گھر افراد کو جنوب کی طرف نکل جانے کے غیر قانونی احکامات دیے ہیں۔ یہ دراصل بیرون ملک جبری ہجرت کی منصوبہ بندی کا مقدمہ ہے۔ تاہم غزہ کے عوام کی اکثریت اپنی زمین چھوڑنے پر تیار نہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جنوبی علاقہ محفوظ نہیں اور قابض اسرائیل کا مقصد صرف ان کی شہری تباہی اور انہیں واپس آنے سے روکنا ہے تاکہ انہیں جلاوطنی کی راہ پر دھکیلا جا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ زیادہ تر شہری اس ناپاک منصوبے کو یکسر مسترد کر رہے ہیں۔

قابض اسرائیل نے بیت المقدس کے ایک دیہات پر کرفیو لگا دیا، نقل و حرکت پولیس کی اجازت سے مشروط

مقبوضہ بیت المقدس: قابض اسرائیلی افواج نے شمال مغربی القدس میں واقع محلہ خلایلہ اور دیہات بیت اکسا و نبی صموئیل کے رہائشیوں پر لازم کر دیا ہے کہ وہ اپنی ہی بستیوں میں داخل ہونے یا باہر نکلنے کے لئے خصوصی اجازت نامے اور مقناطیسی کارڈ حاصل کریں۔

نسلی امتیاز پر مبنی صہیونی دیوار، فوجی چوکیوں اور گیٹوں نے ان دیہات کو مغربی کنارے سے مکمل طور پر کاٹ کر الگ تھلگ کر دیا ہے۔ اب یہاں کے باسی نئے گھر تعمیر کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنی بستیوں میں کوئی سامان لا سکتے ہیں جب تک قابض اسرائیل سے اجازت نامہ نہ لیں۔ اس پابندی نے ان علاقوں میں آبادی کے فطری اضافے کو بھی شدید نقصان پہنچایا ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ دراصل مغربی کنارے پر قبضے اور الحاق کے صہیونی منصوبے کے تحت ہے جو نام نہاد ''گریٹر اسرائیل'' اور ''قدس کبریٰ'' کے منصوبے کو مکمل کرنے کی کڑی ہے۔ اس کے نتیجے میں درجنوں فلسطینی قصبے اور دیہات چھوٹے چھوٹے الگ تھلگ گھیٹوز میں تبدیل ہو رہے ہیں۔ انتہا پسند قابض اسرائیلی وزیر خزانہ بزلئیل سموٹریچ اس سے پہلے واضح کر چکا ہے کہ قابض اسرائیل مغربی کنارے کے 82 فیصد رقبے کو اپنے ساتھ ملانے کا منصوبہ رکھتا ہے۔ اس سے پہلے قابض حکام نے مشرقی القدس میں ایک بڑے استعماری منصوبے کی منظوری دی جس کے تحت 3401 سے زائد صہیونی یونٹس تعمیر کیے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ایک نئی بستی ''عشاہل'' کے نام سے قائم کرنے کی منظوری دی گئی ہے جس میں 342 صہیونی یونٹس اور عوامی عمارتیں شامل ہوں گی۔

اس کے علاوہ القدس کے مشرقی علاقے E1 میں بھی تیز رفتار منظوری کے تحت بڑے پیمانے پر صہیونی تعمیرات کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ منصوبہ مغربی کنارے کو دو حصوں میں تقسیم کر دے گا اور رام اللہ، القدس اور بیت لحم کو آپس میں جوڑنے والے ترقیاتی منصوبوں کو ناممکن بنا دے گا۔

یاد رہے کہ گزشتہ ہفتے بزلئیل سموٹریچ نے اس استعماری منصوبے کا اعلان کیا تھا جس کے ذریعے القدس کی صہیونی بستی معالیہ ادومیم کو بقیہ علاقوں کے ساتھ جوڑا جائے گا اور اس کے نتیجے میں فلسطینیوں کا رام اللہ اور بیت لحم کے درمیان جغرافیائی ربط مکمل طور پر منقطع ہو جائے گا۔

قابض اسرائیل کی جیلوں میں نئے ہتھیار داخل کرنا فاشسٹ انتقامی پالیسی ہے: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت حماس نے کہا ہے کہ قابض صہیونی دشمن کی جانب سے جیلوں کے اندر نئے مہلک ہتھیار داخل کرنا ایک خطرناک اور منظم جارحیت ہے جس کا نشانہ نہتے فلسطینی اسیران ہیں جو پہلے ہی صہیونی عقوبت خانوں میں بدترین مظالم سہہ رہے ہیں۔ یہ اقدام دراصل ایک فاشسٹ اور انتقامی پالیسی کا حصہ ہے جس کا مقصد ہمارے بہادر اسیران کو جسمانی اور نفسیاتی طور پر اذیت دے کر ختم کرنا ہے۔ حماس نے ہفتے کے روز جاری اپنے بیان میں کہا کہ قابض اسرائیل کا کرنے لگانے والے برقی آلات، ربڑ کی گولیاں استعمال کرنا اور اسیران کو ''تجربہ گاہوں'' میں بدل دینا ایک مکمل جنگی جرم ہے جو صہیونی جارحانہ ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔ تحریک نے خبردار کیا کہ یہ مجرمانہ فیصلہ اسیران کی زندگیاں براہ راست یا بتدریج قتل کرنے کے مترادف ہے اور یہ اقدام تمام بین الاقوامی قوانین اور انسانی حقوق کے معاہدوں کی صریح خلاف ورزی ہے۔ حماس نے قابض اسرائیل کو اسیران کی زندگیاں اور سلامتی کے حوالے سے براہِ راست ذمہ دار قرار دیا اور عالمی انسانی حقوق کی تنظیموں سے فوری مطالبہ کیا کہ وہ قابض ریاست کا احتساب کریں اور ان مسلسل جرائم کو روکا جائے۔ قبل ازیں کلب برائے اسیران سمیت دیگر اداروں نے بھی انکشاف کیا تھا کہ قابض اسرائیل نے جیلوں کے اندر صاعقہ برقی آلات اور ربڑ کی گولیاں داخل کر دی ہیں اور اسیران کو تجربات کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ان اداروں نے بھی خبردار کیا تھا کہ یہ فیصلہ اسیران کو یا تو براہِ راست قتل کرے گا یا انہیں بتدریج موت کی طرف دھکیل دے گا اور یہ اقدام بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ مزید برآں، ان اداروں نے انکشاف کیا تھا کہ قابض اسرائیل کی جیل انتظامیہ اپنی کمانڈو فورسز کو ایسی بندوقیں فراہم کرنے کی تیاری کر رہی ہے جو ''شاٹ گن'' کہلاتی ہیں۔ یہ بندوق یا تو درجنوں چھوٹے دھاتی گولے داغتی ہے یا ایک سخت دھات کا ٹکڑا چھوڑتی ہے جو براہِ راست ہلاکت یا سنگین زخموں کا باعث بنتا ہے۔

قابض اسرائیل نے جیلوں میں نئے مہلک ہتھیار داخل کر دیے، اسیران کی زندگیاں خطرے میں

غرب اردن: قابض اسرائیلی حکام نے فلسطینی اسیران کے خلاف اپنی ظالمانہ جنگ کو مزید تیز کر دیا ہے اور جیلوں کے اندر منظم طریقے سے ایسی مجرمانہ کارروائیوں کو بڑھا رہے ہیں جو پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئیں۔ کلب برائے اسیران اور دیگر اداروں نے ایک بیان میں انکشاف کیا ہے کہ قابض اسرائیل نے جیلوں میں نئے ہتھیار داخل کر دیے ہیں جو نہتے اور بے بس اسیران کے خلاف منظم درندگی کا واضح ثبوت ہیں۔

اداروں نے بتایا کہ قابض اسرائیل کی جیل انتظامیہ نے برقی جھٹکے آلات، ربڑ کی گولیاں حتیٰ کہ اسیران کو ''تجربہ گاہوں'' کے طور پر استعمال کرنے جیسے ہتھکنڈے اپنائے ہیں۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ یہ اقدام اسیران کی زندگیاں براہِ راست یا بتدریج قتل کرنے کے مترادف ہے اور یہ بین الاقوامی قوانین اور انسانی حقوق کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

اداروں نے واضح کیا کہ یہ غیر معمولی تصعید اسیران کی انسانی ساخت پر براہِ راست حملہ ہے اور قابض اسرائیل اس کے تمام نتائج کا ذمہ دار ہوگا۔ اداروں نے عالمی انسانی حقوق کی تنظیموں سے فوری اپیل کی ہے کہ وہ قابض اسرائیل کا احتساب کریں اور اسیران کی جانیں بچانے کے لیے فوری اقدامات اٹھائیں۔

نامہ نگاروں کے مطابق قابض اسرائیل کی جیل انتظامیہ پہلے ہی اپنی کمانڈو فورسز کو ایسی بندوقیں دینے کی تیاری کر رہی ہے جو براہِ راست فلسطینی قیدیوں پر فائر کے لیے استعمال ہوں گی۔ یہ ''شاٹ گن'' کہلاتی ہیں جو یا تو درجنوں چھوٹے دھاتی گولے یا ایک سخت دھماکہ خیز دھات کا ٹکڑا داغتی ہیں جس سے شدید چوٹیں اور مستقل

معذوری لاحق ہو سکتی ہے۔

قابض اسرائیل کی یہ نئی درندگی ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب جیلوں میں فلسطینی اسیران کو بھوک، طبی غفلت، تشدد اور بتدریج قتل جیسے جرائم کا سامنا ہے۔

ابھی تک غزہ سے گرفتار شدگان کی درست تعداد یا ان میں شہید ہونے والوں کے بارے میں مکمل اعداد و شمار دستیاب نہیں۔ صرف قابض اسرائیل کی جیل انتظامیہ نے اگست سنہ 2025ء کے آغاز میں یہ بتایا تھا کہ اس نے 2378 فلسطینیوں کو ''غیر قانونی جنگجو'' قرار دے کر قید کیا ہے۔ ان میں سے 46 شہداء کی شناخت کی جا چکی ہے جو کل 77 شہداء میں شامل ہیں جو جیلوں میں قتل یا اذیت کی بھینٹ چڑھے۔

مجموعی طور پر قابض اسرائیل کی جیلوں اور عقوبت خانوں میں اس وقت گیارہ ہزار سے زائد فلسطینی قید ہیں۔ ان میں بڑی تعداد انتظامی حراست اور مقدمات کے بغیر قید افراد کی ہے۔ یہ اعداد و شمار انتفاضہ اقصیٰ سنہ 2000ء کے بعد سے اب تک کے سب سے زیادہ ہیں۔

حماس کے ساتھ ’گہرے مذاکرات‘ جاری ہیں، یرغمالیوں کی واپسی کا فیصلہ اسرائیل کرے گا: ٹرمپ

امریکی صدر نے دھمکی دی ہے کہ اگر یرغمالیوں کو رہا نہ کیا گیا تو فلسطینی تنظیم کو برے انجام کا سامنا ہو گا

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ واشنگٹن حماس کے ساتھ ''گہرے مذاکرات'' کر رہا ہے اور اس بات کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ فلسطینی تنظیم غزہ میں تمام یرغمالیوں کو رہا کرے۔ تاہم ساتھ ہی ٹرمپ نے متنبہ بھی کیا کہ اگر حماس نے یرغمالیوں کو رہا نہ کیا تو اسے بُرے انجام کا سامنا کرنا پڑے گا۔

امریکی صدر نے جمعے کے روز واضح کیا کہ یرغمالیوں کی واپسی کا طریقہ کار اسرائیل طے کرے گا۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ گزشتہ عرصے کے دوران حماس کے قبضے میں موجود بیس اسرائیلی یرغمالیوں میں سے کچھ کے مارے جانے کا خدشہ ہے۔

اسرائیل میں یرغمالیوں کے اہلِ خانہ کے احتجاج کے بارے میں ٹرمپ نے کہا کہ یہ صورت حال تل ابیب کو ایک مشکل پوزیشن میں ڈال رہی ہے۔

میدان میں صورت حال

جمعے کے روز اسرائیلی فوج نے غزہ شہر میں ایک رہائشی ٹاور کو تباہ کر دیا اور مزید کئی عمارتوں کو آئندہ نشانہ بنائے جانے کا اعلان کیا۔ فوج نے الزام عائد کیا کہ حماس ان کا استعمال کرتی ہے۔ یہ اقدام اس وقت کیا گیا جب اسرائیل نے غزہ کی پٹی کے سب سے بڑے شہر پر قبضہ جمانے کے لیے اپنا حملہ تیز کر دیا ہے، یہاں تقریباً دس لاکھ افراد موجود ہیں۔

غزہ میں تقریباً دو سال سے جاری جنگ روکنے کے لیے اسرائیل کو اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک سے دباؤ کا سامنا ہے۔ تاہم اس کے باوجود اسرائیل اپنی افواج میں اضافہ کر رہا ہے اور شہر کے نواح پر بم باری اور کارروائیاں تیز کر رہا ہے۔

اسرائیلی فوج نے جمعے کی کارروائیوں سے قبل کہا کہ اس کے حملے ''انتہائی درستی'' سے کیے جائیں گے تاکہ شہریوں کی ہلاکت کم سے کم ہو، اور اس کے لیے پیشگی انتباہات بھی جاری کیے جائیں گے۔

''کوئی جگہ محفوظ نہیں''

فلسطینی شہری دفاع کے ترجمان محمود بصل نے اسرائیل پر الزام لگایا کہ وہ شہریوں کو زبردستی بے گھر کرنے کی منظم پالیسی اپنا رہا ہے اور اسی لیے بلند عمارتوں کو نشانہ بنایا جا رہا

ہے۔ شہری دفاع نے بتایا کہ غزہ شہر اور اس کے اطراف میں 19 افراد مارے گئے، جب کہ جمعے کے روز مجموعی طور پر 42 فلسطینی مختلف علاقوں میں جاں بحق ہوئے۔

حماس کے سیاسی بیورو کے رکن عزت الرشق نے کہا کہ ''اسرائیل کی جانب سے رہائشی ٹاوروں کو نشانہ بنانے کے جواز میں جو جھوٹے دعوے کیے جا رہے ہیں کہ یہ حماس کے استعمال میں ہیں، وہ محض کھوکھلے بہانے اور عیاں جھوٹ ہیں۔''

اقوام متحدہ کے مطابق غزہ شہر اور اس کے اردگرد تقریباً دس لاکھ افراد آباد ہیں، اور یہ وہ علاقہ ہے جس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ قحط سالی کا شکار ہے۔

عالمی ادارہ صحت کے ڈائریکٹر جنرل ٹیڈروس ایڈہانوم گیبریسوس نے جمعہ کو خبردار کیا کہ غزہ میں قحط جاری ہے، انھوں نے اسرائیل پر زور دیا کہ وہ اس ''المیے'' کو روکے۔ گیبریسوس نے بتایا کہ تنازع کے آغاز سے اب تک کم از کم 370 افراد بھوک سے مر چکے ہیں۔

بیلجیم کے وزیر خارجہ ماکسیم بریفو نے خبر رساں ایجنسی اے ایف پی سے کہا کہ یورپی یونین ''اس وسیع انسانی بحران میں اپنی ذمہ داری کے معیار پر پورا نہیں اُتر رہی۔''

''جہنم کے دروازے کھل گئے ہیں''

اسرائیلی وزیر دفاع یسرائیل کاتز نے جمعہ کو ایک بیان میں کہا کہ ''غزہ میں جہنم کے دروازے کھل گئے ہیں''۔ انھوں نے دھمکی دی کہ جب تک حماس اسرائیل کی شرائط پر جنگ ختم کرنے پر راضی نہ ہو، کارروائیاں مزید تیز کی جائیں گی۔ اسرائیل کو توقع ہے کہ اس کے نئے حملے کے نتیجے میں تقریباً دس لاکھ افراد جنوب کی طرف نقل مکانی پر مجبور ہو جائیں گے۔

حماس نے اکتوبر 2023 میں اسرائیل پر حملہ کر کے اس جنگ کو بھڑکایا تھا۔ تنظیم کے عسکری ونگ نے ایک ویڈیو جاری کی ہے جس میں دو اسرائیلی یرغمالی غزہ شہر میں زندہ دکھائے گئے ہیں۔ یہ ویڈیو گزشتہ ماہ کے آخر میں ریکارڈ کی گئی تھی۔

ویڈیو میں یرغمالی جائی جلبوع دلال کو ایک کار میں ملبے کے ڈھیروں کے درمیان دکھایا گیا ہے، جو عبرانی زبان میں اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو سے کہہ رہا ہے کہ غزہ شہر پر قبضے کے لیے طے شدہ فوجی کارروائی نہ کی جائے۔ پھر اسے ایک اور یرغمالی الون اوہیل کے ساتھ دکھایا گیا، جس کی یہ پہلی وڈیو ہے جو اس کے اغوا کے بعد منظر عام پر آئی ہے۔ جمعہ کو یرغمالیوں کے رشتہ داروں اور ان کے حامیوں نے بیت المقدس اور تل ابیب میں احتجاج کیا اور ان کی رہائی کا مطالبہ کیا۔

یاد رہے کہ 7 اکتوبر 2023 کو اغوا کیے گئے 251 افراد میں سے اب بھی 47 غزہ میں موجود ہیں، جن میں سے 25 کے ہلاک ہونے کی تصدیق اسرائیلی فوج کر چکی ہے۔

حماس کے اس حملے میں 1219 افراد ہلاک ہوئے تھے، جن میں زیادہ تر عام شہری تھے۔ یہ اعداد و شمار اے ایف پی نے اسرائیلی سرکاری معلومات کی بنیاد پر مرتب کیے۔ اس کے برعکس غزہ کی وزارت صحت کے مطابق اسرائیلی حملوں اور کارروائیوں میں اب تک کم از کم 64300 فلسطینی جاں بحق ہو چکے ہیں، جن میں زیادہ تر عام شہری ہیں۔ اقوام متحدہ ان اعداد و شمار کو معتبر قرار دیتی ہے۔

قابض اسرائیل کے ٹاورز پر حملے جبری ہجرت کی منصوبہ بندی کا حصہ ہیں: دفتر برائے اطلاعات

غزہ: فلسطین کے سرکاری دفتر برائے اطلاعات نے سخت ترین الفاظ میں قابض اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ شہر کے رہائشی ٹاورز اور عمارتوں کو نشانہ بنانے کی مجرمانہ کارروائی کی مذمت کی ہے۔ دفتر نے ہفتے کے روز جاری بیان میں کہا کہ شہر میں 51 ہزار 544 عمارتیں اور رہائشی ٹاورز موجود ہیں۔ ہم قابض اسرائیل کے ان تمام جھوٹے دعووں اور الزامات کو قطعی طور پر رد کرتے ہیں جو وہ اپنے وحشیانہ حملوں کو جواز فراہم کرنے کے لیے گھڑتا ہے۔ وہ جھوٹا پروپیگنڈہ کرتا ہے کہ ان ٹاورز میں عسکری سرگرمیاں یا نام نہاد ''دہشت گردی کا ڈھانچہ'' قائم ہے۔ دفتر نے واضح کیا کہ ان عمارتوں میں صرف عام شہری رہتے ہیں، وہ پوری طرح نگرانی میں ہیں اور یہاں صرف عام شہریوں کا داخلہ ہوتا ہے۔ مزاحمت کار ہرگز ان رہائشی ٹاورز کے اندر سے سرگرمیاں نہیں چلاتے۔ یہ ٹاورز مکمل طور پر اسلحہ، آلات یا قلعہ بندیوں سے خالی ہیں اور ان کی ہر منزل سب کے سامنے عیاں ہے۔ دفتر نے کہا کہ قابض اسرائیل کے یہ من گھڑت الزامات دراصل گمراہ کن پروپیگنڈے کا حصہ ہیں، جس کا مقصد عام شہریوں اور بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانا ہے تاکہ خوف و دہشت پھیلا کر لوگوں کو زبردستی ہجرت پر مجبور کیا جائے۔ یہ منظم جبری ہجرت ہے جو انسانیت کے خلاف جرم کے مترادف ہے اور بین الاقوامی انسانی قانون، چوتھے جنیوا کنونشن اور عالمی فوجداری عدالت کے روم اسٹیٹیوٹ کے مطابق ایک سنگین جرم ہے۔ دفتر نے نشاندہی کی کہ قابض اسرائیل یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے ''سول نقصان کم کرنے کے اقدامات'' کیے ہیں، لیکن زمینی حقائق اس کے برعکس ہیں۔ فضائی بمباری براہِ راست عام شہری عمارتوں اور ان خیموں پر کی گئی جہاں ہزاروں بے گھر خاندان تنگی میں رہ رہے ہیں۔ یہ سب کچھ کسی بھی جائز عسکری ہدف کے بغیر کیا گیا، جو بین الاقوامی قانون کے اصولِ امتیاز اور تناسب کی صریح خلاف ورزی اور مکمل جنگی جرم ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

”ایک ناگا خاتون کی سطح پر ہندوستان کی جنگ آزادی سے جڑے انقلاب میں دیئے گئے تعاون کی بھولی بسری تصویر“

• محمد قمر خاں، مرزا دبیر لین، لکھنؤ

'رانی گائی دنلیو پامے ئی' ایک ہندوستانی ناگا مجاہد آزادی اور سیاسی لیڈر تھیں جنہوں نے ہندوستان میں برٹش حکومت کے خلاف بغاوت کی قیادت کی تھی۔ ان کی ولادت 26 جنوری 1915ء کو منی پور کے تامینگ لونگو ضلع کی ایک رونگ مے ئی ضلع کے ناگا کنبہ میں ہوئی تھی۔ وہاں اسکولوں کی قلت کے سبب ان کی باقاعدہ تعلیم نہ ہو پائی۔ 13 برس کی عمر میں وہ اپنے چچازاد بھائی تہیو جادونانگ کی حیرا کا مذہبی تحریک میں شامل ہوگئیں۔ بعد میں یہ تحریک سیاسی تحریک میں تبدیل ہوگئی جس کے تحت منی پور سے انگریزوں کو باہر نکالنے کی مانگ نے زور پکڑا۔ بعد میں انہیں 'دیوی چیراچام دنلیو' کا اوتار مانا جانے لگا۔ جادونانگ کے اصولوں اور خیالات سے متاثر ہوکر گائی دنلیو نے ان کی شاگردی اختیار کرلی اور انگریزوں کے خلاف وہاں کی تحریک کا حصہ بن گئیں۔

انہوں نے برٹش حکومت کے خلاف کھلی بغاوت کی اور 'جولیا نگرانگ' لوگوں کو کسی طرح ٹیکس ادائیگی نہ کرنے کے واسطے راغب کرنا شروع کردیا۔ انہیں مقامی لوگوں سے انہیں چندا ملنے لگا جن میں سے کئی ان کے ساتھ شامل بھی ہوگئے۔ برٹش افسران نے ان کی تلاش شروع کی۔ وہ پولیس کی گرفتاری سے بچتی رہیں، تین برس میں ہی یعنی 16 سال کی عمر تک ان پر لگکینر کے خلاف کیمونل بدامنی پیدا کرنے کا بھی الزام لگا۔ جس کی وجہ سے انگریز انہیں گرفتار کرنا چاہتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے لوگوں کو انگریز اور ان کی حکومت کے خلاف لامبند کیا۔ آسام کے گورنر نے ناگا ہلس کے ڈپٹی کمشنر کی نگرانی میں آسام رائفلس کی تیسری اور چوتھی بٹالینوں کو ان کی گرفتاری کی سفارش کرنا پڑی اور ان کی گرفتاری سے متعلق سراغ فراہم کرنے والے کو انعام کے اعلانات بھی کیئے گئے۔ اس میں یہ اعلان بھی شامل تھا کہ ان کے ٹھکانے کے بارے میں جانکاری دینے والے کسی بھی گاؤں کو ٹیکس میں دس سال کی چھوٹ دی جائے گی۔ ان کی فوج نے اُتری کچھار ہلس (16/فروری 1932ء) اور ہنگروم گاؤں (18/مارچ 1932ء) میں آسام رائفلس کے ساتھ مسلح جنگ کی گئی۔ کیپٹن میکڈونلڈ کی قیادت میں آسام رائفلس کی ٹکڑی نے 17 اکتوبر 1932ء کو گاؤں پر اچانک حملہ کیا۔ گائی ڈنلیو کو ان کے ساتھیوں کے ساتھ کینوما گاؤں کے نزدیک قتل کے واسطے اُکسانے کے الزام میں محض سولہ برس کی عمر میں گرفتار کیا گیا تھا اور برٹش حکمرانوں نے انہیں عمر قید کی سزا سنائی تھی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے 1937ء میں شیلانگ جیل میں اُن سے ملاقات کی تھی۔

بھولی بسری

گائی ڈنلیو نے برٹش حکومت کے خلاف بغاوت کی قیادت کی تھی۔ انہیں ناگالینڈ کی رانی لکشمی بائی کہا جاتا ہے۔ انہوں نے 13 سال کی عمر سے ناگالینڈ میں 'جولیا نگرونگ تحریک' میں حصہ لینا شروع کردیا تھا۔ یہ تحریک ایک سماجی مذہبی ناگا تحریک تھی جس کے تحت برٹش حکومت کے خلاف 1960ء کی دہائی میں جاپان میں وجود میں آئی۔ حیرا کا تحریک کو عملی جامہ پہنانا شروع کیا گیا۔ منی پور کی ایک اہم مجاہد آزادی کے طور پر رانی گائی ڈنلیو کو 1932ء سے 1947ء کے درمیان چودہ برس تک قید میں رکھا گیا۔ اس تحریک کا مقصد برٹش پالیسیوں اور عیسائی مذہب کی وسعت کی مخالفت کرتے ہوئے زولیان گرونک کی سماجک کریتیوں میں اصلاح کرنا تھا۔ ان کے والد کا نام لوتھانگ اور والدہ کا نام کروٹی لینیو تھا۔ بھلے ہی وہ رانی گائی ڈنلیو کے نام سے مشہور رہی ہوں لیکن ان کے بچپن کا نام گائی ڈنلیو تھا۔ منی پور میں 3 مئی 1993ء کو میتئی مسلم اور ہندو میتئی فرقوں کے درمیان دنگے ہوئے تھے جبکہ ماضی میں زمینی جھگڑوں اور بنگالی مسلموں کی آمد کا ڈر بھی رہتا تھا۔

ہندوستان کی آزادی کے بعد 1947ء میں انہیں رہا کردیا گیا اور انہوں نے اپنے فرقہ سماج کی فلاح کے واسطے کام کرنا جاری رکھا۔ آبائی مذہبی روایتوں کے حامی ہونے کے سبب انہوں نے اپنے فرقہ کے عیسائی مذہب اختیار کرنے کی سخت مخالفت کی۔ مجاہد آزادی کے طور پر ان کے زیادہ تر حامیوں کو یا تو ماردیا گیا اور یا پھر جیل میں ڈال دیا گیا۔ انہوں نے 1934ء میں ''کبھی کمیٹی'' نام کا ایک آدی واسی ادارہ قائم کیا گیا۔ 1933ء سے 1947ء تک انہوں نے گوہاٹی، شیلانگ، آئی زال اور تُرا کی جیلوں میں وقت گزارا۔ کئی باغیوں نے انہیں اور جادونانگ کو انگریزوں کو ٹیکس ادائیگی سے منع کردینے کے واسطے راغب کرنے والا بتایا۔ حالانکہ 1933ء میں ان کے آخری ساتھی ڈکیبو اور رام جو کی گرفتاری کے بعد ان کی تحریک دم توڑنے لگی۔ جواہر لال نہرو نے ہندوستان ٹائمس کو دیئے اپنے بیان میں 'گائی دنلیو' کو 'پہاڑوں کی بیٹی' کے خطاب سے نوازا اور ساتھ میں انہیں 'رانی' کی 'اپادھی' بھی عطا کی۔ 1946ء میں ہندوستان کی آزادی کے عنقریب بھارت کی سرکار بن جانے کے بعد 'رانی گائی دنلیو' کو تُرا جیل سے رہا کردیا گیا۔ اپنی رہائی کے بعد بھی انہوں نے اپنے فرقہ کی فلاح و بہبود کے واسطے اپنی جدوجہد اور بڑھادی۔ 'رانی گائی دنلیو کو 1972ء میں ''تامرپتر سوتنتر تا سینانی'' کے اعزاز سے، 1982ء میں 'پدم بھوشن' اور وویکانند سیوا پرسکار سے 1983ء میں 'برسامنڈا پرسکار' سے نوازا جا چکا ہے۔ موصولہ جانکاری کے مطابق ان کا انتقال 17/فروری 1993ء کو 78 برس کی عمر میں ہوا۔

☆☆

• ڈاکٹر قطب سرشار
(صدر مرزا غالب اکیڈمی حیدرآباد)

اشعارِ اقبالؒ موضوعات اور تعبیرات

تجزیاتی مطالعہ

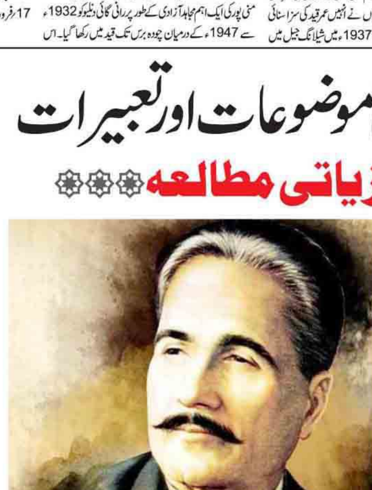

اسبابِ حیات و حاجات کی جتنی جہتیں ہیں اتنے ہی کم و بیش ان کے موضوعات، افکار اور اعمال بھی ہیں۔ انسانی معاشرہ کا منظرنامہ نہایت پیچیدہ اور ناقابلِ فہم تماشہ گاہ لگتا ہے۔ معاشرتی، تہذیبی اور سیاسی مناظر تغیرات ماہ و سال کے متوازی بتدریج بدلتے رہتے ہیں۔ یہ تغیر پذیری محرک و متحرکات کائنات کی تعبیرات پیش کرتی رہتی ہیں۔ اس تناظر میں ابن آدم مجبور بھی ہے اور مختار بھی۔ چنانچہ وہ رہ حیات کا تعین اپنی عقل، مشاہدات، تجربات اور اسلاف کی روایات کی اساس پر تقلیدی انداز میں کرتا ہے۔ مجرد عقل بے بصر ہوتی ہے اور تجربات شب و روز اور اسلاف کی روایات رہ حیات کے صحت مند تعین کی اہلیت نہیں رکھتے۔ مجرد عقل علم کے بغیر بے بصر ہوتی ہے معنوی جہت سے علم دو طرح کا ہوتا ہے۔ پہلا علم حقیقی جو تغیر پذیر نہیں ہوتا ہے جو خالق کائنات بذریعہ وحی اپنے رسول پر نازل فرماتا ہے۔ دوسرا علم غیر حقیقی یا مجازی تغیر پذیر ہوتا ہے۔ جسے ہم تجربات شب و روز کی تحقیق و تفحص کی کشید کہہ سکتے ہیں۔

علامہ اقبال کثیر المطالعہ اور ذہن جویا کے حامل تھے تمیز حق و باطل ان کی فطرت میں شامل تھی۔ دنیا کے علوم علامہ کے ذوق جستجو اور تدبر کی پیاس نہ بجھا سکے اور جب انہیں کتاب و سنت اور سیرت رسول پاک سے کماحقہ آگاہی ہوئی تو ان کے دل و دماغ روشن ہوگئے۔ ان کے ذوق جستجو اور تدبر کا پیالہ لبالب ہوگیا۔ اور وہ بے اختیار کہہ اٹھے۔

تھا ضبط بہت مشکل اس سیل معانی کا
کہہ ڈالے قلندر نے اسرار کتاب آخر

اور جب نقوش رسالت مآبؐ دل و دماغ میں جاگزیں ہوئے بول اٹھے۔

دھرا کیا ہے بہ جز دُودِ نفس یاں
تجھی تک ہے ہماری دسترس بھی
سناؤ اب کیسے افسانۂ غم
کہ جز تیرے نہیں سینے میں کوئی

(ماخوذ از اقبال صدائے دل کشا ۴۹۵)

وہ تیرا نور تیریؐ روشنی تھی
کہ اپنے آپ پر میں نے نظر کی
نوائے صبح گاہی سے بالآخر
کیا پیدا جہان عشق و مستی

(اقبال صدائے دل کشا مترجم حضرت مضطر مجاز ۵۰۲)

اقبال نے شعری اظہار کو اسرار کتاب کی گرہ کشائی کا وسیلہ بنایا یہ جانتے ہوئے کہ فن شاعری حرف و ہنر کی ایسی ریاضت رہی ہے جس سے تخلیقیت کمال اظہار اور اظہار کمال حُسن زبان و بیان جمالیات ذہنی تلذذ اور تربیت اظہار بیان کا اکتساب کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس شعر اقبال حکمتوں سے معمور ہوتا ہے اور حکمتیں انہیں حدیث پاک سے ملی ہیں۔ انّ مِن الشّعرِ لحِکمۃً۔ (حدیث ۳۷۵۵، ابن ماجہ)

شعر اقبال سوغات اہل ذوق سہی اقبال کا عندیہ ہے کہ اقبال فہمی جویان حق کے لئے ارمغان بے مثل ہے۔

نظر نہیں تو مرے حلقۂ سخن میں نہ بیٹھ
کہ نکتہ ہائے خودی ہیں مثال تیغ اصیل

شعر اقبال کے موضوعات حق و باطل دونوں پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہیں تاکہ باطل کے دلدل میں پھنسے ہوئے ذہن اللہ کی رسی کے سہارے دلدل سے باہر نکل آئیں۔ اقبال نے اپنے شعری اظہار کے لئے قرآنی ارشادات و انکشافات جیسے موضوعات کو چن کر غافل ذہنوں پر چھائی تسامحات کی دھند کو چھانٹ کر رکھ دیا ہے۔ مثلاً قرآن ملکیت ملوکیت اور وطنیت کے غیر فطری غیر منطقی نظریہ کو باطل قرار دیتا ہے جب کہ دنیا میں ہزاروں سال سے فرد کی بادشاہت اور عوام الناس کی غلامی، ملکیت اور وطنیت کی غیر فطری اور مشرکانہ روایات متواتر دہرائی جارہی ہیں۔ فرق صرف اتنا ہوا کہ ملوکیت کو جمہوریت کی شکل دے کر فرد کی حکومت کو افراد کی حکومت میں تبدیل کرایا گیا عوام الناس تو پہلے بھی غلام تھے اب بھی ہیں۔ کسی خطہ زمین پر قابض ہوکر اسے اپنا ملک باور کرنا اللہ کی تخلیق کردہ زمین پر ناجائز قبضہ ہے اور بادشاہت تو اللہ کی بادشاہت میں خود کو شریک بنانے کے مترادف ہوتی ہے۔ ملوکیت اور ملکیت کی منطق یہ ہے کہ جو زمین کا خالق ہے وہی مالک اور مالک ہی حاکم اور حاکم ہی مختار ہے تو پھر زمین پر خدا کی ڈکٹیٹر شپ ہونی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے:

۱۔ تعریف اس خدا کی جس نے کسی کو نہ اپنا بیٹا بنایا اور نہ کوئی اس کی بادشاہت میں شریک ہے۔ (سورۂ بنی اسرائیل۔ آیت ۱۱۱)

۲۔ خبردار! آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے۔ (سورۂ یونس۔ آیت ۵۵)

۳۔ آگاہ رہو! آسمانوں میں بسنے والے ہوں کہ زمین کے سب کے سب اللہ کے مملوک ہیں۔ (سورۃ الصافات۔ آیت ۳)

علم وحی یعنی قرآن کے بغیر ابن آدم کے سفر حیات میں صحت مند جہت (صراط مستقیم) کا ادراک ممکن نہیں ہوتا چنانچہ اقبال فرماتے ہیں عقل انسانی اس قابل نہیں ہے کہ وہ صراط مستقیم کا تعین مجرد عقل کے بل بوتے کرپائے۔

عقل بے مایہ امامت کی سزاوار نہیں
راہ بر ہو ظن و تخمیں تو زبوں کار حیات
فکر بے نور ترا جذب عمل بے بنیاد
سخت مشکل ہے کہ روشن ہو شب تار حیات

(نظم ''وحی''۔ ضرب کلیم)

وطنیت، جمہوریت ملوکیت اور قانون حیات جیسے تمام تر نظریات اگر عقل آفریدہ ہوں تو بقول اقبال محدود اور بے مایہ و بے بصر عقل انسانی امامت کی سزاوار نہیں ہوتی اگر ہوتی ہے تو پر فساد اس پر بسنے والوں کا مقدر بن جاتا ہے۔ نظم ارض اللہ کے حوالے سے اقبال نے زمین کے ناجائز ناقابضین کو جھنجھوڑا ہے۔

پالتا ہے بیج کو مٹی کی تاریکی میں کون؟
کون دریاؤں کی موجوں سے اٹھاتا ہے سحاب؟
کون لایا کھینچ کر پچھم سے باد سازگار
خاک یہ کس کی ہے کس کا ہے یہ نور آفتاب
دِہ خُدایا! یہ زمیں تیری نہیں تیری نہیں
تیرے آبا کی نہیں تیری نہیں میری نہیں

(بال جبریل۔ صفحہ ۵۴۶)

اقبال خطابیہ لہجے میں فرماتے ہیں اے زمین دار جس پر تو قابض ہے اس کا مالک نہیں ہے یہ زمین تیری ہے نہ میری تو پھر کیوں کہ اقوام عالم اقطاع عالم کو اپنی ملکیت ماننے پر مصر ہے اور صدیوں سے ہوکر رہ گئی ہیں بلکہ باہم مقابل طاقتیں بن کر مسابقت کرنے لگی ہیں۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ زمین پر ان کا وجود مستقل نہیں ہے۔

ربوبیت کا تسلسل ہے زندگی کیا ہے
جہاں یہ ٹوٹا تو تار نفس بھی ٹوٹ گیا (ق س)

زندگی جستہ جستہ سرد و گرم لمحات کا ایسا سفر ہے جس کا انت نامعلوم ہے باوجود اس کے نقص ایقان کا یہ عالم کہ بنی آدم اسباب حیات کس مستقل میراث سمجھنے لگا خیر جمہوریت نے اقطاع عالم اور اقوام عالم کے مابین زمینی اور نظریاتی لکیریں کھینچ دی ہیں اور متمول اور شاطر عناصر نے کروڑوں افراد کو غلامانہ زندگی بسر کرنے بے بس و مجبور کررکھا ہے۔ صدیوں سے عوام الناس پر ذہانت، طاقت اور دولت کی حکمرانی کا چلن ہے، جمہوریت شاطر ذہن کی تراشیدہ فریب کن اصطلاح ہے اس حوالے سے اقبال فرماتے ہیں۔

حرف بیگانہ کے معنی زُوں نہادوں سے نہ پوچھ
چیونٹیوں میں شوخی طبع سلیمانی نہ آئے
طرز جمہوری نہ اپنا بن غلام پختہ کار
مغز دو صد خر سے ہرگز فکر انسانی نہ آئے

(اقبال صدائے دل کشا ص ۳۵۸)

اسلام نے طرز حکمرانی اور ان کے مکاتیب فکر کے طلسم کو توڑ ڈالا لیکن ذہانت دولت اور طاقت کے سازشی زائچوں نے اسلام کی روح معنی کو بدل کر اس پر مذہب کا لیبل لگادیا ہے۔ اس طرح اسلام دستور حیات کی بجائے عملاً رہبانیت اور روایات میں گم ہوکر رہ گیا۔ ہوا کیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بعد دنیا پر صدیوں شخصی حکمرانی کا سلسلہ بنا رہا۔ بعد ازاں شخصی حکومت بنام جمہوریت چند اشخاص میں تقسیم ہوکر رہ گئی۔

جس دور میں ملک اور مملکت کی اصطلاح نے جنم لیا اسی کے ساتھ نظریہ وطنیت وجود میں آگیا تھا۔ اس نظریہ نے تقسیم اور عصبیت کو جنم دیا ہے۔ اس طرح کے سارے نظریات اور ایقانات نے ردائے انسانیت کو تار تار کررکھا ہے۔

وطنیت کی کیسی عجیب منطق ہے کہ زمین پر انسان کی زندگی کو دوام نہیں ہے بھلا کوئی گاؤں کوئی شہر کوئی ملک اس کا وطن ہو کیسے باور کیا جاسکتا ہے۔ اقبال فرماتے ہے۔

فطرت نے مجھے بخشے ہیں جوہر ملکوتی
خاکی ہوں مگر خاک سے رکھتا نہیں پیوند
درویش خدا مست نہ شرقی ہے نہ غربی
گھر میرا نہ دلی نہ صفاہاں نہ سمرقند

اسلامی آگہی کے تناظر میں نظریہ وطنیت کی صحت مند معنویت کی ترجمانی نہایت ہی جامعیت کے ساتھ نظم وطنیت میں کی گئی ہے۔ ساتھ ہی اس میں تحریک بھی مضمر ہے اور جذبۂ وطنیت کی تکذیب بھی ہوتی ہے۔ نظم ملاحظہ فرمائیں:

نظم ''وطنیت''

اس دور میں مئے اور ہے جام اور ہے جم اور
ساقی نے بنا کی روش لطف و ستم اور
مسلم نے بھی تعمیر کیا اپنا حرم اور
تہذیب کے آذر نے ترشوائے صنم اور
ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے
یہ بت کہ تراشیدۂ تہذیب نوی ہے
غارت گر کاشانۂ دین نبویؐ ہے
بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے
اسلام ترا دیس ہے تو مصطفویؐ ہے
نظارۂ دیرینہ زمانے کو دکھادے
اے مصطفویؐ! خاک میں اس بت کو ملادے
ہو قید مقامی تو نتیجہ ہے تباہی
رہ بحر میں آزاد وطن صورتِ ماہی
ہے ترک وطن سنت محبوب الٰہی
دے تو بھی نبوت کی صداقت پہ گواہی
گفتار سیاست میں وطن اور ہی کچھ ہے
ارشاد نبوتؐ میں وطن اور ہی کچھ ہے
اقوام جہاں میں ہے رقابت تو اسی سے
تسخیر ہے مقصود تجارت تو اسی سے
خالی ہے صداقت سے سیاست تو اسی سے
کمزور گھر کا ہوتا ہے غارت تو اسی سے
اقوام میں مخلوق خدا بٹتی ہے اس سے
قومیت اسلام کی جڑ کٹتی ہے اس سے

(بانگ درا۔ ۴۴۲)

وطنیت کا نظریہ غیر منطقی ہونے کے باوجود تہذیبی روایات کا جذباتی احساس ادراک حق پر غالب آگیا۔ انسان اگر دیس کے نظریہ پر مُصر ہے تو اقبال کا استدلال کہ مومن کا دیس اسلام ہے کہ وہ اپنے نبی محمد مصطفیٰؐ سے ذہنی قلبی اور روحانی رشتہ رکھتا ہے چنانچہ۔

گفتار سیاست میں وطن اور ہی کچھ ہے
ارشاد نبوت میں وطن اور ہی کچھ ہے
اقوام جہاں میں رقابت تو اسی سے

آج اسلامی ریاستیں ساری ایک دوسرے سے بے علاقہ ہیں جب کہ ان میں اسلام قدر مشترک ہے۔

اقوام میں مخلوق خدا بٹتی ہے اس سے
قومیت اسلام کی جڑ کٹتی ہے اس سے

کھلا کہ وطنیت کا مفروضہ خرد آفریدہ شاطر۔ جمہوریت اور ملوکیت پسندوں کا عوام الناس کو غلام بنائے رکھنے کا شاطرانہ کھیل ہے، جو ادراک حق یعنی انکشافات اسلام کی نفی کرتا ہے۔ چنانچہ ملت کے دانش و بنیش افراد پر لازم ہے کہ نسل آدم کو حقیقت کا ادراک کروائیں اور یہ بھی باور کروائیں کہ زمین پر خالق زمین و آسمان کے احکامات کی تعمیل کے لزوم کو یقینی بنایا جائے اور اقوام عالم اکائی صورت اختیار کرے مہر و مروت آپسی بھائی چارہ اور مساوات کی فضا ہموار ہوجائے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو متفرق مت ہوجاؤ'' (البقرہ۔ ۱۰۳)

''زمین اور اقتدار کی خاطر جھگڑا مت کرو ورنہ اکھڑ جائے گی ہوا تمہاری'' (سورۃ۔ ۴۶۸)

جنگ و جدال فتنہ سیاست ہے صدیوں سے اس فتنے کا شکار صرف اور صرف عوام الناس ہوتے رہے ہیں شعر اقبالؒ اسی نکتہ کی اساسی تعبیر ہے۔ اقبال ہو کہ غالب انہیں صرف علمی دنیا میں استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ ذہن و دل کو ان سے روشنی نہیں لی جاتی۔ کم از کم اقبال شناسوں پر لازم ہے کہ توصیف و توشیح اقبال کی بجائے تعبیرات شعر اقبال کی روشن سمتوں پر چل پڑیں تاکہ تعبیرات اقبال کے وسیلے سے کتاب و سنت کی حقانیت کا کماحقہ ادراک ہوسکے۔ ☆☆☆

غزل

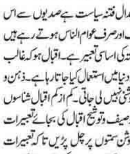

• ظفر اقبال، لاہور

یوں بھی ہوتا ہے کہ یک دم کوئی اچھا لگ جائے
بات کچھ بھی نہ ہو اور دل میں تماشا لگ جائے
ہم سوالات کا حل سوچ رہے ہوں ابھی تک
اور ماتھے پہ محبت کا نتیجہ لگ جائے
ابھی دیوار اٹھائی بھی نہ ہو دل کی طرف
لیکن اس میں کوئی در کوئی دریچہ لگ جائے
کیا ستم ہے کہ وہی دور رہا ہو تم سے
اور اسی شخص پہ الزام تمہارا لگ جائے
پوری آواز سے اک روز پکاروں تجھ کو
اور پھر میری زباں پر ترا تالا لگ جائے
اور تو اس کے سوا کچھ نہیں امکان کہ اب
میرے دریا میں کہیں تیرا کنارہ لگ جائے
میں نے اور دل نے اسی باب میں سوچا ہے کہ ہم
کام کچھ بھی نہ کریں کوئی وظیفہ لگ جائے
کیا تماشا ہے کہ باقی ہو سمندر کا سفر
اور ساحل سے کسی روز سفینہ لگ جائے
یہ بھی ممکن ہے کہ اس کار گہہ دل میں ظفر
کام کوئی کرے اور نام کسی کا لگ جائے

دُعائیہ کلام

• توقیر احمد
(ایڈوکیٹ)، لکھنؤ

خانہ کعبہ کا سفر مجھ کو کرا دے مولیٰ
ساتھ آقا کا نگر مجھ کو دکھا دے مولیٰ
کس قدر رشک کرے گا یہ نصیبہ میرا
صحن مکّہ میں اگر مجھ کو سلا دے مولیٰ
ہر گھڑی صبر و شکر میں ہی گزر جائے میری
ایک ایسا بھی ہنر مجھ کو سکھا دے مولیٰ
جس پہ چل کر ہو میسّر مجھے قربت تیری
بس وہی راہ گزر مجھ کو دکھا دے مولیٰ
ہاتھ پھیلا کے بس "توقیر" یہی مانگے ہے
روز محشر میں زبر مجھ کو بنا دے مولیٰ

☆☆☆

غزل

• رفیعہ شبنم عابدی

یہ تمنّا تھی کوئی خوشبو کا پیکر دیکھتے
ایک مدّت ہوگئی بے رنگ منظر دیکھتے
جس کے آتے ہی سمٹ جاتیں سبھی پرچھائیاں
کاش! ایسا عکس آئینے کے اندر دیکھتے
اُن کو اندازہ تو ہوجاتا مری پرواز کا
جو ہوا کی زد پہ دو ٹوٹے ہوئے پر دیکھتے
کیا خبر تھی وہ سمندر ہے سراب اندر سراب
ورنہ ہم یوں مطمئن ہوکر نظر بھر دیکھتے؟
آسماں کی وسعتوں میں کھو گئیں آنکھیں کہیں
ہوش کس کو تھا کہ ہاتھوں کے کبوتر دیکھتے
باندھ لینا بازوؤں کا تو کوئی مشکل نہ تھا
کانپ جاتے ہاتھ اگر تقدیسِ چادر دیکھتے
اِس جنونِ شعر گوئی نے رکھا یوں بے نیاز
ہم بھی دُنیا دیکھتے، دُنیا کے تیور دیکھتے
آئینہ تھے ہم، کسی دن ٹوٹ جانا تھا ہمیں
کب تک آخر آپ کے ہاتھوں میں پتھر دیکھتے؟
آنگنوں کی دھوپ تو شبنم ہوائیں کھا گئیں
ہم کھڑے ہی رہ گئے بارش کا منظر دیکھتے

☆☆☆

غزل

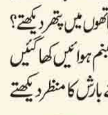

• عباس تابش
لاہور، پاکستان

کوئی ٹکرا کے سبک سر بھی تو ہوسکتا ہے
میری تعمیر میں پتھر بھی تو ہوسکتا ہے
کیوں نہ اے شخص تجھے ہاتھ لگا کر دیکھوں
تو مرے وہم سے بڑھ کر بھی تو ہوسکتا ہے
تو ہی تو ہے تو پھر اب جملہ جمال دنیا
تیرا شک اور کسی پر بھی تو ہوسکتا ہے
یہ جو ہے پھول ہتھیلی پہ اسے پھول نہ جان
میرا دل جسم سے باہر بھی تو ہوسکتا ہے
شاخ پر بیٹھے پرندے کو اڑانے والے
پیڑ کے ہاتھ میں پتھر بھی تو ہوسکتا ہے
کیا ضروری ہے کہ باہر ہی نمو ہو میری
میرا کھلنا مرے اندر بھی تو ہوسکتا ہے
یہ جو ہے ریت کا ٹیلہ مرے قدموں کے تلے
کوئی دم میں مرے اوپر بھی تو ہوسکتا ہے
کیا ضروری ہے کہ ہم ہار کے جیتیں تابش
عشق کا کھیل برابر بھی تو ہوسکتا ہے

☆☆☆

ہیں اہل غزہ شاداں

• عبدالسبحان ندوی

تاریخ کی نظروں نے
یہ ظلم بھی دیکھا ہے
معصوم سا بچہ ہے
کھانا ہے نہ پانی ہے
ہے روز کا بھوکا یہ
روتا ہے بلکتا ہے
آنکھیں ہیں جو بوجھل ہیں
اور پیٹ پہ پتھر ہے
ٹانگیں ہیں کہ سوکھی ہیں
سینہ ہے کہ غائب ہے
تھی عمر کھلونے کی
دانے کو ترستا ہے
چہرے کی رمق اس کی
ظالم نے جو چھینی ہے
محسوس یہ ہوتا ہے
یہ دور جفا کا ہے
اور اس نے حدیں ساری
یوں توڑ کے رکھ دی ہیں
معصوم سا بچہ تو
لگتا ہے فرشتہ سا
ہے عزم کا پیکر وہ
بنیاد وفا کا ہے
شکوہ نہ کوئی لب پر
راضی بہ رضا ہر دم
ہونٹوں پہ جو لرزش ہے
لگتا ہے کہ پڑھتا ہے
یوں یاد الٰہی میں
ہر لمحہ وہ ڈوبا ہے
تاریخ کی نظروں نے
یہ لمحہ بھی دیکھا ہے
ہیں اہل غزہ شاداں
جنت کا نظارہ ہے

☆☆☆

۔۔۔شرح نما۔۔۔

بغض کیا ہے یہ حسد کیا ہے یہ کینہ کیا ہے
یہ سوالات ہیں ماتھے کا پسینہ کیا ہے

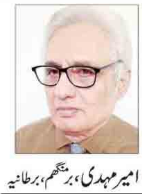

• امیر مہدی، برمنگھم، برطانیہ

ڈاکٹر سبط حسن نقوی قسیم کی مذکورہ غزل 23 اگست کے ادبی میگزین میں شائع ہوئی تھی۔ اس غزل کا ہر شعر اپنی روحانی معنویت کے سبب کسی بھی سنجیدہ قاری کو متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اسی بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے میں نے سوچا کہ کیوں نہ اس غزل کو موضوع بحث بنایا جائے۔

مذکورہ غزل فلسفیانہ اور فکری رنگ لیے ہوئے ہے۔ اس میں سوالیہ انداز کے ذریعے قاری کو سوچنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ غزل کا مرکزی رنگ داخلی کشمکش، حقیقت کی جستجو اور دنیاوی و روحانی سطح پر معانی کی تلاش ہے۔ آیئے مکمل تبصرہ اور پھر ہر شعر کی تفصیلی تشریح کرتے ہیں۔

مجموعی تبصرہ

یہ غزل روایتی حسن و عشق کے مضامین سے ہٹ کر فکر و نظر کی دنیا میں جھانکنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ شاعر نے سوالیہ پیرایہ اختیار کیا ہے جو اسے زیادہ مؤثر اور علمی بناتا ہے۔ ہر شعر میں ایک نیا جہانِ معنی ہے جہاں شاعر کبھی خود سے، کبھی کائنات سے اور کبھی تاریخ و تہذیب سے مکالمہ کرتا ہے۔ یہ غزل قاری کو سطحی لطف کے بجائے معنوی گہرائی میں اترنے پر آمادہ کرتی ہے۔

اشعار کی تشریح

۱

بغض کیا ہے یہ حسد کیا ہے یہ کینہ کیا ہے
یہ سوالات ہیں ماتھے کا پسینہ کیا ہے

شاعر داخلی و خارجی منفی جذبات (بغض، حسد، کینہ) کی حقیقت جاننا چاہتا ہے۔ جیسے انسان اپنے جسم پر پسینہ دیکھتا ہے مگر اس کی ماہیت کو نہیں جانتا، ویسے ہی ان منفی جذبات کا ماخذ اور اصل صورت انسان کے لیے ایک معمہ ہے۔

۲

ہم ہیں سایے کے تصور میں ہمیں کیا معلوم
دھوپ کہتے کسے اور پسینہ کیا ہے

شاعر انسانی کمزوری کو بیان کرتا ہے کہ ہم حقیقت کی بجائے محض تصورات میں جی رہے ہیں۔ جب سایہ ہی سب کچھ سمجھ لیا جائے تو دھوپ کا صحیح مفہوم اور پسینے کی اصل کیفیت کیسے معلوم ہو سکتی ہے؟ یہ فلسفیانہ طنز ہے ہماری محدودیت پر۔

۳

میں سلیماں ہوں مجھے دوش ہوا بھی ہے نصیب
میرے کس کام کا زینہ ہے سفینہ کیا ہے

حضرت سلیمانؑ کی طرح شاعر کو ہوا پر قابو رکھنے کی مثال دی گئی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ جب یہ قدرتی قوت موجود ہے تو پھر زینے یا کشتی کی کیا ضرورت؟ مطلب یہ کہ جب انسان کے پاس اعلیٰ وسائل موجود ہوں تو سطحی یا کم درجے کے سہاروں کی اہمیت باقی نہیں رہتی۔

۴

روشنی آتی ہے آنکھوں میں وسیلے کے بغیر
مجھ کو معلوم نہیں ہے کہ نگینہ کیا ہے

شاعر کہتا ہے کہ اسے روشنی براہِ راست میسر ہے، کسی وسیلے یا زیور (نگینہ) کے محتاج نہیں۔ یہ اس کی آزاد فکری اور خود انحصاری کی علامت ہے۔ گویا اسے حقیقت دیکھنے کے لیے مصنوعی آرائش کی حاجت نہیں۔

۵

سیکھ جائے گا تو بولے گا مرا گونگا پن
کیا طریقہ ہے تکلم کا قرینہ کیا ہے

شاعر اپنی خاموشی کو گونگے پن سے تشبیہ دیتا ہے، مگر کہتا ہے کہ وقت کے ساتھ یہ بھی زبان پا لے گا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اصل میں گفتگو کرنے کا سلیقہ اور قرینہ کیا ہے؟ یہ تخلیق کے اظہار اور زبان کے فلسفے پر سوال ہے۔

۶

بھول جاتے ہیں ہمیں یاد نہیں رہتا ہے
آج تاریخ ہے کیا اور مہینہ کیا ہے

یہ شعر انسانی غفلت اور یادداشت کی کمزوری کا عکاس ہے۔ وقت گزرتا رہتا ہے اور ہم بھول جاتے ہیں کہ کون ساون ہے، کون سا مہینہ۔ اس میں دنیاوی مصروفیات اور انسانی نسیان کی تصویر ہے۔

۷

کج کہیں آئے تو دیوار کو سیدھا کر دو
یہ اہم رخ نظر آتا ہے دفینہ کیا ہے

شاعر کہتا ہے اگر کہیں ٹیڑھ پیدا ہو تو اسے درست کر دینا چاہیے۔ اصل خزانہ (دفینہ) یہی ہے کہ برائی کو سنوارا جائے۔ سچائی اور اصلاح کی روش کو سب سے بڑی دولت قرار دیا گیا ہے۔

۸

اپنی نظروں میں بسا لیجئے ہجرت کو قسیم
چھوڑ کر دیکھئے مکے کو مدینہ کیا ہے

یہ شعر غزل کا نقطۂ عروج ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ جب تک انسان ترکِ وطن یا قربانی کے جذبے کو دل میں جگہ نہیں دیتا، اس وقت تک مکے اور مدینے کے اصل معانی سمجھ نہیں سکتا۔ یعنی روحانی ترقی قربانی اور ہجرت کے بغیر ممکن نہیں۔

یہ غزل فکری جہت رکھتی ہے جس میں سبط حسن نقوی نے فلسفیانہ سوالات کے ذریعے انسانی نفسیات، کائناتی حقائق اور روحانی اقدار کو اجاگر کیا ہے۔ ہر شعر کسی نہ کسی زاویے سے انسان کو جھنجھوڑتا اور غور و فکر پر مجبور کرتا ہے۔

آیئے اب اس غزل کا **فلسفیانہ پس منظر** دیکھتے ہیں اور اسے صوفیانہ فکر اور جدید فکری رجحانات کے تناظر میں سمجھتے ہیں۔

۱۔ صوفیانہ پس منظر

صوفیانہ شاعری میں اکثر انسان کو دنیاوی علائق اور ظاہری حقیقتوں سے ہٹا کر باطنی کائنات کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔

***بغض، حسد اور کینہ**: یہ سب "نفس" کی کثافتیں ہیں۔ صوفیاء کے نزدیک تزکیۂ نفس کے بغیر حقیقت تک رسائی ممکن نہیں۔

***سایہ اور دھوپ**: صوفی تصور میں دنیا سایہ ہے، اور دھوپ حقیقتِ مطلق (حق تعالیٰ) ہے۔ جو سایہ میں رہتا ہے، وہ اصل روشنی سے محروم ہے۔

***ہجرت**: صوفیاء کے ہاں یہ "ترکِ ماسوی اللہ" ہے، یعنی دنیاوی علائق کو چھوڑ کر اللہ کی طرف سفر۔ یہاں مکہ و مدینہ کی مثال ظاہری سے زیادہ باطنی ہجرت کی طرف اشارہ ہے۔

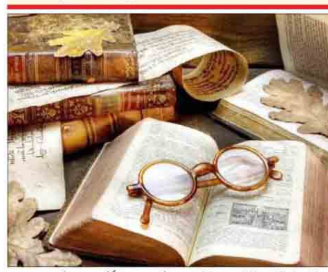

۲۔ فلسفیانہ و فکری جہات

یہ غزل سوالات سے بھری ہوئی ہے۔ فلسفہ ہمیشہ سوال سے جنم لیتا ہے، اور شاعر نے اسی طرز کو اپنایا ہے۔

* یہ سوالات محض علمی نہیں، بلکہ وجودی (existential) ہیں۔

*شاعر "پسینہ" یا "تاریخ" جیسے روزمرہ الفاظ کو ماورائی معانی عطا کر رہا ہے۔ یعنی عام مظاہر کو بھی انسانی وجود کے بڑے سوالات سے جوڑ دیتا ہے۔

* "زینہ" اور "سفینہ" کی بحث دراصل ٹیکنالوجی اور فطری قوتوں کی معنویت پر سوال ہے: کیا ہمیں سہولتوں کی ضرورت ہے جب قدرت براہِ راست کچھ اور وسائل عطا کرے؟

۳۔ جدید فکری رجحانات

* جدید فلسفہ (خاص طور پر وجودیت / Existentialism) میں یہ بات عام ہے کہ انسان اپنی یادداشت، وقت اور وجود کے سوالات میں الجھا رہتا ہے۔ "آج تاریخ ہے کیا اور مہینہ کیا ہے" اس ذہنی کیفیت کی نمائندگی کرتا ہے۔

*" گونگے پن" اور "تکلم" کا ذکر زبان اور اظہار کے فلسفے (Philosophy of Language) کی طرف اشارہ ہے۔ جدید فکر میں زبان کو انسانی وجود کا بنیادی مسئلہ قرار دیا گیا ہے۔

* "روشنی آتی ہے آنکھوں میں وسیلے کے بغیر" جدید روشن خیالی (Enlightenment) اور عقلِ محض کے فلسفے کو بھی چھوتا ہے کہ حقیقت کو دیکھنے کے لیے وسیلوں یا اتھارٹی کی ضرورت نہیں، خود عقل و وجدان کافی ہے۔

۴۔ مجموعی ربط

*یوں یہ غزل صوفیانہ باطنیت اور جدید فلسفیانہ سوالات کے سنگم پر کھڑی ہے۔

صوفیانہ پہلو۔۔ تزکیہ، ترکِ دنیا، حقیقت کی تلاش۔

* فلسفیانہ پہلو ۔۔ وجود، وقت، زبان اور شعور کے سوالات۔

*جدید رجحان۔۔ سوالیہ فکر، روایت پر سوال اٹھانا، خود انحصاری۔

اس غزل کا تجزیہ کرتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ غزل نہ صرف ایک ادبی تخلیق ہے بلکہ ایک فکری مکالمہ بھی ہے۔ شاعر نے سوالیہ انداز کے ذریعے قاری کو مکہ سے مدینہ تک، سایے سے دھوپ تک، خاموشی سے تکلم تک ایک فکری و روحانی سفر پر بھیج دیا ہے۔

، آیئے اب اس غزل کو **اقبال کی فکر** کے تناظر میں دیکھتے ہیں اور تقابلی مطالعہ کرتے ہیں:۔

۱۔ سوالیہ انداز

***اقبال** بھی اکثر سوالیہ انداز اپناتے ہیں (مثلاً: "* کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں *")۔ ان کے سوالات جستجو اور تحریک پیدا کرتے ہیں۔

*** قسیم ** نے بھی یہی رنگ اپنایا، مگر ان کے سوالات زیادہ داخلی اور فلسفیانہ ہیں۔ اقبال کے سوالات اجتماعی و انقلابی جہت رکھتے ہیں، جب کہ قسیم کے سوالات انفرادی و وجودی (existential) ہیں۔

۲۔ نفس اور منفی جذبات

* **اقبال **: "خودی" کے ذریعے انسان کو بلندی کی طرف لے جاتے ہیں۔ حسد و کینہ کو کمزوری اور غلامی کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔

* **قسیم **: بغض، حسد، کینہ کو محض اخلاقی برائی نہیں بلکہ فلسفیانہ سوال بنا دیا کہ یہ اصل میں ہیں کیا؟ گویا وہ تجزیہ چاہتے ہیں، محض مذمت نہیں۔

۳۔ روشنی اور نگینہ

* **اقبال **: روشنی کو وحی، عقلِ سلیم اور عشقِ حقیقی کا استعارہ مانتے ہیں۔ وہ نگینے اور زیورات کو عارضی اور بے وقعت سمجھتے ہیں (مثلاً زر و جواہر پر تنقید)۔

*** قسیم **: براہِ راست کہتے ہیں کہ مجھے روشنی وسیلے کے بغیر ملتی ہے، اس لیے نگینہ بے معنی ہے۔ [illegible] خدا کی طرف منسلک کرتے ہیں۔

۴۔ وقت اور تاریخ

* ** اقبال **: وقت کو "سرمایۂ حیات" سمجھتے ہیں ("** دم غنیمت ہے، کہاں پھر ایسی فرصت پاؤ گے **")۔ تاریخ کو یاد رکھنا اور مستقبل کے لیے سبق لینا ان کی فکر کا حصہ ہے۔

* **قسیم **: وقت اور تاریخ کو بھول جانا انسانی کیفیت بتاتے ہیں۔ ان کے ہاں وقت ایک بے ثبات مظہر ہے، یادداشت کی کمزوری کا عکس۔ گویا وہ وقت کو ایک معمہ سمجھتے ہیں، نہ کہ سرمایہ۔

۵۔ ہجرت اور مدینہ

***اقبال **: ہجرت کو اجتماعی معنوں میں لیتے ہیں قوم، ملت، اور امت کی تعمیر کے لیے قربانی۔ ان کے ہاں "مدینہ" مثالی ریاست اور اسلامی نشاۃ ثانیہ کا استعارہ ہے۔

***قسیم **: ہجرت کو فرد کی داخلی واردات بنایا۔ کہتے ہیں کہ اگر ہجرت کو دل میں جگہ نہ دو تو مکے اور مدینے کی حقیقت سمجھ میں نہیں آسکتی۔ یہ زیادہ **باطنی صوفیانہ** رخ ہے، اقبال کے برعکس جو اسے **سیاسی و عملی** رخ دیتے ہیں۔

۶۔ خاموشی اور تکلم

* **اقبال **: خاموشی کو کبھی تفکر کا درجہ دیتے ہیں، مگر اصل زور "پیغام" اور "خطاب" پر ہے۔ ان کا شاعر ہمیشہ بولنے اور امت کو جگانے والا ہے۔

***قسیم **: خاموشی کو "گونگے پن" سے تشبیہ دیتے ہیں، اور سوال اٹھاتے ہیں کہ اصل گفتگو کا قرینہ ہی کیا ہے؟ یہ زیادہ فلسفیانہ و وجودی سوال ہے، جب کہ اقبال کا زاویہ زیادہ عملی اور تحریکی۔

تقابل

* * *مشترک پہلو * *: سوالیہ انداز، روشنی/اندھیرے کی بحث، ہجرت کی اہمیت، منفی جذبات پر تنقید۔

***اختلافی پہلو**:

*اقبال ۔۔۔ اجتماعی، انقلابی، عملی، امت و ملت کی تعمیر۔

* قسیم ۔۔۔ فرد، وجود، باطن، فلسفیانہ سوالات اور صوفیانہ واردات۔

یوں کہا جا سکتا ہے کہ:

*اقبال "حیاتِ اجتماعی کے شاعر" ہیں۔

* سبط حسن قسیم "حیاتِ فردی کے سوالیہ شاعر" ہیں۔

اب آیئے اس غزل کے **اسلوب اور زبان** کو اقبال کی زبان کے ساتھ موازنہ کرتے ہیں تا کہ دونوں کی بیانیہ (narrative) طاقت واضح ہو جائے۔

۱۔ زبان کا جوہر

***اقبال **: زبان میں زور، خطابت اور بغاوت ہے۔ ان کے الفاظ قاری کے دل کو جھنجھوڑنے اور اٹھا کھڑا کرنے والے ہیں۔ مثال کے طور پر "خودی کو کر بلند اتنا" یا "اٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے" یہ سب ایک پکار ہیں۔

*** قسیم **: زبان زیادہ نرم، سوالیہ اور متفکر ہے۔ یہاں خطابت کے بجائے مکالمہ ہے۔ وہ قاری سے تقریر نہیں کرتے بلکہ سوال کرتے ہیں: "**بغض کیا ہے یہ حسد کیا ہے یہ کینہ کیا ہے؟**"

۲۔ اسلوب کی فضا

***اقبال **: ان کے ہاں فضا خطیبانہ اور انقلابی ہے۔ وہ اپنی شاعری کو "پیغام" سمجھتے ہیں اور اسے امت کے اجتماعی شعور تک پہنچاتے ہیں۔ ان کے ہاں ایک **بڑا بیانیہ (Grand Narrative)** ہے۔

* * * قسیم **: ان کا اسلوب زیادہ inward [illegible] ان کے ہاں **ذاتی بیانیہ (PersonalNarrative)** ہے۔

۳۔ تشبیہات و استعارات

* **اقبال **: تشبیہات زیادہ بلند اور اجتماعی شعور سے جڑی ہوتی ہیں۔ مثلاً شاہین، کوہسار، دریا، نیل، حرم، کعبہ یہ سب طاقتور اور بڑے استعارے ہیں۔

***قسیم **تشبیہات زیادہ عام اور روزمرہ ہیں۔ *پسینہ، سایہ، دھوپ، زینہ، سفینہ *یہ روزمرہ اشیاء سے بڑے سوال پیدا کرتے ہیں۔ قسیم کا کمال یہ ہے کہ معمولی مظاہر سے کائناتی سوال اٹھا لیتے ہیں۔

۴۔ بیانیہ طاقت

***اقبال کی بیانیہ طاقت **:
*اجتماعی شعور کو ابھارنا
*عمل کی طرف دھکیلنا
*امید اور انقلاب جگانا

***قسیم کی بیانیہ طاقت **:
*فرد کو اپنی ذات میں جھانکنے پر مجبور کرنا
*سوالات کے ذریعے اضطراب پیدا کرنا
*قاری کو فلسفیانہ سوچ کی طرف لے جانا

۵۔ مثال سے فرق واضح ہو جائے گا

*اقبال کہتے ہیں: "*اٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے*" یہ ایک للکار ہے۔

* قسیم کہتے ہیں: "* آج تاریخ ہے کیا اور مہینہ کیا ہے*" یہ ایک سوال ہے، جو حیرانی اور تفکر پیدا کرتا ہے۔

مذکورہ وضاحتوں کی بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ:

* اقبال کی زبان **انقلابی و خطیبانہ** ہے۔

* قسیم کی زبان **فلسفیانہ و سوالیہ **ہے۔

* دونوں کی قوت مختلف ہے:

* اقبال اجتماعی شعور کو **حرکت** دیتے ہیں۔

* قسیم انفرادی شعور کو **فکر** دیتے ہیں۔

آیئے آخر میں اسی غزل کو ایک **صوفیانہ ترجمہ** کی شکل میں پیش کرتے ہیں، یعنی ابنِ عربی، مولانا رومی یا بایزید بسطامی کے فکری رنگ میں۔

صوفیانہ ترجمہ
(Rendering Mystical)

۱

بغض، حسد، کینہ یہ سب نفس کی ظلمتیں ہیں،
یہی پردے ہیں جو دل کو آئینۂ حق بننے نہیں دیتے۔
یہ پسینہ دراصل اس دل کی آگ ہے جو پاکی چاہتا ہے۔

۲

ہم سایے میں رہتے ہیں، لہٰذا دھوپ کو نہیں پہچانتے۔
سایہ مخلوق ہے، دھوپ خالق کا نور ہے۔
جب تک سایہ حقیقت بن کر آنکھوں پر چھایا رہے،
ہم حق تعالیٰ کی تپش و روشنی کو نہیں جان سکتے۔

۳

مجھے ہوا کی سواری ملی ہے، یہ رب کی بخشش ہے۔
اب مجھے زینے اور کشتی کی کیا حاجت؟
جب مخلوق کا سہارا چھوٹ جائے
تو صرف خالق ہی نجات کا وسیلہ ہے۔

۴

روشنی براہِ راست دل میں اترتی ہے۔
مجھے کسی نگینے یا وسیلے کی ضرورت نہیں۔
یہ تجلیِ حق ہے جو خود راہ دکھاتی ہے۔

۵

میری خاموشی بھی ذکر ہے۔
جب یہ خاموشی زبان میں ڈھلے گی
تو وہ کلام ہوگا جو ذاتِ حق کی طرف اشارہ کرے گا۔
اصل قرینہ وہی ہے جو دل سے نکلے اور حق تک پہنچے۔

۶

وقت اور مہینے سب وہم ہیں،
جو لمحہ حق میں گزارا جائے، وہی ازل و ابد ہے۔
دن اور رات بھول جانا قربِ الٰہی کی نشانی ہے۔

۷

اگر دیوار ٹیڑھی ہے تو اسے سیدھا کر دو——
اصلاح کا یہ عمل سب سے بڑا خزانہ ہے۔
کج کو درست کرنا دراصل نفس کو سیدھا کرنا ہے۔

۸

ہجرت کو اپنی آنکھوں کا نور بنا لو۔
مکہ اور مدینہ مقامات نہیں،
بلکہ یہ دل کی ہجرت ہے——
ترکِ دنیا سے وصالِ حق کی طرف بڑھنا۔

*یہ غزل صوفیانہ انداز میں * *تزکیۂ نفس **، **نورِ الٰہی **، **باطنی سفر ** اور **ترکِ دنیا** کا پیغام دیتی ہے۔

* مکہ و مدینہ ظاہری جغرافیہ سے زیادہ دل کی کیفیات کے استعارے ہیں۔

*وقت اور تاریخ کو بھلا دینا "فنا فی اللہ" کا مرحلہ ہے۔

* خاموشی اور کلام دونوں ذکرِ الٰہی کے درجات ہیں۔

یوں قسیم کی یہ غزل صوفیانہ نگاہ سے دیکھی جائے تو یہ ایک "باطنی ہجرت" کا نقشہ ہے، جو سایے سے دھوپ، خاموشی سے کلام، اور دنیا سے حق کی طرف لے جاتی ہے۔

☆☆☆

۔۔۔دو شاعر ایک زمین۔۔۔

غزل

• نسیم زیدی ترشول۔ شاہ جہاں پور، انڈیا

ہم بھی اک زمانے تک حادثوں سے کھیلے ہیں
غم اٹھائے ہیں پیہم درد ہم نے جھیلے ہیں
اف یہ دشت پیمائی اف یہ آبلہ پائی
جادۂ محبت میں کس قدر جھمیلے ہیں
تم سے دل لگانے کی یہ سزا ملی مجھ کو
رنج و غم کی یورش ہے حسرتوں کے ریلے ہیں
دو دلوں کو آئے تو کس طرح قرار آئے
تم وہاں اکیلی ہو ہم یہاں اکیلے ہیں
دیکھ کر مرا چہرہ اب نظر چراتی ہو
یاد ہوگا بچپن میں دونوں ساتھ کھیلے ہیں
اک گھروندا مٹی کا جو کبھی بنایا تھا
آج میرے ہاتھوں میں اس کے چند ڈھیلے ہیں
روح مطمئن ہو اور دل ہو درد سے خالی
پھر تو جس طرف دیکھو زندگی کے میلے ہیں

غزل

• صبا افغانی، رام پور، انڈیا

زندگی کی راہوں میں رنج و غم کے میلے ہیں
بھیڑ ہے قیامت کی پھر بھی ہم اکیلے ہیں
گیسوؤں کے سائے میں ایک شب گزاری تھی
آج تک جدائی کی دھوپ میں اکیلے ہیں
سازشیں زمانے کی کام آ گئیں آخر
آپ ہیں اُدھر تنہا، ہم اِدھر اکیلے ہیں
کون کس کا ساتھی ہے، ہم تو غم کی منزل میں
پہلے بھی اکیلے تھے، آج بھی اکیلے ہیں
اب تو اپنا سایہ بھی کھو گیا اندھیرے میں
آپ سے بچھڑ کر ہم کس قدر اکیلے ہیں

☆☆☆

غزل

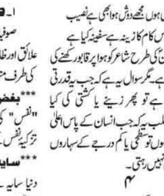

• فرحت عباس شاہ، لاہور

خوشبو سا بدن یاد نہ سانسوں کی ہوا یاد
اجڑے ہوئے باغوں کو کہاں باد صبا یاد
آتی ہے پریشانی تو آتا ہے خدا یاد
ورنہ نہیں دنیا میں کوئی تیرے سوا یاد
جو بھولے سے بھولے ہیں مگر تیرے علاوہ
اک بچھڑا ہوا دل ہمیں آتا ہے سدا یاد
میں تو ہوں اب اک عمر سے پچھتاووں کی زد میں
کیا تم کو بھی آتی ہے کبھی اپنی خطا یاد
ممکن ہے بھلا کیسے علاج غم جاناں
جب کوئی دوا یاد نہ ہے کوئی دعا یاد

"مخروطی انگلیاں"

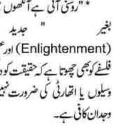

• سہیل کاکوروی

میں دور سے اسے دیکھتا رہا اور نگاہ دید سے کامیاب تو ضرور ہوتی رہی لیکن اسکے آگے کچھ نہ ہونا تھا، ہاں جب میں کھانے کی پلیٹ لے رہا تھا تو اتفاق سے وہی انگلی میری انگلی سے ٹکرا گئی اور اس نے مجھے غور سے دیکھا جیسے وہ پرانا سپرش اسکے دماغ میں تازہ ہوا یا وہ بھی کہیں اسے دل میں بسائے تھی۔

وہ زمیں پر گھسٹتا ہوا نزیر آباد کی سڑک پر آگے بڑھ رہا تھا۔

ایک مفلوج پیر دکھائی دے رہا تھا دوسرا کہاں تھا پتہ نہیں وہ سینے کے بل حالت کرب میں راستہ طے کر رہا تھا ایک ہاتھ پھیلا ہوا تھا جس میں کچھ سکے تھے وہ کہاں سے آ رہا تھا اور کہاں جا رہا تھا کچھ پتہ نہ تھا لیکن میں ایسوں کی تلاش میں رہتا تھا جن کو کچھ دے کر میں اپنے اندر ایک اطمینان محسوس کرتا تھا [illegible] مخروطی انگلی کا لمس [illegible] لیکن میں مخالف سمت چل پڑا۔

[illegible] بار بار ابھر آتی اور وہ اتفاقیہ ملاقات بھلانے نہیں دیتی تھیں۔

میرے دوست ترن جی کی شادی کی سالگرہ تھی، میں اپنی مصروفیات کے باوجود وہاں گیا، ترن جی سے میرا پورانا یارانہ تھا [illegible] ترن جی تک پہنچے تو روزگار سے لگ گئے تھے [illegible] ترن جی کی فطرت ثانی ثانیہ ہے، اس سالگرہ میں خوب مجمع تھا ہر طرف رونق تھی کہ اچانک وہ کئی لڑکیوں کے بیچ میں نظر آ گئی میں ایک نظر میں اسے پہچان گیا لیکن وہ مجھے بھلا کیوں پہچانتی اور میں نے بھی اسکے قریب جانے کی کوشش نہیں کی ایک طرف میں ترن جی باوقار انسان کو دوست ترن جی کے دل میں میرا احترام جو خاص ارادے سے اس کے جانے سے مجروح ہو جانے کا خوف تھا میں دور سے اسے دیکھتا رہا اور نگاہ دید سے کامیاب تو ضرور ہوتی رہی لیکن اسکے آگے کچھ نہ ہونا تھا، ہاں جب میں کھانے کی پلیٹ لے رہا تھا تو اتفاق سے وہی انگلی میری انگلی سے ٹکرا گئی اور اس نے مجھے غور سے دیکھا جیسے وہ پرانا سپرش اسکے دماغ میں تازہ ہوا یا وہ بھی کہیں اسے دل میں بسائے تھی وہ دیر تک وہاں رہی اور کی بار اس نے مجھے دیکھا پھر وہ جانے لگی اور کی لڑکیاں اسکے ساتھ چلی گیں جیسے وہ سب اسکے گروپ کی تھیں ان سب میں اسکی مرکزی حیثیت تھی حسن کے لحاظ سے بھی اور شخصیت کے لحاظ سے بھی میرے دل میں بار بار اسکی موہنی صورت کا خیال اضطراب پیدا کرتا تھا یا اضطراب تو اب میرا مقدر بن گیا تھا۔

میں جب اسکو سوچتا ذہن میں ٹینی سن کی یہ لائینیں ان سے نغمے کے ساتھ گردش کرتی تھیں۔

'اس پر نظر ڈالنا اس سے محبت کرنا ہے دائمی مجبس
کیونکہ قدرت نے جیسا اسکو بنایا ویسا دوسرا نہیں بنایا'

میرے پاس کئی زمینیں تھیں مگر میں نے سب ان لوگوں کے سپرد کر رکھی تھیں جو اس کام سے وابستہ تھے میں خوش قسمت تھا کہ جو میری جگہ میرے نمایندے تھے سب پر خلوص اور ایماندار تھے اس لیے سب کچھ محفوظ تھا ارشد اور توصیف میرے بہت خاص تعلق کے ہیں دونوں ترن جی کے ساتھ ہیں توصیف زمینوں کی رجسٹری بناتے ہیں اور ارشد رجسٹری کراتے ہیں ایک دن ارشد نے کہا کہ آپکی فلاں زمین کوئی خریدنا چاہتا ہے آپ تو کچھ کریں گے نہیں کوئی اس پر ان لوگوں کے لیے منصوبہ لے ہے جو بے گھر اور بے روزگار ہیں میں نے کہا تم فیصلہ کر کے ترن جی سے پوچھ لو اور فیصلہ ہو گیا آنے والے ہفتہ میں رجسٹری ہونا طے ہوا میری کاہلی اور تن آسانی رجسٹری آفس تک جانے کے خیال سے تھر تھر کانپ رہی تھی لیکن ایک تو نیک مقصد کا میں حصہ بننے جا رہا تھا دوسرے ترن جی اور ارشد کے فیصلے کا مان رکھنا تھا۔

مقررہ دن میں اپنے جگری دوست نوین گرنانی کے ساتھ رجسٹری آفس پہونچا ارشد توصیف سے کاغزات مکمل کر کے پہلے ہی موجود تھے۔

ایک مرسڈیز کار رکی اور ارشد پہچان کرا کی طرف بڑھے میں نوین کے ساتھ رجسٹری ہال کی طرف بڑھ [illegible] وہی تھی اب وہ میرے قریب آ گئی میری زمین دل زلزلا رہی تھی ہوش درست کے اسکی نظروں میں کوئی اجنبی پن نہیں تھا وہ بولی، ''آپ کو ارشد نے بتا دیا ہوگا میں آپ کو اپنی پوری اسکیم بتاتی ہوں اور جو ادھورا ارشد سے سنا جب مکمل ہوا تو میں دیکھا اس کے چہرے پر حسن عمل کا سورج چمک رہا تھا میں ارشد سے کہا، ''یہ رجسٹری آج نہیں ہوگی بلکہ یہ ہوگی ہی نہیں۔''

ارشد ہونق ہو گئے۔

وہ چونک پڑی حیرت میں وہ چہرا اور حسین ہو گیا کیوں مخروطی انگلیاں دستخط کو تیار تھیں ایسا کیوں اس نے سوال کیا۔

میں نے جواب ارشد کو دیا کہ جاؤ اس ڈیڈ کو ترن جی سے کہو گفٹ ڈیڈ بنا دیں۔

نوین نے کہا بہت عمدہ زندہ باد

ارشد سے میں نے کہا کل کا دن رکھ لو

وہ بولی اکیلے پنیہ کمائیں گے آپ ڈیڈ کر کے کنارے تو نہ ہو گے

میں نے کہا میں ہر قدم پر ساتھ ہوں

رستہ جگمگا رہا تھا

☆☆☆

براہِ مہربانی

ادبی تصنیفات، مضامین، افسانے، شاعری، خطوط، کتابت وغیرہ درج ذیل ای میل پر ارسال کریں:

urdusahafat@gmail.com
tazeen.rizvi66@gmail.com

• امیر مہدی، برمنگھم، یوکے (میگزین انچارج)

جشن میلاد النبیؐ عقیدت واحترام کیساتھ منایا گیا

مساجد، خانقاہوں اور محلوں میں خصوصی تقاریب کا انعقاد کیا گیا

حیدرآباد: شہر حیدرآباد میں جشن میلاد النبیؐ امسال بھی غیر معمولی عقیدت و احترام اور والہانہ جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ دن بھر شہر کے مختلف علاقوں میں محافل میلاد، نعتیہ مشاعروں اور قوالی کی روح پرور محفلوں کا سلسلہ جاری رہا۔ شہر کی گلیوں اور محلوں کو سبز پرچموں اور برقی قمقموں سے سجایا گیا، جس سے ایمان افروز مناظر ہر سمت دیکھنے کو ملے۔ پرانے شہر کے گلزار حوض، یاقوت پورہ، دبیر پورہ، عیدی بازار، مغل پورہ، خلوت اور حسینی علم سمیت مختلف علاقوں میں مساجد، عمارتوں اور سڑکوں کو آرائشی قمقموں سے منور کیا گیا۔ کئی مقامات پر خانہ کعبہ اور گنبد خضراء کے ماڈلز تیار کئے گئے جو خاص توجہ کا مرکز بنے رہے۔ مکہ مسجد اور شاہی مسجد کے علاوہ دیگر مرکزی مساجد میں علما و مشائخ نے سیرت النبیؐ پر روشنی ڈالی اور امت مسلمہ کو آپؐ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ مکہ مسجد میں حسب روایت موئے مبارک کی زیارت کا بھی اہتمام کیا گیا، جس کے لئے ہزاروں کی تعداد میں فرزندان اسلام جمع ہوئے۔ اس موقع پر روحانی ماحول دیدنی رہا۔ خانقاہوں، درگاہوں اور دینی اداروں میں بھی خصوصی جلسے

منعقد ہوئے جن میں مقررین نے میلاد النبیؐ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ رسول اکرمؐ کی ولادت کا دن دنیا کے لئے رحمت و برکت کا پیغام ہے۔

انہوں نے زور دیا کہ مسلمان اس دن کو محض تقریبات تک محدود نہ رکھیں بلکہ اپنی عملی زندگی میں سیرت طیبہ کو اپنانے کو اولین ترجیح دیں تاکہ سماج میں امن، محبت اور بھائی چارے کی فضا پروان چڑھے۔ شہر کے کئی علاقوں میں فلاحی تنظیموں کی جانب سے خون کے عطیے کے کیمپس لگائے گئے اور ضرورت مندوں کے لئے طعام کا اہتمام بھی کیا گیا۔ خواتین اور بچوں نے بھی گھروں اور محلوں کی سجاوٹ میں بھرپور حصہ لیا۔ متعدد گھروں میں خواتین کی جانب سے محافل میلاد منعقد ہوئیں جہاں قرأت کلام پاک، نعت خوانی اور درود و سلام کی محفلوں کا اہتمام کیا گیا۔

اسکولوں اور دینی مدارس میں بھی طلبہ نے خصوصی پروگرام پیش کئے جن میں سیرت النبیؐ پر تقاریر اور نعتیہ کلام شامل تھے۔ نوجوانوں اور بچوں نے جلوسوں اور مختلف سرگرمیوں میں پرجوش حصہ لیا جس سے سماجی اور روحانی ماحول مزید نکھر کر سامنے آیا۔ جلوس میلاد النبیؐ کے موقع پر امن وامان کی فضا برقرار رکھنے کے لئے پولیس اور شہری انتظامیہ کی جانب سے سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے۔ اہم مقامات پر پولیس کی بھاری نفری تعینات رہی اور ٹریفک کو کنٹرول کرنے کے لئے خصوصی انتظامات عمل میں لائے گئے۔ مجموعی طور پر شہر حیدرآباد روحانیت، عقیدت اور اخوت کے رنگ میں ڈوبا رہا۔ عقیدت مندوں نے گھروں، مساجد اور محلوں کو چراغاں کر کے اپنے جذبات کا اظہار کیا اور علما نے اس بات پر زور دیا کہ میلاد النبیؐ کا اصل پیغام یہ ہے کہ مسلمان اپنی عملی زندگیوں میں حضور اکرمؐ کی تعلیمات کو نافذ کریں، کیونکہ یہی تعلیمات بنی نوع انسان کے لئے امن، اتحاد اور اخوت کا سرچشمہ ہیں۔

سرگوجا میں پھر سے باندھ ٹوٹا فصلیں تباہ ہونے کا خدشہ

امبیکاپور: (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے سرگوجا میں ہفتہ کے روز گیرشا ریزروائر ڈیم کے ایک حصے میں سوراخ ہوجانے کے بعد پانی بہنے سے فصل کے نقصان کا امکان ہے۔ گیرشا ریزروائر ڈیم کے ایک حصے میں آج صبح تقریباً 9 بجے بڑا سوراخ نظر آیا۔ مقامی چرواہوں نے گاؤں والوں کو اس کی اطلاع دی۔ ڈیم کے سائیڈ گیٹ کے نزدیک تقریباً تین میٹر چوڑا سوراخ دیکھا گیا ہے۔ اس بڑے سوراخ سے پانی نکلنے کی وجہ سے ڈیم کے نیچے کی تقریباً 30 ایکڑ فصل تباہ ہونے کا خدشہ ہے۔ محکمہ آبپاشی کی ٹیم نے موقع پر پہنچ کر صورتحال کا جائزہ لیا۔ لیکن، زیادہ پانی کی وجہ سے، فی الحال مرمت کا کوئی ٹھوس کام شروع نہیں کیا گیا ہے۔ امبیکاپور کے کلکٹر نے بھی موقع پر پہنچ کر صورتحال کا معائنہ کیا اور متعلقہ محکموں کو ضروری کارروائی کی ہدایات دی ہیں۔ سرگوجا کے کلکٹر ولاس راؤ بھاسکر نے کہا "پانی کی سطح کم ہونے تک فصلوں کو بچانے کا کام شروع نہیں کیا جاسکتا ہے۔ انتظامیہ مسلسل صورتحال پر نظر رکھی ہوئی ہے اور متاثرہ کسانوں کو راحت پہنچانے کے لیے کام کیا جارہا ہے۔

فیروزپور (پنجاب): 'بھائی' پنجاب کی مدد کے لیے سلمان خان نے دو کشتیاں بھیجیں، حسینی والا بارڈر کے کئی گاؤں گود لیں گے۔

اساتذہ بھرتی گھپلہ معاملہ

عدالت میں ریاستی وزیر کی خودسپردگی، مشروط ضمانت

کولکاتہ: (یو این آئی) مغربی بنگال کی مائیکرو، اسمال اور میڈیم انٹرپرائزز کے وزیر چندر ناتھ سنہا نے پرائمری ٹیچر کی بھرتی سے متعلق گھوٹالہ کے مقدمہ میں ہفتہ کے روز کولکاتہ کی خصوصی انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی عدالت کے سامنے خودسپردگی کی۔ ای ڈی نے پوچھ گچھ کے لیے ان کی تحویل کی درخواست کی تھی، لیکن عدالت نے درخواست مسترد کر دی اور 10,000 روپے کے ذاتی مچلکے پر انہیں مشروط ضمانت دے دی۔ بیر بھوم کے بولپور سے ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے ایم ایل اے کو اپنے حلقے اور کولکاتہ میں موجود رہنے اور سماعت مکمل ہونے تک تحقیقات میں مکمل تعاون کرنے کی ہدایت دی۔ ای ڈی کی جانب سے اس معاملے میں چارج شیٹ داخل کیے جانے کے بعد مسٹر سنہا نے خودسپردگی کی۔ اس سے قبل سابق وزیر تعلیم پرتھ چٹرجی اس طرح کے الزامات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ حال ہی میں، گورنر سی وی آنند بوس نے چارج شیٹ کو منظوری دی تھی اور بعد میں اسے کولکاتہ کی خصوصی پی ایم ایل اے عدالت

نے قبول کرلیا تھا۔ اس سے قبل ای ڈی کے افسران نے بولپور میں مسٹر سنہا کی رہائش گاہ پر چھاپہ مارا تھا اور 41 لاکھ روپے برآمد کیے تھے۔ وزیر موصوف نے ایجنسی کے ذریعہ پہلے بھیجے گئے دو سمن کو نظرانداز کر دیا تھا لیکن اگست میں وہ ای ڈی کے دفتر میں اچانک حاضر ہوئے۔ یہ واضح نہیں ہے کہ آیا اس وقت ان سے پوچھ گچھ کی گئی تھی کیونکہ چارج شیٹ پہلے ہی داخل کی جا چکی تھی۔ سنیچر کی سماعت کے دوران، مسٹر سنہا نے خودسپردگی کے بعد ضمانت کی درخواست دائر کی جبکہ ای ڈی نے پوچھ گچھ کے لیے سات دن کی تحویل مانگی تھی۔ تحقیقاتی ایجنسی کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے عدالت نے مسٹر سنہا کو مشروط ضمانت دے دی۔ ای ڈی کے وکیل دھیرج دویدی نے کہا، "ہم نے سات دن کی تحویل مانگی تھی۔ اگلی سماعت 16 ستمبر کو ہے۔ تب تک، عدالت نے انہیں کولکاتہ اور اپنے حلقے سے باہر جانے سے منع کیا ہے۔"

آسمانی بجلی گرنے سے تین لوگوں کی موت

کٹیہار: (یو این آئی) بہار میں کٹیہار ضلع کے کرسیلا تھانہ علاقے میں سنیچر کو آسمانی بجلی گرنے سے تین افراد کی جھلس کر موت ہوگئی۔ پولیس ذرائع نے یہاں بتایا کہ کبیر مٹھ کے قریب کھیت میں کچھ لوگ مویشی چرا رہے تھے۔ اس دوران تیز بارش کے ساتھ آسمانی بجلی گری۔ اس واقعے میں تین افراد کی جھلس کر موت ہوگئی۔ ذرائع نے بتایا کہ مہلوکین کی شناخت تین گھریا گاؤں باشندہ اکھلیش منڈل، دھیریندر منڈل اور گوپی منڈل کے طور پر ہوئی ہے ہیں۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔

عمر عبداللہ نے سیلاب متاثرہ علاقوں کا کیا دورہ

سری نگر: (یو این آئی) جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ہفتے کو جنوبی کشمیر کے ضلع اننت کے سیلاب متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور وہاں متاثرہ کنبوں کے ساتھ بات چیت

کی۔ انہوں نے یقین دلایا کہ حکومت آزمائش کی اس گھڑی میں متاثرین کے ساتھ کھڑی ہے اور ان کی مدد کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں گے۔

اس دوران نائب وزیر اعلیٰ سریندر چودھری، وزیر تعلیم سکینہ یتو، قبائلی امور کے وزیر جاوید رانا، وزیر اعلیٰ کے مشیر ناصر اسلم اور متعلقہ ارکان اسمبلی وزیر اعلیٰ کے ہمراہ تھے۔ واضح رہے کہ حالیہ سیلاب سے جنوبی کشمیر کے ضلع اننت ناگ اور کولگام میں سیب باغوں کو بے تحاشا نقصان پہنچا ہے اور دھان و دیگر زرعی پیداوار بھی تباہی ہوئی ہے۔

وزیر اعلیٰ کے دفتر کے 'ایکس' ہینڈل پر ایک پوسٹ میں کہا گیا: ' وزیر اعلیٰ نے آج اننت ناگ ضلع کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور متاثرہ خاندانوں سے بات چیت کی۔ 'پوسٹ میں کہا گیا:' انہوں نے یقین دلایا کہ حکومت آزمائش کی اس گھڑی میں ان کے ساتھ کھڑی ہے اور ان کی مدد کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں گے'۔

پوسٹ کے مطابق نائب وزیر اعلیٰ سریندر چودھری، وزیر تعلیم سکینہ، یتو، قبائلی امور کے وزیر جاوید رانا، وزیر اعلیٰ کے مشیر ناصر اسلم اور متعلقہ ارکان اسمبلی وزیر اعلیٰ کے ہمراہ تھے۔

قابل ذکر ہے کہ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جمعہ کی صبح سیلاب کے بعد کے منظرنامے کا جائزہ لینے کے لئے ایک اہم میٹنگ کی صدارت کی جس میں انہوں نے حساس مقامات کو مزید تقویت دینے، سیلاب زدہ دیہاتوں سے لوگوں کو نکالنے اور کنٹرول رومز کے ذریعے چوبیس گھنٹے نگرانی کرنے کی ہدایت دی۔ حکام کا کہنا ہے کہ انتظامیہ نے سیلاب سے ہونے والے نقصانات کے تخمینے کا عمل شروع کیا ہے۔ ایک سرکاری عہدیدار نے بتایا: ' ہم تمام علاقوں سے نقصان کی تفصیلات جمع کر رہے ہیں۔ رپورٹ مکمل ہونے کے بعد حکومت کو بھیجی جائے گی اور اس کے بعد ریلیف اقدامات اٹھائے جائیں گے'۔

چیف جسٹس شیواگنم نے مغربی بنگال کی پہلی ماڈل عدالت کا افتتاح کیا

درگاپور: (یو این آئی) کولکاتہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ٹی۔ ایس۔ شیواگنم نے ہفتہ کے روز مغربی بنگال کی پہلی ''ماڈل'' عدالت کی کثیر منزلہ عمارت کا افتتاح کیا۔ یہ عدالت ریاست کے مغربی بردوان ضلع میں واقع ہے اور تمام جدید سہولیات سے آراستہ ہے۔ درگاپور سب ڈویژنل کورٹ کی یہ عمارت ریاست کی پہلی ماڈل عدالت ہے۔ اس میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کا استعمال، بہتر سیکورٹی انتظامات اور عوام کی سہولت کے لیے مؤثر مواصلاتی ڈھانچے نے عدالت کی عمارت کو مکمل طور پر ایک نیا روپ دیا ہے۔ مقدمات میں تیزتر سروس اور مؤثر اور فوری حل پر خاص زور دیا گیا ہے۔ چیف جسٹس شیواگنم نے کہا کہ اس عمارت کے افتتاح کے ساتھ ہی ایک مثالی عدالتی نظام کے تصور کو عملی جامہ پہنایا جارہا ہے۔ اس سے عدالتی نظام پر دباؤ کم ہوگا اور عام لوگوں کو فائدہ پہنچے گا۔ افتتاحی تقریب میں ہائی کورٹ اور ضلع عدالتوں کے کئی جج، وکلا، انتظامی افسران اور مقامی عوامی نمائندے موجود تھے۔ ذرائع کے مطابق ریاست کے دیگر اضلاع میں بھی مرحلہ وار ایسی جدید عدالتیں قائم کرنے کا منصوبہ ہے۔ درگاپور بار ایسوسی ایشن کے صدر دیوورتا سائی نے کہا کہ وکلا اس پیش رفت سے بہت خوش ہیں۔

تیجسوی یادو نے این ڈی اے حکومت سے کیے دس سوال

پٹنہ: (یو این آئی) بہار اسمبلی میں حزب اختلاف کے لیڈر اور راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے لیڈر تیجسوی یادو نے این ڈی اے پر سنگین الزامات لگائے ہیں، انہوں نے ریاست کی این ڈی اے حکومت پر گزشتہ 20 برسوں میں ریاست کی دو نسلوں کو تباہ کرنے کا الزام لگایا ہے اور حکومت سے دس سوالات کیے ہیں۔ مسٹر تیجسوی نے کہا ہے کہ بہار کے وزیر اعلیٰ کے 20 برس اور وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ ان کی 11 سالہ ڈبل انجن حکومت نے بہار کی دو نسلوں کی زندگی تباہ کر دی ہے۔ مسٹر تیجسوی نے اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں دس سوالات کیے ہیں، جس میں ووٹرز سے اپیل کی گئی ہے کہ جب حکمراں اتحاد کے لیڈر ووٹ مانگنے آئیں تو ان سے غریبی، بے روزگاری، قانونی نظم ونسق، بدعنوانی اور ریاست کی خستہ حالی جیسے بنیادی امور پر سوالات کیے جائیں۔ آر جے ڈی لیڈر نے عوام سے اپیل کی ہے کہ جب این ڈی اے لیڈران سامنے آئیں تو ان سے پوچھا جائے کہ بہار ہندوستان کی سب سے غریب ریاست کیوں بنی ہوئی ہے، بہار میں خواتین

غیر محفوظ کیوں ہیں، طبی سہولیات کی حالت اتنی خراب کیوں ہے اور جرائم پر قابو کیوں نہیں پایا جارہا؟ انہوں نے کہا کہ این ڈی اے کے دور حکومت میں بہار میں بڑھتی ہوئی بدعنوانی، ریکارڈ سطح پر بے روزگاری اور روزگار کی تلاش میں نوجوانوں کی نقل مکانی پر سوال اٹھانا ضروری ہے۔ مسٹر تیجسوی نے کہا ہے کہ اسکولوں میں مناسب عمارتوں کی کمی، نئے کاروبار اور صنعتوں کی شروعات نہ ہونا اور تباہ حال تعلیمی نظام پر حکومت کو جواب دینا چاہیے۔ اسمبلی میں حزب اختلاف کے لیڈر نے الزام لگایا کہ دہائیوں تک اقتدار میں رہنے کے باوجود نتیش کمار اور بی جے پی اتحاد اہم ترقیاتی کاموں میں ناکام رہا ہے۔ انہوں نے دلیل دی کہ حکومت کی غیر فعالیت کی وجہ سے بہار کے لوگوں کی دو نسلیں ترقی کے مواقع سے محروم رہ گئی ہیں۔ واضح رہے کہ یہی وہ مسائل ہیں، جنہیں اٹھا کر این ڈی اے مسٹر تیجسوی کے والدین، سابق وزرائے اعلیٰ لالو پرساد اور رابڑی دیوی کے دور حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے رہے ہیں۔ آج تقریباً وہی مسائل مسٹر تیجسوی نے این ڈی اے حکومت کے سامنے رکھے ہیں اور دعویٰ کیا کہ بی جے پی اور جے ڈی یو ایک بھی سوال کا ٹھوس جواب نہیں دے سکیں گی۔

الہ آباد ہائی کورٹ میں دو نئے ججوں کی تقرری

نئی دہلی: (یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے ایڈوکیٹ ابیتابھ کمار رائے اور راجیو لوچن شکلا کو الہ آباد ہائی کورٹ کا جج مقرر کیا ہے۔ مرکزی وزارت قانون وانصاف نے ہفتہ کے روز ان کی تقرری سے متعلق نوٹیفکیشن جاری کیا۔ اس دوران قانون و انصاف کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) ارجن رام میگھوال نے بھی اپنے سوشل میڈیا ہینڈل پر ایک پوسٹ کے ذریعے مسٹر ابیتابھ کمار رائے اور راجیو لوچن شکلا کی تقرری سے متعلق معلومات شیئر کیں۔ انہوں نے اپنی پوسٹ میں لکھا، "صدر جمہوریہ نے آئین ہند کے ذریعے عطا کردہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، چیف جسٹس آف انڈیا کے ساتھ مشاورت سے ایڈوکیٹ ابیتابھ کمار رائے اور راجیو لوچن شکلا کو الہ آباد ہائی کورٹ کے جج کے طور پر مقرر کیا ہے۔ "واضح رہے کہ عدالت عظمیٰ کے کالجیم نے مارچ میں جج کے عہدے پر دونوں وکیلوں کی تقرری کی سفارش کی تھی۔

اندور: ایم وائی اسپتال میں نومولود کی موت پر ہنگامہ، اہل خانہ اور جیس کا احتجاج، ایک ایک کروڑ کا معاوضہ دینے کا مطالبہ، چار ملازمین معطل۔

بھگونت مان کی صحت میں بہتری، کچھ دن اور اسپتال میں رہیں گے: سسودیا

موہالی: (یو این آئی) پنجاب کے موہالی میں واقع فورٹس اسپتال میں زیر علاج وزیر اعلیٰ بھگونت مان کی صحت میں بہتری آئی ہے۔ دہلی کے سابق نائب وزیر اعلیٰ اور عام آدمی پارٹی (آپ) پنجاب کے شریک انچارج منیش سسودیا نے ہفتہ کو وزیر اعلیٰ بھگونت مان سے ملاقات کر کے ان کی صحت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ بھگونت مان کی صحت اب بہتر ہے اور ان کی نبض کی رفتار بھی پہلے کے مقابلے کافی بہتر ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھگونت مان کی پلس ریٹ کم ہو کر صرف 44 رہ گئی تھی جس کی وجہ سے ڈاکٹروں کے مشورے پر انہیں اسپتال میں داخل کرنا پڑا۔ ان کے تمام ٹیسٹ ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ بھگونت مان کو ابھی کچھ دن مزید اسپتال میں رکنا پڑے گا۔ قابل ذکر ہے کہ وزیر اعلیٰ کی طبیعت ناساز تھی اور حالت مستحکم نہ ہونے پر ڈاکٹروں نے مزید علاج اور نگرانی کے لیے انہیں جمعہ کو اسپتال میں داخل کیا تھا۔ اس سے پہلے بھگونت مان کا دو دن تک ان کی رہائش گاہ پر ہی علاج کیا جارہا تھا۔ مسٹر سسودیا نے کہا کہ بھگونت مان نے ان کے ساتھ پنجاب میں آنے والے شدید سیلاب کی صورتحال پر بھی گفتگو کی۔

سیلاب کی صورتحال کے حوالے سے اب بھی ان کے ذہن میں تشویش بنی ہوئی ہے۔ بھگونت مان نے کہا کہ اسپتال میں رہتے ہوئے بھی وہ پانی اترنے کے بعد کیے جانے والے کاموں کے سلسلے میں افسران سے بات کر کے آئندہ کی حکمت عملی تیار کریں گے۔

جی ایس ٹی اصلاحات سے متوسط طبقے کو فائدہ ہوگا: بی جے پی

نئی دہلی: (یو این آئی) ریلوے، اطلاعات ونشریات، الیکٹرانکس اور اطلاعاتی ٹیکنالوجی کے مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے ہفتہ کے روز کہا کہ بجٹ میں آمدنی ٹیکس کی حد میں رعایت اور اشیاء وخدمات ٹیکس (جی ایس ٹی) اصلاحات سے متوسط طبقے کے کنبوں کو بچت کے ساتھ بڑا فائدہ ملنے والا ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے قومی میڈیا انچارج اور رکن پارلیمنٹ انل بلونی نے کہا کہ جی ایس ٹی اصلاحات کو عوام تک پہنچانے کے لیے پارٹی نے ایک منصوبہ تیار کیا ہے جس کے تحت ملک کے اضلاع میں چوپال لگا کر عوام کو فوائد سے آگاہ کیا جائے گا۔ مرکزی وزیر نے بی جے پی ہیڈکوارٹر میں صحافیوں سے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کا متوسط طبقے کے کنبوں کے تئیں وفاداری کا جذبہ ہم سب کو وقتاً فوقتاً نظر آتا ہے، اس سلسلے میں متوسط طبقے کے لیے آمدنی ٹیکس میں چھوٹ کی حد 12 لاکھ روپے تک کی گئی ہے اور اس کے بعد جی ایس ٹی میں وسیع پیمانے پر اصلاحات کی گئی ہیں۔ یہ اصلاحات کر کے مودی جی نے متوسط طبقے کے کنبوں کو بہت بڑی راحت کے ساتھ ساتھ ایک بڑا تحفہ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام ضروری اشیاء پر جی ایس ٹی کم کر دیا گیا ہے۔ اس سے روٹی، کپڑا اور مکان تینوں پر ٹیکس کا بوجھ کم ہوا ہے۔ آج الیکٹرانکس کی کئی اشیاء ہر گھر میں استعمال ہوتی ہیں۔ سولر پینل سے لے کر موبائل فون تک، جی ایس ٹی میں اصلاحات سے ان تمام اشیاء کی قیمتوں کا بوجھ کم ہوگا۔ اشونی ویشنو نے کہا کہ جی ایس ٹی اصلاحات کا کام ڈیڑھ سال پہلے امریکہ میں ہونے والے انتخابات سے پہلے شروع ہوا تھا، وزیر اعظم کا سیدھا پیغام ''ری فارم، پرفارم، ٹرانسفارم'' اب ملک میں اصلاحات کو آگے لے جارہا ہے۔

نتیش حکومت کی ایس وی ای پی اسکیم سے خواتین بن رہی ہیں خود کفیل

پٹنہ: (یو این آئی) بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی قیادت میں جیویکا کے ذریعے بہار حکومت کی طرف سے لاگو کیا گیا اسٹارٹ اپ ولیج انٹرپرینیورشپ پروگرام (ایس وی ای پی) ریاست کے دیہی خاندانوں کی تقدیر بدل رہا ہے۔ یہ اسکیم نہ صرف روزگار کا ایک ذریعہ بنی ہے بلکہ خواتین اور نوجوانوں کو انٹرپرینیورشپ کی طرف ترغیب دے کر انہیں خود انحصار بنانے میں بھی اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ اس اسکیم کا بنیادی مقصد دیہی خواتین اور نوجوانوں کو اپنا کاروبار شروع کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ اس کے تحت انہیں مالی، تکنیکی اور تربیتی بنیادوں پر مدد فراہم کی جاتی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ ایس وی ای پی میں خواتین کو سیلف ہیلپ گروپس سے جوڑا جاتا ہے، تاکہ وہ منظم ہو کر کاروبار کی باریکیاں جان سکیں۔ کاروباری منصوبے بنانے، حساب وکتاب رکھنے، مارکیٹنگ، کسٹمر سروس اور پروڈکٹ مینجمنٹ جیسے موضوعات پر عملی تربیت دی جاتی ہے۔ کاروبار شروع کرنے کے لیے کمیونٹی انٹرپرائز فنڈ کے ذریعے ضمانت کے بغیر قرض کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ قرض جو آسان قسطوں میں ادا کیا جاسکتا ہے، خواتین کے لیے بہت بڑی سہولت ثابت ہو رہا ہے۔ تربیت یافتہ انٹرپرائز ایسوسی ایٹس بھی ان خواتین کاروباریوں کو مسلسل رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ اس سکیم کے ذریعے اب تک تقریباً 32 ہزار خاندانوں کو خود روزگار/کاروباری منصوبوں کے لیے ترغیب دی جارہی ہے۔ یہ خاندان خود کفیل ہو رہے ہیں اور مقامی سطح پر کاروبار کے مواقع بڑھنے کی وجہ سے نوجوانوں کو نقل مکانی کی مجبوری سے بھی نجات مل رہی ہے۔ اس اسکیم نے بہت سی خواتین کی زندگیاں بدل دی ہیں۔ بیگوسرائے کی اندو دیدی نے بتایا کہ پہلے اپنے شوہر کی گروسری کی دکان سے خاندان چلانا مشکل تھا۔ ایس وی ای پی میں شامل ہو کر، انہوں نے ہری سبزیوں، بڑی، پاپڑ اور ستو کا کاروبار شروع کیا۔ آج ان کا خاندان خوش ہے۔

دربھنگہ: جنسوراج لیڈر کے گھر سے 50 لاکھ روپے کی چوری، چور زیورات اور نقدی لے کر فرار، پولیس تفتیش میں مصروف۔

نکسل ازم کے خاتمے کے مقصد سے جگدلپور میں افسران کی خفیہ میٹنگ

جگدلپور: (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے جگدلپور کے پولیس افسران کے میس میں نکسل ازم کو ختم کرنے کے لیے ہفتہ کی صبح ایک میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ میں ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (ڈی جی پی) ارون دیو گوتم کے ساتھ ریاست میں تعینات سرحدی سیکورٹی فورس (بی ایس ایف)، سینٹرل ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) اور بھارت-تبت سرحدی پولیس (آئی ٹی بی پی) کے اعلیٰ افسران بھی موجود تھے۔ اس کے علاوہ ان ہمسایہ ریاستوں کے اعلیٰ افسران بھی میٹنگ میں شریک تھے جہاں ماؤ نواز موجود ہیں۔ مقامی سینئر صحافی پروشتم شکلا نے بتایا کہ نکسل ازم کو ختم کرنے کی حکمت عملی، اس کی بنیاد پر ہوئی جھڑپوں کی جانچ پڑتال رائے پور میں بھی کی گئی تھی۔ رائے پور میں ہوئی اس جائزہ میٹنگ کے بعد، یہ مانا جارہا ہے کہ سیکورٹی فورسز بستر کے نکسل متاثرہ اضلاع میں کوئی بڑا آپریشن شروع کر سکتی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ حالیہ دنوں میں بستر میں شدید بارش ہوئی ہے۔ ظاہر ہے کہ جنگل کے اندر ندی نالوں کے پانی کی وجہ سے ماؤنواز کم وقت میں زیادہ فاصلے طے نہیں کر سکتے۔ اس کے برعکس، بستر میں نئے نئے کیمپوں کے ذریعے فوج کے جوان علاقے کو گھیرے میں لیے ہوئے ہیں۔ کیمپوں کا یہ گھیراؤ آپریشن کے دوران فورس کو براہ راست اور بالواسطہ فائدہ دیتا ہے۔ دنتے واڑا اور نارائن پور کی سرحد پر حفاظتی وجوہات کی بنا پر مقامی ماؤ نوازوں کے خاتمے کے لیے سیکورٹی فورسز جنگل کے اندر سرگرم عمل ہیں۔

دہلی-سہارنپور ہائی وے کا پریشان راہگیروں نے عوامی طور پر افتتاح کر دیا

سالوں سے پریشان راہگیروں نے کہا؛ صرف ایک سڑک کا افتتاح نہیں ہے، بلکہ یہ عوام کی بے بسی اور انتظامیہ کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت

دیوبند (عارف عثمانی) سہارنپور دہلی ،سہارنپور شاہراہ کی تعمیر کا کام مہینوں پہلے مکمل ہو گیا تھا، لیکن حکام اور ذمہ دار محکموں کی لاپرواہی اور رسمی افتتاح کی سیاست کی وجہ سے اس اہم راستے کو عام لوگوں کے لیے کھولنے میں مسلسل تاخیر ہو رہی تھی۔ صورتحال یہ تھی کہ شاہراہ مکمل طور پر تیار ہونے کے باوجود رکاوٹیں لگا کر اسے بند رکھا گیا، دوسری جانب مقامی لوگوں کو آئے روز بارش کی وجہ سے ٹریفک جام، کیچڑ اور پانی جمع ہونے جیسے شدید مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ آخر کار جب لوگوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو انہوں نے خود ہی رکاوٹیں ہٹا کر شاہراہ پر ٹریفک شروع کر دی اور اس کا 'عوامی افتتاح' کر دیا۔ اس واقعہ سے نہ صرف سہارنپور کے لوگوں کے مسائل کی جھلک ملتی ہے بلکہ اس بات پر بھی روشنی ڈالتی ہے کہ کس طرح ذمہ دار محکمے ترقیاتی منصوبوں کو وقت پر عوام کے لیے وقف کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ مقامی شہریوں کا کہنا ہے کہ انتظامی بے حسی نے ان کا جینا محال کر دیا ہے۔ خاص طور پر بارش کے موسم میں پرانے راستے پر گھنٹوں ٹریفک جام رہتا تھا۔ سڑکوں پر کیچڑ، پانی کھڑا ہونے اور خراب ٹریفک نے عوام کی مشکلات میں کئی گنا اضافہ کر دیا ہے۔ اسکول جانے والے بچوں سے لے کر دفتر جانے والے ملازمین، تاجروں اور دیہاتیوں تک ہر ایک کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں کافی پریشانیوں کا سامنا تھا۔ ٹرک اور بڑی گاڑیاں جام میں پھنس جانے کی وجہ سے نہ صرف وقت کا برباد ہو رہا تھا بلکہ کئی بار ایمبولینس اور ایمرجنسی سروسز بھی متاثر ہو رہی تھیں۔ لوگوں کا کہنا تھا کہ اگر شاہراہ تیار ہے تو اسے بند رکھنے کا کیا جواز ہے؟ انتظامیہ صرف افتتاحی تقریب کا انتظار کر رہی تھی، جب کہ عوام کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔ دراصل یہ پہلا واقعہ نہیں ہے جب عوام نے اپنے طور پر اس طرح کا تعمیراتی کام شروع کیا ہو۔ اس سے قبل بھی ریاست کے کئی اضلاع میں افتتاح کے انتظار میں لوگوں نے اپنے طور پر عوامی منصوبے شروع کیے ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ جب ذمہ دار ادارے عوام کو بروقت ریلیف دینے میں ناکام ہوتے ہیں تو یہ فطری بات ہے کہ لوگ خود ہی پہل کریں۔ دہلی سہارنپور ہائی وے کے معاملے میں بھی ایسا ہی ہوا۔ مقامی نوجوانوں اور تاجروں نے مل کر رکاوٹیں ہٹا کر گاڑیوں کی آمدورفت شروع کر دی۔ اس پورے واقعہ نے حکومت اور محکمہ تعمیرات عامہ (PWD) کے کام کاج پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ دیہاتیوں اور شہری صارفین کا کہنا ہے کہ حکومتیں انتخابی پلیٹ فارم پر بڑے بڑے وعدے کرتی ہیں لیکن جب عوام کو سہولیات فراہم کرنے کی بات آتی ہے تو اسکیمیں صرف کاغذات اور افتتاحی پلیٹ فارم تک محدود رہتی ہیں۔ عوام کا خیال ہے کہ شاہراہ عوام کے ٹیکس کے پیسوں سے بنائی گئی ہے اس لیے ان کی ذمہ داری تھی کہ اسے بروقت عوام کے استعمال کے لیے کھول دیا جائے۔ لیکن افسر شاہی اور سیاسی رسوم کی وجہ سے اسے روک دیا گیا جس کی وجہ سے لوگوں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ بارش کے موسم میں جب پرانے راستے کی سڑکیں دلدل میں تبدیل ہو جاتیں اور ہر طرف پانی بھر جاتا گھنٹوں ٹریفک جام رہتا اور لوگ گرمی اور بارش میں پریشانی کا شکار ہوتے۔ بعض اوقات تو صورتحال خطرناک ہو جاتی جب ایمبولینسیں پھنس جاتیں اور مریضوں کی جانیں خطرے میں پڑ جاتیں۔ اس لیے بالآخر عوام نے خود ہی کوئی راستہ نکالنے کا فیصلہ کیا۔ یہ قدم قواعد کے دائرے سے باہر ہو سکتا ہے لیکن اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عوام کی برداشت کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ انتظامیہ عوام سے تصادم کی صورتحال پیدا کرنے کے بجائے اپنا جائزہ لے اور دیکھے کہ عوام کو اس حال میں کیوں آنا پڑا۔ یہ پورا واقعہ حکومت اور ذمہ دار اہلکاروں کے لیے ایک انتباہ ہے کہ ترقیاتی کام محض دکھاوے اور رسمی کاموں تک محدود نہیں رہنا چاہیے۔ جب تک عوام کو بروقت ثمرات نہیں ملیں گے، ایسے واقعات بار بار سامنے آتے رہیں گے۔ دہلی سہارنپور ہائی وے کا 'جنتا افتتاح' صرف ایک سڑک کا افتتاح نہیں ہے، بلکہ یہ عوام کی بے بسی اور انتظامیہ کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ فی الحال یہ بات یقینی ہے کہ شاہراہ پر گاڑیوں کی آمدورفت شروع ہو گئی ہے اور لوگوں نے راحت کی سانس لی ہے۔

پی ای ٹی امتحان کے دوران سیکورٹی کے پختہ رہے انتظامات

ایس ٹی ایف نے سولور گینگ کے خلاف کارروائی کے لیے مراد آباد میں ڈیرہ ڈالا

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) ضلع مرادآباد میں پہلے دن سخت حفاظتی انتظامات کے درمیان 52 مراکز پر پی ای ٹی امتحان کا انعقاد کیا گیا۔ دو دن کی چار شفٹوں میں 95,712 امیدوار حاضر ہوں گے۔

ہر مرکز کی پولیس فورس، مجسٹریٹ اور سی سی ٹی وی کے ذریعے نگرانی کی جا رہی ہے۔ اتر پردیش کا ابتدائی اہلیتی امتحان (PET) ہفتہ کو شہر کے 52 مراکز پر منعقد کیا گیا۔ شہر میں دو دنوں میں چار شفٹوں میں ہونے والے اس امتحان میں کل 95,712 امیدوار شرکت کریں گے۔ ہر شفٹ میں 23,928 امیدوار امتحان میں شریک ہوں گے۔ امتحان کے منصفانہ انعقاد اور نقل کو روکنے کے لیے سیکورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے ہیں۔ تمام امتحانی مراکز 800 پولیس اہلکاروں کی تعیناتی کے ساتھ سی سی ٹی وی کیمروں کی نگرانی میں ہیں۔ ہر مرکز پر دو خواتین پولیس اہلکاروں سمیت ایک سب انسپکٹر اور چار کانسٹیبلوں کو تعینات کیا گیا ہے۔ گیٹ پر سی سی ٹی وی کی نگرانی میں امیدواروں کی سخت چیکنگ کی گئی۔ تمام امتحانی مراکز 800 پولیس اہلکاروں کی تعیناتی کے ساتھ سی سی ٹی وی کیمروں کی نگرانی میں ہیں۔

ہر سنٹر پر ایک سب انسپکٹر اور چار کانسٹیبل بشمول دو خواتین پولیس اہلکاروں کو تعینات کیا گیا ہے۔ گیٹ پر سی سی ٹی وی کی نگرانی میں امیدواروں کی مکمل جانچ پڑتال کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ہر سنٹر پر ایک سٹیٹک مجسٹریٹ اور ایک سیکٹر مجسٹریٹ کے ساتھ دو پولیس اہلکار ڈیوٹی پر ہیں۔ بھیڑ کو کنٹرول کرنے کے لیے ریلوے اسٹیشن اور بس اسٹینڈ پر اضافی پولیس فورس بھی تعینات ہے۔ ایس ٹی ایف نے سولور گینگ کے خلاف کارروائی کے لیے مرادآباد میں ڈیرہ ڈالا ہے۔ امتحان کی وجہ سے شہر میں ٹریفک جام رہا۔

ذات پات کی مردم شماری کا قدم سماجی اور معاشی مساوات کو فروغ دے گا: محمد احمد

ذات پات کی مردم شماری کے بغیر پسماندہ طبقات کی سماجی، سیاسی، معاشی اور تعلیمی ترقی ممکن نہیں

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) آل انڈیا تیلی مہاپنچایت اتر پردیش اور اتراکھنڈ کے انچارج محمد احمد نے کہا کہ سماجی تنظیمیں اور سیاسی جماعتیں کافی عرصے سے ذات پات کی مردم شماری کا مطالبہ کر رہی تھیں، جسے مرکزی حکومت نے قبول کر لیا اور مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے 25 جون 2025 کو اس کا اعلان کیا، لیکن ابھی تک زمین پر کوئی کارروائی شروع نہیں ہوئی، جبکہ مرکزی حکومت نے کہا تھا کہ اس کا پہلا مرحلہ اکتوبر 2020 سے شروع کرنے کی بات کہی جا رہی ہے۔ مرکزی حکومت کو جلد از جلد اس حکم پر عملدرآمد کرانا چاہیے۔ محمد احمد نے پریس کو جاری کردہ ایک بیان میں کہا کہ ذات پات کی مردم شماری سے پسماندہ اور انتہائی پسماندہ طبقات کی تعلیمی، سماجی، سیاسی اور معاشی حالت کے بارے میں وضاحت آئے گی اور حکومت زیادہ طاقت کے ساتھ ان کے لیے پالیسیاں بنا سکے گی اور اس اقدام سے سماجی اور اقتصادی مساوات کو فروغ ملے گا اور ساتھ ہی پالیسی سازی میں شفافیت کو یقینی بنایا جائے گا۔ یہ قدم سماجی اور اقتصادی مساوات کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ پالیسی سازی میں شفافیت کو یقینی بنائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ذات پات کی مردم شماری ایک ایسا عمل ہے جس میں ملک کی آبادی کی درست تعداد ان کی ذات کی بنیاد پر معلوم کی جائے گی اور نہ صرف عمر، جنس، تعلیم، روزگار اور دیگر سماجی و اقتصادی پیرامیٹرز کا ڈیٹا دستیاب ہوگا اور تعداد میں متناسب حصہ داری کو یقینی بنایا جائے گا، اتحاد کو فروغ ملے اور ذات پات کی تقسیم کو کم کیا جائے گا۔ ذات پات کی مردم شماری سماجی انصاف اور جامع ترقی کی جانب ایک انقلابی قدم ثابت ہوگی۔ ذات پات کے اعداد و شمار نہ صرف پسماندہ طبقات کی سماجی، سیاسی، معاشی اور تعلیمی ترقی میں کارگر ثابت ہوں گے بلکہ مختلف برادریوں کی سماجی و اقتصادی حالت کو بہتر طور پر سمجھنے میں بھی مدد کریں گے۔ جو بھی ذاتیں تعلیم، روزگار اور صحت کی خدمات سے زیادہ محروم ہیں۔ اس سے ان کے لیے فلاحی اسکیمیں زیادہ موثر ہوں گی۔ محمد احمد نے کہا کہ اس کے علاوہ او بی سی اور دیگر محروم طبقات کی درست آبادی کی عدم موجودگی میں ریزرویشن پالیسیوں کو نافذ کرنا اور وسائل کی مناسب تقسیم کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ منڈل کمیشن (1980) نے او بی سی کی آبادی کو 52% مانا تھا، لیکن یہ تخمینہ پرانے اعداد و شمار پر مبنی تھا۔ نئے اعداد و شمار میں او بی سی کی آبادی 70% بتائی گئی ہے، اس طرح ریزرویشن کی حد اور تقسیم کو مزید شفاف بنایا جا سکتا ہے اور ان برادریوں کی نشاندہی ہو سکے گی جو تاریخی طور پر پسماندہ ہیں۔

بڑھانہ سے پنجاب سیلاب زدگان کے لیے دو لاکھ کا ریلیف سامان روانہ

یہ ہماری انسانی اور ایمانی ذمہ داری ہے کہ ہم مشکل میں پھنسے اپنے بھائی بہنوں کے ساتھ کھڑے ہوں

دیوبند (عارف عثمانی) پنجاب میں آنے والے بھیانک سیلاب نے جہاں ہزاروں خاندانوں کو بے گھر کر دیا ہے، وہیں لاکھوں لوگ کھانے پینے اور ضروری اشیاء کی شدید قلت سے دوچار ہیں۔ اس صورتحال میں جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی کے خصوصی ہدایت پر ملک بھر کی طرح قصبہ بُڑھانہ کی مقامی یونٹ نے بھی ریلیف مہم کو تیز کر دیا ہے۔ ہفتہ کے روز قصبہ بُڑھانہ سے ایک کنٹر (ٹرک) بھر کر تقریباً دو لاکھ روپے کی مالیت کا ریلیف سامان روانہ کیا گیا۔

اس سامان میں آٹا، چاول، دالیں، تیل، چینی، چائے، بسکٹ، مصالحہ جات، صابن، سرف، ماچس، موم بتیاں، آلو، پیاز اور دیگر ضروری گھریلو اشیاء شامل ہیں۔ ریلیف سامان کو روانہ کرنے سے قبل جمعیۃ علماء ہند کی مقامی یونٹ بُڑھانہ کے ذمہ داران و کارکنان کی موجودگی میں دعا کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر مولانا عمران حسین پوری نے دعا کرائی اور اللہ تعالیٰ سے دعاء کی کہ یہ امداد متاثرہ خاندانوں کی تکالیف کم کرنے کا ذریعہ بنے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ جمعیۃ علماء ہند بڑے پیمانے پر خدمت انجام دے رہی ہے۔ اس موقع پر جمعیۃ علماء ہند کے سینئر ضلع نائب صدر و ضلع میڈیا انچارج محمد آصف قریشی بڑھانوی اور محمد نوید فریدی اپنے رفقاء کے ہمراہ ریلیف سامان لے کر پنجاب کے متاثرہ علاقے کے لیے روانہ ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہماری انسانی اور ایمانی ذمہ داری ہے کہ ہم مشکل میں پھنسے اپنے بھائی بہنوں کے ساتھ کھڑے ہوں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جمعیۃ علماء ہند کی پہچان ہمیشہ انسانی خدمت اور ملک میں بھائی چارہ کو مضبوط بنانے کی رہی ہے۔ ریلیف سامان کی تیاری اور اس کی روانگی میں بالخصوص نوید فریدی کا تعاون قابلِ ذکر رہا۔ انہوں نے نہ صرف سامان کی تیاری میں سرگرم کردار ادا کیا بلکہ ہر سطح پر اس مہم کو کامیاب بنانے میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ جمعیۃ علماء ہند بُڑھانہ یونٹ کے ذمہ داران نے کہا کہ مولانا ارشد مدنی کی رہنمائی میں جمعیۃ نے ہمیشہ ملک کی ہر آفت اور مشکل گھڑی میں راحت و انسانی خدمت کا فریضہ انجام دیا ہے۔ انہوں نے مقامی عوام سے اپیل کی کہ وہ دل کھول کر سیلاب متاثرین کی مدد کریں اور جو کچھ بھی ممکن ہو اسے اس ریلیف کام میں شامل کریں۔ ریلیف سامان روانہ کرتے وقت قصبہ اور آس پاس سے بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔ دعا کے موقع پر محمد نوید فریدی، محمد آصف قریشی، مولانا آصف اصلاحی، اشرف قریشی، شاہد قریشی، دین محمد، پرویز انصاری وغیرہ موجود رہے۔

بار کے صدر و جنرل سکریٹری نے ایڈمنسٹریٹو جج سے ملاقات کی

مقامی مسائل سے انہیں آگاہ کرتے ہوئے ان کے حل کا کیا مطالبہ

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) دی بار ایسوسی ایشن اینڈ لائبریری کے صدر اور جنرل سکریٹری نے مرادآباد کے نو تعینات ایڈمنسٹریٹو جج سے ملاقات کی اور ان کا خیر مقدم کیا اور انہیں مقامی مسائل سے واقف کروایا اور ان کے حل کا مطالبہ کیا۔ بار کے صدر آنند موہن گپتا اور جنرل سکریٹری کپل گپتا نے ایڈمنسٹریٹو جج کو بتایا کہ مرادآباد ضلع میں کئی ڈویژنل دفاتر ہیں لیکن ڈویژنل دفتر ہونے کے باوجود اینٹی کرپشن کورٹ اور مرادآباد ڈویژن کے انسداد بدعنوانی کے مقدمات کا عدالتی دائرہ اختیار بریلی ضلع میں ہے، جب کہ مرادآباد ڈویژن میں اس کا قیام بہت ضروری ہے۔ اس سلسلے میں کئی بار ایڈمنسٹریٹو جج کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جا چکی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی بتایا ہے کہ مرادآباد ضلع کے دائرہ اختیار میں سنٹرل ایکسائز ایکٹ سے متعلق معاملات کا عدالتی دائرہ اختیار فی الحال خصوصی سی جے ایم میرٹھ کے پاس ہے۔ مرادآباد ڈویژن میں ایکسپورٹ کاروبار زیادہ ہے، اور سنٹرل ایکسائز کے معاملات اس سے متعلق ہیں، جس کے لیے مرادآباد ڈویژنل علاقے کے تاجروں کو میرٹھ جانا پڑتا ہے، جو مرادآباد ہیڈکوارٹر سے تقریباً 130 کلومیٹر دور ہے۔ مرادآباد سے میرٹھ جانے کے لیے روڈ ٹرانسپورٹ کا سہارا لیا جاتا ہے، جس میں برج گھاٹ گنگا پل اور ٹول پلازہ پر ٹریفک جام رہتا ہے، کئی گھنٹے تک جام رہنے کی وجہ سے سڑکوں کی آمدورفت مکمل طور پر ٹھپ ہو جاتی ہے، اور عرضی گزاروں کو بھی شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مطالبہ کیا گیا کہ مرادآباد ڈویژن کے لوگوں کی جانب سے اور مدعیان کے مفاد میں مرادآباد ڈویژن کے ہیڈکوارٹر پر مرادآباد ضلع میں سینٹرل ایکسائز کورٹ قائم کی جائے۔ ساتھ ہی، انہوں نے کہا کہ مرادآباد ڈویژن اور ضلع ہیڈکوارٹر میں کمپنیز ایکٹ کے تحت بہت سی ایکسپورٹ یونٹ رجسٹرڈ ہیں، لیکن مرادآباد ڈویژن کے کمپنیز ایکٹ کا دائرہ اختیار لکھنؤ کی عدالتوں کے پاس ہے، اور مرادآباد اور لکھنؤ کے درمیان فاصلہ ریل کے ذریعے 330 کلومیٹر اور سڑک کے ذریعے 350 کلومیٹر سے زیادہ ہے، جس سے سفر کرنا اور عدالت تک پہنچنے میں بہت مشکل پیش آتی ہے۔ اس کے علاوہ کمپنیز ایکٹ سے متعلق مقدمات کی سماعت کے لیے مرادآباد ڈویژن کی سطح اور ضلع ہیڈکوارٹر پر عدالتیں قائم کی جائیں۔

کچے مکان کی چھت گرنے سے خاندان ملبے تلے دبا

دیوبند (عارف عثمانی) علاقہ کے گاؤں کرکلی میں اپنے گھر کے اندر سوئے ہوئے ایک خاندان پر اس کے کچے مکان کی چھت اچانک گرنے سے گھر والے ملبے تلے دب گئے۔ چیخ و پکار سن کر موقع پر پہنچے لوگوں نے ملبے تلے دبے افراد کو باہر نکالا۔ شکر ہے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ متاثرہ خاندان نے حکومت سے مستقل مکان بنانے کی اپیل کی ہے۔ کوتوالی علاقے کے گاؤں کرکلی کا رہنے والا مکٹ جمعرات کی رات اپنی بیوی سنگیتا، بیٹے ویشش، گگن اور بیٹی سواتی کے ساتھ اپنے کچے کے گھر میں سو رہا تھا۔ کئی دنوں سے جاری بارش کے باعث رات گئے کچے کے مکان کی چھت اچانک گر گئی۔ پورا خاندان ملبے تلے دب گیا۔ چھت گرنے اور چیخ و پکار کی آواز سن کر موقع پر پہنچنے والے پڑوسیوں نے بمشکل ملبے تلے دبے خاندان کے تمام افراد کو باہر نکالا۔ شکر ہے کہ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا البتہ خاندان کے تمام افراد ملبے تلے دب جانے سے زخمی ہو گئے۔ انہیں گاؤں والوں نے علاج کے لیے ایک پرائیویٹ اسپتال میں داخل کرایا ہے۔

شر پسند عناصر کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ

جمعیۃ علماء رامپور منہیاران کے عہدیداران نے نانوتہ تھانہ انچارج کو سونپا میمورنڈم

دیوبند (عارف عثمانی) نانوتہ علاقہ کے گاؤں سونا ارجن پور کے ایک شخص نے خدا کی شان میں مذہب اسلام اور مسلمانوں کو لیکر انسٹاگرام پر قابل اعتراض تبصرہ کیا جمعیۃ علماء ہند کے کارکنوں نے تحصیل صدر مفتی عارف مظاہری اور مجلس منتظمہ کے رکن مولانا شمشیر قاسمی کی قیادت میں نانوتہ تھانہ انچارج دھرمیندر کو میمورنڈم سونپا اور ملزم کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔

رجنیش رانا ولد جسپال ساکن گاؤں سونا ارجن پور نے اپنی انسٹاگرام آئی ڈی راجی رانا سے اپنی ایک ویڈیو بنا کر مذکورہ آئی ڈی پر وائرل کر دی جس میں اس نے م کے خلاف قابل اعتراض باتیں استعمال کی ہیں۔ جس کی وجہ سے معاشرے اور علاقہ میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ مذکورہ ویڈیو وائرل ہونے سے باہمی عداوت بڑھنے اور فرقہ وارانہ ماحول خراب ہونے کا پورا امکان ہے ایسے شر پسند عناصر جو ملک کی سالمیت اور آپسی بھائی چارے کو خراب کرنا چاہتے ہیں ایسے خرافاتی لوگوں کے سخت کارروائی ہونی چاہئے جمعیۃ علماء ہند کے وفد نے تھانہ انچارج دھرمیندر کو دی گئی تحریر میں علاقہ کی امن سلامتی کے لئے ایسے عناصر کے خلاف سنگین دفعات میں مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا۔ تھانہ انچارج دھرمیندر نے وفد کو یقین دلایا کہ ملزم کے خلاف سخت سے سخت قانونی کارروائی کی جائے گی علاقہ کے امن و امان کے ساتھ کھلواڑ کرنے کی کسی کو بھی اجازت نہیں دی جائے گی اس موقع پر مفتی عارف مظاہری تحصیل صدر جمعیۃ علماء تحصیل رامپور منہیاران مولانا شمشیر قاسمی رکن مجلس منتظمہ جمعیت علمائے ہند، مولانا ارشد صدر جمعیۃ علماء بلاک نانوتہ، حاجی عارف، حاجی مقیم نفیس، حاجی زندہ حسن، ذاکر فیضان انتظار وغیرہ موجود تھے۔

ضلع کانگریس کمیٹی کی ماہانہ میٹنگ میں ضلع دفتر کا تنازعہ کا معاملہ چھایا رہا

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) ضلع کانگریس کمیٹی کی ماہانہ میٹنگ میں ضلع دفتر کا تنازعہ کا معاملہ چھایا رہا۔ ضلع صدر نے تمام عہدیداروں کو اپنی ذمہ داریاں نبھانے کا مشورہ دیا۔ تمام مقررین نے متفقہ طور پر ضلع صدر کے بیان سے اتفاق کرتے ہوئے دفتر پر قابض ہونے تک جدوجہد جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ ضلع کانگریس کا ماہانہ میٹنگ عیدگاہ چوراہہ پر واقع نائب صدر عظیم قریشی کی رہائش گاہ پر گزشتہ دنوں منعقد ہوئی۔ اس دوران ضلع صدر ونود گمبر نے ضلع دفتر کے تنازعہ سے متعلق عہدیداروں کے سوالات کو حل کیا۔ ۔ پنچایتی انتخابات کے پیش نظر ضلع صدر نے تمام عہدیداروں سے بھی اپیل کی کہ وہ عہدہ کے مطابق اپنی ذمہ داریاں نبھائیں اور تنظیم کو مضبوط بنانے کے لیے سرگرم رہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلاک اور سٹی یونٹ کی سفارش کے بغیر پنچایت امیدوار کا فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔ تمام عہدیداران نے ضلع صدر کو یقین دلایا کہ وہ اس وقت تک جدوجہد جاری رکھیں گے جب تک وہ ضلعی دفتر پر قبضہ نہیں کر لیتے اور پوری ضلعی یونٹ ان کا بھرپور ساتھ دے گی۔ آخر میں عظیم قریشی نے اظہار تشکر کیا۔ میٹنگ کی صدارت ضلع صدر ونود گمبر نے کی اور نظامت ترجمان سدھیر پاٹھک نے کی۔ میٹنگ میں ضلع نائب صدر محمد عباس ایڈوکیٹ ،رضوان قریشی، سینئر ایڈوکیٹ امیر الحسن جعفری، وویک گپتا، اجے گوپال رستوگی، اشرف علی ی، وویک اگروال، شوکت، منیر ترکئی، صادق صدیقی، بھینکر سنگھ بودھ، صبا سیفی، سی پی سنگھ، صفدر نیازی، دانش قریشی، ترون گپتا، گورو سنگھ، مستقیم سیفی اور تمام بلاک اور سٹی یونٹ کے عہدیداران نے شرکت کی۔

دیوبند کی اے اے ایجوکیشنل سوسائٹی نے پنجاب سیلاب زدگان کو امداد بھیجی

دیوبند (عارف عثمانی) پنجاب میں آنے والے زبردست سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی مدد کے لئے ہر مذہب ذات اور برادری کے لوگ آگے آ رہے ہیں، دیوبند اور آس پاس کی علاقائی تنظیموں نے پنجاب میں سیلاب متاثرین کے لئے امداد روانہ کی ہے، دیوبند کی سماجی تنظیم اے اے ایجوکیشنل سوسائٹی کی جانب سے پنجاب کے سیلاب متاثرین کو بڑی مقدار میں امدادی اشیاء روانہ کرنے کا کام کیا، سوسائٹی کے چیئرمین فاروق نمبردار نے بتایا کہ پنجاب میں آنے والے قدرتی آفات نے سب کو جھنجوڑ کر رکھ دیا ہے، ایسے میں ہمارا فرض بنتا ہے کہ سیلاب متاثرین دل کھول کر مدد کی جائے، سماجی اور مذہبی تنظیموں کے علاوہ سبھی باحیثیت افراد کو پنجاب کے ضرورتمند لوگوں کی ہر ممکنہ مدد کے لئے دل کھول کر حصہ لینا چاہئے، فاروق نمبردار نے بتایا کہ ان کی تنظیم کی جانب سے فوڈ پیک کے علاوہ دیگر ضروری سامان پنجاب بھیجا جا رہا ہے، انہوں نے کہا کہ آئندہ بھی اس طرح کی امداد روانہ کی جائے گی۔ وہیں دوسری جانب گرودوارہ صاحب پنیالی قاسم پور کے سیوادار بابا رنجیت سنگھ نے بتایا کہ سیلاب کی وجہ سے صوبہ پنجاب کو بہت زیادہ نقصانات کا سامنا کرنا پڑا ہے، انہوں نے بتایا کہ گردو دوارہ صاحب کی جانب سے پنجاب کے سیلاب زدگان کی بھرپور مدد کرنے کی اپیل کی گئی تھی، جس کے بعد شہر گاؤں گاؤں سے امداد جمع کر کے پنجاب کے سیلاب متاثرین کو ضروری اشیاء مہیا کرائی جا رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مختلف دیہی علاقوں سے بڑی مقدار میں امدادی سامان ان کے پاس پہنچا ہے، جس کو بہت جلد سیلاب متاثرین تک پہنچا دیا جائیگا۔

مولانا سید محمد علی حیدر نقوی کی مجلس سوئم آج

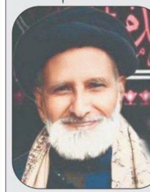

لکھنؤ: مولانا سید محمد علی حیدر نقوی مرحوم کی مجلس سوئم آج 7 ستمبر کو صبح 10 بجے امام بارہ غفران مآب چوک لکھنؤ میں منعقد ہوگی جس کو حجۃ الاسلام مولانا سید رضا حسین صاحب قبلہ خطاب کریں گے، مومنین سے شرکت کی گذارش ہے۔زنانی مجلس مولانا کے شریعت کدہ پر دن میں 1 بجے منعقد ہوگی۔

اسلام پوری دنیا میں اخلاق سے پھیلا، تلوار سے نہیں: عامر رشید

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): رہبر کبیر آیت اللہ روح اللہ الموسوی خمینیؒ فرماتے ہیں کہ اگر سنی حضرات عید میلادالنبی 12 ربیع الاول کو مناتے ہیں، شیعہ حضرات 17 ربیع الاول کو جشن ولادت حضرت محمد مصطفیٰؐ مناتے ہیں، ہمیں چاہیے ان پانچ دنوں میں ہفتہ وحدت یعنی ہفتہ اتحاد منائیں۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے شرکت کرنے والے لوگوں کو بتایا گیا کہ ہفتہ وحدت کیا ہے، ہفتہ وحدت کی ضرورت کیا ہے اور ہفتہ وحدت سے دشمن کو کیا نقصان ہے اس مقصد کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے داراشکوہ فاؤنڈیشن کی جانب سے جشن عید میلادالنبیؐ پر جلوسِ محمدی کے لیے ایک مٹھائی تقسیم کیمپ کا انعقاد کیلانگر چوراہے پر کیا گیا۔ اس موقع پر عشاق سرکار دو جہاں ص سے خطاب کرتے ہوئے صدر عامر رشید نے کہا کہ مذہب، مسلک اور تمام مذاہب میں باہمی اتحاد قائم ہونی چاہیے۔ اس کی اہم ضرورت پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ سب کے ساتھ میل جول سے رہنا ہماری تہذیب و ثقافت کی خاص پہچان رہی ہے اور ہمیں اسے ہمیشہ قائم رکھنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ پوری دنیا میں اسلام امن، سلامتی اور خدمت خلق کے ذریعے پھیلا ہے، تلوار سے نہیں۔ انہوں نے کہا کہ تلوار سے دشمن کو ختم کیا جا سکتا ہے مگر دشمنی کو نہیں، دشمنی صرف محبت سے ختم ہو سکتی ہے اور اس سے بھائی چارہ بھی قائم ہوتا ہے۔ نائب صدر تنویر رشید نے ملک میں امن و امان، اتحاد اور اتفاق پر زور دیتے ہوئے کہا کہ عوام سے اپیل ہے کہ ملک میں امن و امان اور بھائی چارہ قائم رکھیں۔ محمد کامران نے کہا کہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ لوگ تہذیب کے ساتھ ایک دوسرے کا حق پہچان سکیں۔ مولانا نوشاد عالم چشتی نے میلادالنبیؐ پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ جشنِ عید میلاد منانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور اس عید کو اتحاد کے طور پر منانا مقصود ہونا چاہیے۔

پروگرام کے آخر میں سید جمال احمد صاحب نے ملک میں امن و سکون، خوشحالی اور بھائی چارگی پر زور دیتے ہوئے ملک کی ترقی، پنجاب کے متاثرین کے لیے دعا اور تعاون کی اپیل بھی کی۔ دارا شکوہ فاؤنڈیشن کے صدر محمد عامر رشید نے پروگرام میں شریک تمام افراد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ملک کے موجودہ حالات پر بات رکھی اور ہندو مسلم یکجہتی پر زور دیتے ہوئے ہندوؤں سے دوستانہ تعلقات اور محبت بڑھانے کی اپیل کی جسے تمام شرکاء نے سراہا اور وقت کی ضرورت بھی قرار دیا۔ پروگرام میں عظیم الدین، آر۔این۔سنگھ، ڈاکٹر ایم۔یو۔خان، سلمان، فراز ولی، پرمود کمار، علیم وارثی، عباس صاحبان کا خصوصی تعاون رہا۔

اردو ادب میں جاں نثار اختر کی خدمات گراں قدر اور نمایاں ہیں: ڈاکٹر عمار رضوی

'جاں نثار اختر کے ادبی کارہائے نمایاں' موضوع پر سیمینار کا انعقاد

لکھنؤ: مسلم انٹلیکچولس سوسائٹی کے زیر اہتمام اتر پردیش اردو اکادمی کے اشتراک سے 'جاں نثار اختر کے ادبی کارہائے نمایاں' موضوع پر سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں ادبی اور سماجی شخصیات نے جاں نثار اختر کی ادبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے گراں قدر خیالات کا اظہار کیا۔ یوپی پریس کلب، حضرت گنج لکھنؤ میں منعقد اس سیمینار میں اتر پردیش کے سابق کار گزار وزیراعلیٰ ڈاکٹر عمار رضوی نے اپنے صدارتی کلمات میں کہا کہ اردو ادب میں جاں نثار اختر کی خدمات گراں قدر اور نمایاں ہیں۔ میری ان سے ملاقات ممبئی میں ایک خصوصی پروگرام کے درمیان ہوئی تھی تو انہوں نے کہا کہ میرا بھی آبائی وطن خیرآباد ہے۔ ہم اور آپ دونوں کا تعلق وہاں کی مٹی سے ہے اور آبائی وطن کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ عمار صاحب آپ باہر کہیں بھی رہیے لیکن اپنے آبائی وطن کی یادیں ستاتے رہتی ہیں۔ سیمینار میں اپنے افتتاحی کلمات میں ہندی اردو ساہتیہ ایوارڈ کمیٹی کے چیئرمین سید اطہر نبی ایڈوکیٹ نے معروف و مشہور زمانہ شاعر اور ادیب جاں نثار اختر سے اپنے دیرینہ تعلقات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جاں نثار اختر ایک بے مثال شاعر، وفادار دوست، دردمند انسان اور باکمال طور پر مشہور نغمہ نگار تھے۔ سیمینار میں جسٹس بی ڈی نقوی نے جاں نثار اختر کی ادبی اور شاعرانہ خصوصیات کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ معروف ہومیو پیتھک معالج

ڈاکٹر امنگ کھنہ نے قومی یک جہتی کی اہمیت پر زور دیا۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز ابوالحسن کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پروگرام کی شروعات میں ڈاکٹر عمار نگرامی، احمد اویس نگرامی، ناوید احمد، نجم صدیقی اور ڈاکٹر محمد ادریس نے مہمانان کی خدمت میں گلدستہ پیش کر کے ان کا استقبال کیا۔ اس موقع پر معروف عالم دین مولانا ذکی نور عظیم ندوی کو دینی اور ملی اور مرتضیٰ علی صدیقی کو ان کی سماجی خدمات کے اعتراف میں ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔

پروگرام کے نظامت مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے لائبریری انچارج ڈاکٹر مسیح الدین خان نے بے حد مؤثر انداز میں کی۔ انہوں نے متعلقہ موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ جاں نثار اختر اردو کے ترقی پسند شعراء میں ممتاز درجہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنی شخصیت کی امتیازی صفات اور شاعری کی انفرادی خصوصیات سے اپنی ایک علیحدہ پہچان بنائی، اور اردو شاعری میں ایک خاص مقام حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ نئی نسل پر بھی اپنے اثرات چھوڑے ہیں۔ ممتاز پی جی کالج کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر یاسر انصاری نے کہا کہ جاں نثار اختر کی شاعری خاص کر غزلوں میں کلاسیکی اور روایتی انداز کا جدیدیت کے ساتھ حسین امتزاج ملتا ہے۔ سیمینار میں 'عشق، درد اور سماجی شعور کا ترجمان شاعر: جاں نثار اختر' کے عنوان سے شعبۂ اردو لکھنؤ یونیورسٹی کی ریسرچ اسکالر صائمہ انصاری نے مقالہ پیش کیا۔ سیمینار کے کنوینر ڈاکٹر عمار انیس نگرامی نے اس موقع پر سیمینار کے کامیاب انعقاد کے لیے اتر پردیش اردو اکادمی کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں بھاشا و بھاگ اتر ردیش کے پرنسپل سکریٹری آلوک کمار اور اتر پردیش اردو اکادمی کے سکریٹری شوکت علی کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر شہر لکھنؤ اور اطراف کی معروف و معزز شخصیات میں اتر پردیش کے سابق ایم ایل سی سید سراج مہدی، اقلیتی کمیشن کے سابق چیئرمین انصرام علی سمیت سید بلال نورانی، سید آصف رضوی، حمید اقبال ڈاکٹر منصور حسن، حسن کاظمی، نیر عمر، قدرت اللہ، شہریار جلال پوری، مولانا قمرالزماں ندوی، غلام عباس ہلوری، شہانہ سلمان عباسی، تبسم قدوائی، ڈاکٹر ثروت تقی، سعید ہاشمی، سید اعزاز حسین، ڈاکٹر منتظر قائمی، نور عالم، عبیداللہ ناصر، قدرت اللہ، ڈاکٹر آل احمد، حمام وحید، سینئر صحافی مقصودالحسن، عبدالوحید صدیقی، فہیم صدیقی وغیرہ اس سیمینار میں شامل رہے۔ آخر میں ڈاکٹر محمد ادریس نے تمام مہمانان اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

جیلانی خاں کے انتقال پر تعزیتی جلسے

لکھنؤ: روزنامہ انقلاب کے اڈیٹر جیلانی خاں کے انتقال پر ایک تعزیتی جلسہ ارم ایجوکیشنل سوسائٹی کے آڈیٹوریم واقع سی بلاک اندرانگر میں سوسائٹی کے منیجر ڈاکٹر خواجہ بزمی یونس کی صدارت میں ہوا۔ جس میں جیلانی خاں کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ تعزیتی جلسہ میں مرحوم کے اوصاف حمیدہ پر روشنی ڈالی گئی۔ جلسہ میں ارم ایجوکیشنل سوسائٹی کے ڈائرکٹر انجینئر خواجہ فیضی یونس نے کہا کہ ان کے انتقال کی خبر ملتے ہی سماجی سیاسی و صحافتی حلقوں میں غم کی لہر پھیل گئی تھی۔ انھوں نے کہا کہ مرحوم جیلانی خاں بہت سادہ مزاج انسان تھے وہ صحافی ہونے کے باوجود سادہ زندگی جینے کے آدمی تھے ان کا انداز گفتگو بھی سادہ ہوتا تھا۔ تعزیتی جلسہ میں، ارم ڈگری کالج گروپ کے ڈائریکٹرس ڈاکٹر خواجہ بزمی یونس، خواجہ فیضی یونس، خواجہ سیفی یونس، مسز سحر سلطان، ڈاکٹر سیما خان اور ڈاکٹر طارق حسین نے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے جیلانی خاں کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا۔ اس موقع پر کالج کے اساتذہ و دیگر ملازمین بھی موجود تھے۔

سینئر صحافی جیلانی خان علیگ کے انتقال پر تعلیمی و سماجی بیداری فورم کے ڈائریکٹر پروفیسر ذکی نور عظیم ندوی نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جیلانی خان سنجیدہ اوصاف کے حامل اور باوقار شخصیت کے مالک تھے۔ ان کے قلم میں روانی اور تحریروں میں دل نشینی پائی جاتی تھی، ان کے مضامین ہمیشہ علمی و صحافتی حلقوں میں پذیرائی حاصل کرتے رہے۔ پروفیسر ذکی نور عظیم ندوی نے کہا کہ ان کا انتقال صحافت کے لیے ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہے جس کی کمی دیر تک محسوس کی جاتی رہے گی۔

پیغمبر اسلام کے وفادار بنیں: قاری انس

چلماں پور میں عید میلادالنبی پر محفل منعقد

گورکھپور، نیو کالونی چلماں پور میں عید میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر محفل کا انعقاد کیا گیا، تلاوت قرآن پاک حافظ رحمت علی نظامی اور نعت پاک صدام حسین نے پیش کی۔ خصوصی مقرر قاری محمد انس رضوی نے کہا کہ جب تک ہم خود کو نہیں بدلیں گے ہمارے حالات نہیں بدلیں گے، اس لیے ہمیں اپنے آپ کو روشنی کے عظیم مرکز یعنی پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس سے جوڑنا ہوگا، ہمیں صحابہ کرام والا دینی جذبہ پیدا کرنا ہوگا، قرآن پاک اور سنتوں پر مکمل عمل کرنا ہوگا، علم حاصل کرنا ہوگا، برائیوں سے خود کو دور کرنا ہوگا، دوسروں کے دکھ درد میں شریک ہونا پڑے گا، غرض کہ ہمیں تمام سنتوں پر عمل درآمد کرنا ہوگا اور فرائض و واجبات کو وقت پر ادا کرنا ہوگا، تب ہی ہمارا مستقبل روشن اور آخرت بہتر ہو سکے گی۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پوری دنیا کے لیے آئیڈیل ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ساری دنیا کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے، ان کا ہر پیغام ساری دنیا والوں کے لیے واجب العمل ہے، پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کردار و اخلاق سے سب کا دل جیتا، لوگوں کو بہترین اخلاق و محبت کا پیغام دیا، مسلمانوں کے لیے

پیغمبر اسلام کے طریقوں پر عمل کرنا ضروری ہے، ہم پر لازم ہے کہ ہم پیغمبر اسلام کے وفادار رہیں، صرف نام سے نہیں بلکہ عمل و کردار سے بھی مسلمان بنیں، ہر برائی چھوڑ دیں نیکیوں کو اپنائیں، اپنے بچوں کو ہر حال میں پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت و کردار کے بارے میں بتائیں۔ آخر میں درود و سلام پڑھ کر ملک کی ترقی، امن، محبت اور بھائی چارے کے لیے دعا کی گئی، مصفل میں عبدالاحد، سلمان، پپو، عمران، فیض، اوصاف، خالد، سمیر، سونو سمیت ڈھیروں عقیدت مندوں نے شرکت کی۔

ٹیلے والی مسجد میں جشن عید میلادالنبیؐ منایا گیا

لکھنؤ: الحاج سیّد شاہ وارث حسن میموریل سوسائٹی کے زیرِ اہتمام جامع مسجد شاہی ٹیلہ شاہ پیر محمد صاحب ٹیلے والی مسجد میں 12 ربیع الاوّل کے موقع پر محبوب کبریا آقائے نامدار محمد مصطفیٰؐ کی دنیا میں تشریف آوری کے موقع پر جشن عید میلادالنبیؐ عظیم الشان پیانے پر منایا گیا۔ سرپرستی مولانا قاری سیّد شاہ فضل المنان رحمانی نے کی۔ اس موقع پر جلسہ سیرت النبیؐ و سیرت صحابہؓ و آل انڈیا مشاعرۂ نعت و مدحِ صحابہؓ کا انعقاد شاندار پیانے پر ہوا۔ جلسۂ سیرت النبیؐ میں مقرر جانشینِ ضیغمِ اسلام حضرت مولانا عبدالعلی فاروقی اور مولانا جہانگیر عالم قاسمی تھے۔ آل انڈیا نعت و مدحِ صحابہؓ اور جلسے کی نظامت معروف شاعر رفعت شیدا صدیقی نے کی۔ جن شعرائے کرام نے بارگاہ رسالت مآب میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ ان میں معروف و ممتاز عالمی شاعر جناب ڈاکٹر ماجد دیوبندی کے علاوہ محمد فاروق جاذب لکھنوی، رفعت شیدا صدیقی، عثمان مینائی، محمد علی ساحل، ڈاکٹر سنجے مشرا شوق، ڈاکٹر مخمور کاکوروی، رحمت لکھنوی، وقار کاشف، یقین فیض آبادی، معید رہبر، حامد لکھنوی، اعظم صدیقی، ڈاکٹر مہدی حسن فہمی، خلیل اختر، سلیم تابش، عقیل غازی پوری، اسلم صید نپوری، شمشیر عالم صاحب پوری، نصیر احمد نصیر، مسعود احمد فہمی اور سیّد شاہ قاری امتیاز حسن ان سبھی شعرائے کرام نے بارگاہ رسالت مآب میں نذرانۂ خلوص پیش کیا۔ گذشتہ شب مسجد میں شاندار چراغاں کیا گیا تھا، جامع مسجد کے لان پر ایک عظیم الشان جگ مگ، جگ مگ وسیع و عریض واٹر پروف پنڈال میں بلاشبہ ہزاروں بندگانِ خدا نے بلا تفریق مذہب و ملّت شرکت کی۔ مہمانِ خصوصی ڈاکٹر اجے رائے جی سینئر کانگریسی لیڈر اور سپا کے سینئر لیڈر روی داس مہروترہ جی کے علاوہ ڈاکٹر عمار نگرامی، مولانا سبطین نوری صاحب، امیر حیدر صاحب، جاوید فاروقی صاحب، محمد صحراب صاحب، ابوذر غفاری وغیرہ حضرات نے شرکت کی۔ آخر میں مولانا قاری سیّد شاہ فضل المنان رحمانی کی دعا پر تقریب کا اختتام ہوا۔

نبی کریمؐ کی تعلیمات میں ہی معاشرتی فلاح کا راز ہے: مفتی سلمان قاسمی

جامعہ رحمانیہ زینت القرآن رامپور کٹرہ میں جلسہ سیرت النبیؐ و اصلاح معاشرہ کا انعقاد

بارہ بنکی: ربیع الاوّل یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں انسانیت کے لیے سب سے عظیم نعمت حضرت محمدؐ کی ولادت باسعادت ہوئی یہ مہینہ محض جشن کا مہینہ نہیں بلکہ یہ ایک پیغام ہے صبر، محبت، اخوت، عدل اور انسانیت کا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس مقدس مہینے کی مناسبت سے اپنی زندگیوں کا جائزہ لیں اور نبی کریمؐ کے اسوہ حسنہ کو اپنانے کا عہد کریں مذکورہ خیالات کا اظہار مفتی محمد سلمان قاسمی زیدپوری بانی و مہتمم جامعہ اسلامیہ نورالایمان فیض آباد نے جامعہ رحمانیہ زینت القرآن رامپور کٹرہ کی جانب سے تاڑ والی مسجد میں منعقد جلسہ سیرت النبیؐ و اصلاح معاشرہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ معاشرے میں اصلاح کا عمل تبھی کامیاب ہوتا ہوگا جب ہم دوسروں کی کمزوریوں پر پردہ ڈال کر انہیں بہتر بنانے کی کوشش کریں گے لیکن آج ہمارا معاشرہ اس نبوی اصول سے کوسوں دور جا چکا ہے، ہم دوسروں کی کوتاہیوں اور خامیوں کو بے نقاب کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی دوڑ میں مصروف ہیں جبکہ اسلام نے نہ صرف عیب چھپانے کو نیکی قرار دیا ہے بلکہ اسے قیامت کے دن نجات کا ذریعہ بھی بتایا ہے۔ نبی کریمؐ کا ارشاد ہے جو شخص کسی مسلمان کا دنیا میں عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں کو چھپائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج ہم یہ عہد کریں کہ اپنی زندگی کو سیرتِ نبویؐ کے مطابق گزاریں گے اور اپنے بچوں کو زیورِ تعلیم سے ضرور آراستہ کریں گے

تاکہ ایک باوقار، بااخلاق اور باشعور معاشرہ تشکیل پا سکے۔ قبل ازیں جلسہ کا آغاز قاری محمد مدثر دریابادی کی تلاوت اور عمر عبد اللہ بارہ بنکوی و وسیم رامپوری کی نعت و منقبت سے ہوا جبکہ نظامت کے فرائض مفتی مصباح الرحمٰن قاسمی نے انجام دئے۔ اس موقع پر مولانا اختر قاسمی سعادت گنج، حافظ عبد الحق، حافظ رضوان، حافظ عامر سمیت دیگر لوگ موجود تھے۔ جلسہ کا اختتام مفتی سلمان قاسمی کی دعا پر ہوا۔ آخر میں جامعہ کے ناظم مولانا مسیح الرحمٰن مظاہری نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

سیلاب متاثرہ لوگوں میں کھانے پینے کی اشیاء تقسیم

سیتا پور: لہار پور تحصیل کے علاقے میں سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کو فوری امدادی سامان اور امداد فراہم کرنے کیلئے حکومت کی طرف سے دی گئی ہدایات کے مطابق ضلعی انتظامیہ فوری طور پر سیلاب زدہ علاقوں میں کام کارروائی کر رہی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ سیتاپور کی ہدایت پر محکمہ ریونیو، پولس انتظامیہ، محکمہ صحت اور دیگر متعلقہ محکموں کی ٹیمیں راحت کے کاموں میں سرگرم ہیں۔ حکومت کی جانب سے متاثرہ خاندانوں کو امداد فراہم کی گئی ہے۔ سیلاب سے متاثرہ ہر خاندان میں کھانے پینے کی اشیاء (چاول، آٹا، دالیں، نمک، تیل، آلو، ماچس، موم بتیاں وغیرہ) تقسیم کی جا رہی ہیں۔

توحید و سنت کی پیروی سے ہی دنیا و آخرت کی کامیابی: آفتاب عالم ندوی

خیرآباد: (پریس ریلیز) گڑپلیا گاؤں خیرآباد میں منعقدہ جلسہ سیرت النبیؐ کی صدارت کرتے ہوئے مولانا مفتی آفتاب عالم ندوی خیرآبادی، مبلغ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے اپنے خطاب میں کہا کہ دنیا و آخرت کی حقیقی کامیابی اسی وقت مل سکتی ہے جب ہم اپنی زندگی کو سنت نبویؐ کے مطابق ڈھالیں اور خالص توحید پر قائم رہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اکرمؐ کی بعثت سے قبل جہالت کا اندھیرا چھایا ہوا تھا، انسانی حقوق پامال ہو رہے تھے اور ظلم و ستم عام تھا۔ ایسے وقت میں حضورؐ کی تشریف آوری سے دنیا کو انصاف، مساوات اور رشتوں کے حقوق ملے۔ مفتی آفتاب عالم ندوی نے کہا کہ آج بھی بلکہ تا قیامت انسانیت کی بھلائی کا واحد راستہ یہی ہے کہ ہم اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگی کو سنت نبویؐ کے سانچے میں ڈھالیں۔ اس موقع پر جلسہ کی نظامت مولانا محمد عاصم قاسمی نے کی، کنوینر جلسہ حافظ قاری خورشید نے تلاوت قرآن کریم پیش کی اور نعتیہ کلام حافظ محمد وسیم نے سنایا۔ جلسہ میں حافظ محمد شاداب، بلیق احمد خاں، حافظ محمد ہاشم، سعید احمد اور مطلوب سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اختتام پر مفتی آفتاب عالم ندوی نے اجتماعی دعا کی۔

شاہجہانپور شہر میں سیلابی پانی داخل، کئی کالونیاں زیر آب

شاہجہاں پور: پہاڑوں میں موسلا دھار بارش اور دونی ڈیم سے لاکھوں کیوسک پانی چھوڑنے سے شاہجہاں پور زیر آب آ گیا ہے۔ شاہجہاں پور شہر کی گڑھ اور کھنوٹ ندیاں تیز ہو رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے دریا کے آس پاس کی کالونیاں زیر آب آ گئی ہیں۔ گھروں میں پانی بھر جانے سے ہزاروں لوگ گھروں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ تاہم لوگ ضلعی انتظامیہ کے ناقص انتظامات سے ناراض ہیں۔ وہیں ضلع انتظامیہ کا کہنا ہے کہ سیلاب کی صورتحال مزید خراب ہوگی۔ اس وقت سیلاب سے ہزاروں لوگ متاثر ہو رہے ہیں۔ درحقیقت، شاہجہاں پور میں پانچ بڑے دریا، یعنی گنگا، رام گنگا، کھنوٹ، بہگل اور گڑھ میں تیزی ہے۔ شہر کے دونوں طرف گرہ اور کھنوٹ ندیاں بہتی ہیں۔ دونی ڈیم سے بڑی مقدار میں پانی چھوڑنے کے بعد دونوں دریا خطرے کے نشان سے تجاوز کر گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے پانی تیزی سے دریا کے گرد بنی کالونی میں داخل ہو رہا ہے۔ سیلابی پانی کی رفتار اتنی تیز ہے کہ چند گھنٹوں میں کالونی میں چار سے پانچ فٹ پانی داخل ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہزاروں لوگ گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے ہیں۔ تاہم ضلع انتظامیہ نے اعلان کرتے ہوئے لوگوں سے محفوظ مقام پر جانے کی اپیل کی تھی۔ لیکن پانی کی رفتار اتنی تیز تھی کہ لوگوں کو باہر نکلنے کا موقع نہیں ملا۔ آج ان گلیوں میں کشتیاں چل رہی ہیں جہاں لوگ

چلتے تھے۔ اس وقت لوگ حکومتی مدد کے منتظر ہیں۔ وہیں ضلع انتظامیہ کا کہنا ہے کہ سیلاب کی صورتحال مزید خراب ہو سکتی ہے۔ ضلعی انتظامیہ مسلسل لوگوں سے محفوظ مقام پر جانے کی اپیل کر رہی ہے۔ ہفتہ کو دہلی لکھنؤ اسٹیٹ ہائی وے پر پانی بہنے لگا۔ پانی کے تیز بہاؤ کے باعث پانی سٹیٹ ہائی وے کے قریب بنی کالونی میں داخل ہو گیا جس کی وجہ سے کالونی میں رہنے والوں کو مشکلات کا سامنا ہے۔

کھیل کے میدان بچوں کی نشو ونما کے لئے دنیا کے بہترین اسکول ہیں

بہرائچ (نامہ نگار) کھیل کے میدان جسمانی اور ذہنی صحت، سماجی مہارت، ٹیم ورک اور بچوں کی مجموعی نشو و نما کے لیے دنیا کے بہترین اسکول ہیں۔ علم تو تعلیمی اداروں اور کتابوں کی مدد سے حاصل کیا جا سکتا ہے، لیکن کھیل کے میدان ٹیم جذبے کے ساتھ کام کرتے ہوئے، تخیل کا استعمال کرتے ہوئے اپنی حدود کو چیلنج کرنے کے لیے کسی مقصد کے حصول کے لیے موزوں ترین جگہیں ہیں۔ کھیل کے میدان بچوں کو متحرک رہنے، صحت مند عادات پیدا کرنے، زندگی کے حوالے سے مثبت رویہ اور ہارنے کے بعد بھی ہمت نہ ہارنے کے جذبے کے ساتھ آگے بڑھنے میں مدد دیتے ہیں جو کہ کتاب پڑھنے سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اس کے لیے ہمیں کھیل کے میدان میں آنا ہوگا۔

کھیل کے میدانوں کی اہمیت کو قبول کرتے ہوئے خواہش مند بلاک کی گرام پنچایت سنگھ پور نے منریگا اسکیم کی مدد سے گاؤں کے نوجوانوں اور بچوں کے لیے گاؤں کے آنگن میں ایک شاندار کھیل کا میدان تیار کیا اور اس بات کو یقینی بنایا کہ کسی کو کھیلنے کے لیے گاؤں سے باہر نہ جانا پڑے۔ گاؤں کے ہونہار نوجوان کھیل کے میدان نہ ہونے کی وجہ سے مایوس نہیں ہوں گے، اب انہیں کھیلوں کی تربیت کے لیے شہر سے ہجرت نہیں کرنی پڑے گی جو کہ مالی طور پر بھی مشکل تھا۔ گاؤں میں کھیل کے میدانوں کی ترقی کے ساتھ، نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو اپنے ہنر کی مشق کرنے اور ضلع، ڈویژن، ریاست، قومی اور بین الاقوامی سطح پر ضلع کا نام روشن کرنے کا موقع ملے گا، جس سے دوسرے بچوں کو بھی حوصلہ ملے گا۔

منریگا کھیل کے میدان کا افتتاح ایریا پنچایت پرمکھ اجیت پرتاپ سنگھ، بی ڈی او سندیپ سنگھ اور ایڈیشنل پروگرام آفیسر (ایم جی این آر ای جی اے) پرمود کمار یادو نے 15 اگست 2023 کو مشترکہ طور پر کیا تھا۔ جبکہ منریگا اسکیم کے تحت بنائے گئے کھیل کے میدان نے تعمیر اور دیکھ بھال کی وجہ سے لوگوں کو روزگار کے مواقع فراہم کئے۔ گاؤں میں اور مقامی لوگوں کے لیے آمدنی کے نئے مواقع پیدا کرنا۔ گرام پنچایت سنگھ پور میں تعمیر کیا گیا کھیل کا میدان ضلع کی دیگر گرام پنچایتوں کے لیے ایک ماڈل بن گیا ہے۔ خود خواہش مند بلاک حضور پور میں 04 دیگر مقامات پر کھیل کے میدانوں کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور دیگر گرام پنچایتوں میں کھیل کے میدانوں کی نشاندہی کی جا رہی ہے۔

ڈی ایم اور پولیس سپرنٹنڈنٹ نے نوتعمیر شدہ پولیس چوکی کا کیا افتتاح

بہرائچ: (نامہ نگار) ضلع مجسٹریٹ اکشے ترپاٹھی اور پولیس سپرنٹنڈنٹ رامنائن سنگھ نے پولیس اسٹیشن پیاگ پور علاقہ کے تحت بابھنیاوان میں نوتعمیر شدہ پولیس چوکی کا افتتاح علاقائی معززین کی موجودگی میں مناسب رسومات کے ساتھ پوجا کر کے اور عوامی تعاون سے ایک بچے کے ذریعہ ربن کاٹ کر کیا۔ افتتاح کے موقع پر ضلع مجسٹریٹ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ نے کہا کہ نئی پولیس چوکی مقامی لوگوں کی حفاظت اور خدمت کے لیے ایک اہم قدم ہے۔ چوکی کی تعمیر سے علاقے میں سیکورٹی قائم کی جائے گی اور ایمرجنسی کی صورت میں لوگ قریبی پولیس چوکی سے مدد حاصل کر سکیں گے۔ چوکی کی تعمیر سے جرائم کی روک تھام میں بھی پولیس چوکی کا کردار

اہم ہوگا۔ ڈی ایم نے کہا کہ علاقے میں امن و امان میں بہتری کے ساتھ علاقے کی ترقی بھی بہتر ہوگی۔ پروگرام کو ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی رامانند کشواہا، سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پیاگ پور اشونی کمار پانڈے، پولیس سرکل آفیسر پیاگ پور راج سنگھ، بلاک پرمکھ کے نمائندے سے پرساد مشرا نے بھی خطاب کیا۔ پروگرام کی نظامت پوسٹ انچارج شیوم کمار ترپاٹھی نے کی۔ اس موقع پر تھانہ انچارج پیاگ پور کرونا کر پانڈے، پولیس فورس کے دیگر افسران/ملازمین، ہیڈ ملاوان شراون دویدی، بی آر سی راجیش مشرا کے ساتھ علاقائی عوامی نمائندے، اشرافیہ کے لوگ اور بڑی تعداد میں گاؤں کے لوگ موجود تھے۔

گنگا ندی میں ڈوبنے سے تین بچوں کی موت

پریاگ راج: (یو این آئی) اتر پردیش میں پریاگ راج کے پورہ مفتی تھانہ علاقہ میں گنگا میں نہانے گئے دو نوعمر لڑکے اور ایک بچہ ہفتہ کو ڈوب کر ہلاک ہو گئے جس کی اطلاع وہاں موجود لوگوں نے پولیس کو دی۔ اطلاع ملنے پر پورہ مفتی اور دھوم گنج پولیس موقع پر پہنچ گئی اور غوطہ خوروں کی مدد سے لاشوں کو نکالنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہنے والی کوششوں کے بعد ایک بچے اور ایک نوعمر کی لاشیں نکال لی گئی ہیں۔

نبیؐ سے محبت ایمان کی بنیاد ہے: مولانا بلال نعمانی

لکھنؤ: معہد النعمانی للبنین (نعمانی انسٹی ٹیوٹ فار بوائز) کے زیر اہتمام منعقدہ 12 روزہ سیرت النبی آن لائن لیکچر سیریز میں 'بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر' عنوان پر مولانا بلال نعمانی ندوی نے خطاب کرتے ہوئے بتایا نبی اکرم کی سیرت طیبہ انسانیت کے لیے ایک مکمل اور جامع نمونہ ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم کو ایک ایسے آئیڈیل کے طور پر مبعوث فرمایا ہے، جن کی زندگی ہر پہلو سے ہمارے لیے رہنمائی کا سرچشمہ ہے۔ مولانا بلال نعمانی ندوی نے اپنے خطاب میں کہا کہ نبی اکرم کی ذات اقدس میں ہر حیثیت سے کمال موجود ہے۔ وہ ایک مثالی باپ تھے، ایک بہترین شوہر، ایک سچے دوست اور راز دار، ایک منصف حاکم اور ایک عظیم رہنما تھے۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ، خواہ وہ خاندانی زندگی ہو یا سماجی، عسکری ہو یا سیاسی، مکمل اور بھرپور ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں جتنی بھی عظیم شخصیات گزری ہیں، ان کی زندگیوں میں کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی کمی یا ادھوراپن موجود رہا ہے، چاہے وہ شاعر ہوں، سلطان ہوں، دانشور حضرات ہوں یا سائنسدان۔ ان کے اپنے قریبی ساتھیوں اور چاہنے والوں نے بھی یہ تسلیم کیا کہ وہ کچھ ادھورے کام چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ اس کے برعکس، نبی اکرم کی زندگی ایک مکمل نمونہ ہے، جو ہر اعتبار سے مکمل اور قابلِ

فلسطینیوں کی جبری نقل مکانی کو رضا کارانہ قرار دینا 'بکواس' ہے: مصر

جنگ بندی اور یرغمالیوں کی رہائی کے لیے اسرائیل امریکی ایلچی وٹکوف کی تجویز قبول کرے: مصری وزیر خارجہ

قاہرہ: مصری وزیر خارجہ بدر عبدالعاطی نے ہفتے کو کہا ہے کہ فلسطینیوں کی جبری نقل مکانی کو 'رضا کارانہ' قرار دینا 'بکواس' ہے۔ انہوں نے اسرائیل سے مطالبہ کیا کہ وہ امریکی ایلچی وٹکوف کی تجویز قبول کرلے تاکہ غزہ میں جنگ بندی ہو اور یرغمالیوں کی رہائی ہوجائے۔

بدر عبدالعاطی نے کہا ہے کہ ہم نے کہا ہے کہ جبری نقل مکانی کا معاملہ اردن، مصر اور عرب ممالک کے لیے ریڈ لائن ہے اور اسے کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اگر انسانی وجہ سے بھوک پیدا کی جارہی ہے تاکہ آبادی کو ان کی زمین سے باہر نکالا جاسکے، یہ بکواس ہے کہ ہم کہیں کہ رضا کارانہ جبری نقل مکانی ہورہی ہے۔

انہوں نے مزید زور دیا کہ غزہ کی پٹی میں بھوک اسرائیل کی پیدا کردہ ہے اور تل ابیب پر زور دیا کہ وہ غزہ میں جنگ بندی کے حوالے سے امریکی ایلچی سٹیو وٹکوف کی تجویز کو قبول کرے جس پر حماس نے رضامندی ظاہر کی ہے۔ یہ بات ہفتے کو قاہرہ میں اقوام متحدہ کی ریلیف اور ورکس ایجنسی برائے فلسطینی مہاجرین "انروا" کے کمشنر جنرل فلپ لازارینی کے ساتھ ایک پریس کانفرنس میں ہوئی۔

مصری وزیر خارجہ نے کہا کہ ہم فلسطینی مسئلے کو ختم کرنے کو مسترد کرتے ہیں اور اسرائیل سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ غزہ میں جنگ بندی کے لیے وٹکوف کی تجویز کو قبول کرے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اسرائیل کی ہٹ دھرمی ٹھنڈے تعلقات کے راستے میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ وٹکوف کی تجویز میں غزہ میں 60 دن کی عارضی جنگ بندی کی مدت شامل ہے۔

مصر کے وزیر خارجہ بدر عبدالعاطی نے اسرائیل سے امریکی صدر کے مشرق وسطیٰ کے خصوصی ایلچی سٹیو وٹکوف کی جانب سے پیش کی گئی تجویز کو قبول کرنے کا مطالبہ کیا ہے تاکہ غزہ میں جنگ بندی ہو اور یرغمالیوں کو رہا کیا جاسکے۔ ہفتے کو عبدالعاطی اور وٹکوف کے درمیان ہونے والی ٹیلی فونک گفتگو میں بدر عبدالعاطی نے اس بات پر زور دیا کہ صورتحال کو بہتر بنانے، فلسطینی عوام کا خون محفوظ کرنے، انسانی امداد کی رسائی اور یرغمالیوں کی رہائی کے لیے اسرائیل کے لیے یہ تجویز قبول کرنا بہت اہم ہے۔ عبدالعاطی نے غزہ میں تباہ کن انسانی صورتحال کا جائزہ لیا جو قحط کی حد تک پہنچ چکی ہے اور فوجی کارروائیوں میں اضافے اور بھوک کو بطور ہتھیار استعمال کرنے کے خطرات اور اس کے نتائج سے خبردار کیا۔

مصری وزیر نے امریکی ایلچی کو بتایا کہ مصر غزہ میں جنگ بندی کا اعلان ہوتے ہی جلد بحالی اور تعمیر نو کے لیے ایک بین الاقوامی کانفرنس کی میزبانی کے لیے تیار ہے۔ یہ مارچ میں قاہرہ میں منعقدہ عرب سربراہ کانفرنس میں منظور شدہ عرب-اسلامی منصوبے کے مطابق ہے۔ اس سے قبل ہفتے کو بدر عبدالعاطی نے اقوام متحدہ کے انڈر سیکرٹری جنرل اور اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی برائے فلسطینی پناہ گزین کے کمشنر جنرل فلپ لازارینی کے ساتھ ایک ملاقات میں انروا اور اس کے ناگزیر کردار کے لیے مصر کی مکمل اور مسلسل حمایت پر زور دیا۔ انہوں نے زور دیا کہ انروا کا قیام اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ایک فیصلے کے ذریعے فلسطینی پناہ گزینوں کو امداد فراہم کرنے کے مقصد سے کیا گیا تھا، تاکہ فلسطینی مسئلے کا ایک منصفانہ سیاسی حل نکالا جاسکے۔ وزیر خارجہ نے انروا کے فلسطینی علاقوں میں کام کو ختم کرنے کی کوشش کرنے والی غیر قانونی اسرائیلی قانون سازی کی مذمت کی۔ انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ انروا کو نشانہ بنانا ایک خطرناک مثال ہے جو بین الاقوامی قانون کی پاسداری کو کمزور کرتا ہے اور عالمی امن اور سلامتی کو برقرار رکھنے کے لیے قائم کردہ بین الاقوامی اداروں پر اعتماد کو نقصان پہنچاتا ہے۔ انہوں نے ایجنسی کی خدمات کو کم کرنے یا انہیں دیگر فریقوں کو منتقل کرنے کی کسی بھی تجویز کو مسترد کرنے پر بھی زور دیا۔

سعودی عرب کی بنجمن نیتن یاہو کے فلسطینیوں کی جبری ہجرت سے متعلق بیانات پر شدید ردعمل

ریاض: سعودی عرب نے اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کی جانب سے فلسطینیوں کو ان کی سرزمین سے بے دخل کرنے سے متعلق بار بار دیے جانے والے بیانات کو سخت ترین الفاظ میں مسترد کردیا ہے۔ ان بیانات میں حتیٰ کہ رفح کراسنگ کے راستے فلسطینیوں کو نکالنے کی بات بھی شامل ہے، جبکہ قابض اسرائیل مسلسل محاصرہ اور بھوک کو ہتھیار بنا کر جبری ہجرت پر مجبور کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ سعودی وزارت خارجہ کے بیان کے مطابق یہ اقدام عالمی قوانین، انسانی اصولوں اور بنیادی اقدار کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ سعودی عرب نے اس موقع پر مصر کے ساتھ اپنے مکمل تعاون اور یکجہتی کا بھی اظہار کیا۔ مملکت نے زور دیا کہ عالمی برادری خصوصاً سلامتی کونسل کے مستقل ارکان کو چاہیے کہ وہ فلسطینی عوام اور ان کی سرزمین کے خلاف جاری اسرائیلی جارحانہ پالیسیوں کو روکنے کے لیے فوری کردار ادا کریں اور یہ واضح کیا کہ کسی بھی صورت میں فلسطینیوں کی جبری ہجرت قبول نہیں کی جائے گی۔ سعودی عرب نے ایک بار پھر مطالبہ کیا کہ قابض اسرائیل کو فلسطینی شہریوں کے خلاف نسل کشی اور سنگین مظالم پر جواب دہ ٹھہرایا جائے۔ سعودی عرب نے اس بات پر بھی زور دیا کہ فوری طور پر ان جرائم کو روکا جائے، فلسطینی عوام کو تحفظ فراہم کیا جائے اور ان کے جائز حقوق تسلیم کیے جائیں، جن میں سنہ 1967ء کی سرحدوں کے مطابق آزاد فلسطینی ریاست کا قیام اور مشرقی یروشلم کو اس کا دارالحکومت تسلیم کرنا شامل ہے۔ خطے میں دیرپا امن کے لیے مسئلہ فلسطین کا منصفانہ حل ضروری ہے۔

وزارت جنگ کا نام اختیار کرنے کی لاگت اربوں ڈالر تک پہنچ سکتی ہے: پولیٹیکو

نام تبدیل کرنے کے لیے 50 ریاستوں، 40 ممالک اور دنیا بھر میں 7 لاکھ تنصیبات میں سٹیمپس کو تبدیل کرنے کے لیے اربوں ڈالر کی ضرورت ہوگی

واشنگٹن: اخبار "پولیٹیکو" نے ہفتہ کو ایک رپورٹ میں بتایا کہ امریکی محکمہ دفاع کا نام تبدیل کرکے "وزارت جنگ" رکھنے کی لاگت اربوں ڈالر تک پہنچ سکتی ہے۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ اس نئے نام کے لیے کانگریس میں ووٹنگ سے بچنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اخبار نے ایک امریکی عہدیدار کے حوالے سے بتایا کہ وائٹ ہاؤس اس وزارت کا نام تبدیل کرنے کے لیے کانگریس میں ووٹنگ سے بچنے کے طریقے تلاش کر رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وزارت کا نام تبدیل کرنے میں بہت کوشش اور وقت لگے گا۔

اخبار نے نشاندہی کی ہے کہ 50 ریاستوں، 40 ممالک اور دنیا بھر میں 7 لاکھ تنصیبات میں وزارت جنگ کی مہروں کو تبدیل کرنے پر اربوں ڈالر خرچ ہوں گے۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ پینٹاگون کے حکام کو صدر ٹرمپ کے اس ایگزیکٹو حکم کو نافذ کرنے کے لیے ایک مشکل کام کا سامنا ہے جس کے تحت اس بڑے عالمی ادارے کو "وزارت جنگ" میں تبدیل کرنا ہے۔ اس میں چھ فوجی شاخوں اور درجنوں دیگر ایجنسیوں کے لوگو سے لے کر کھانے کے ہالوں میں کندہ رومالوں، سینیٹ کی منظوری والے حکام کے لیے کڑھائی والی جیکٹس، اور پینٹاگون کی دکان میں موجود کی چین اور یادگاری اشیاء تک سب کچھ شامل ہے۔

امریکی صدر ٹرمپ نے گزشتہ جمعہ کو محکمہ دفاع کا نام تبدیل کرکے "وزارت جنگ" رکھنے کے لیے ایک ایگزیکٹو حکم پر دستخط کیے۔ ٹرمپ نے وائٹ ہاؤس میں وزیر پیٹ ہیگسیتھ کی موجودگی میں صحافیوں کو بتایا کہ یہ نیا نام موجودہ دنیا کی صورتحال کے پیش نظر زیادہ موزوں ہے اور مزید کہا کہ یہ دنیا کو فتح کا پیغام بھیجتا ہے۔ ٹرمپ کانگریس کی منظوری کے بغیر وزارت کا نام باضابطہ طور پر تبدیل نہیں کرسکتے لیکن ایگزیکٹو حکم محکمہ دفاع کے دوسرے نام کے طور پر نئے نام کے استعمال کی اجازت دیتا ہے۔ یہ وزارت پینٹاگون کی عمارت میں واقع ہے، جو دریائے پوٹومیک کے کنارے واشنگٹن کے قریب ہے۔ یہ ایک بہت بڑا ڈھانچہ ہے جس میں 17 عمارتیں ہیں اور یہ دوسری جنگ عظیم کی وجہ سے تیزی سے بڑھی ہے۔ تین ملین سے زیادہ شہری اور فوجی ملازمین کے ساتھ، محکمہ دفاع اب امریکہ میں سب سے بڑا آجر ہے۔ تاہم محکمہ دفاع کا نام "وزارت جنگ" میں تبدیل کرنے کا ٹرمپ کا فیصلہ امن کا نوبل انعام جیتنے کی ان کی مہم کے ساتھ متصادم ہوسکتا ہے، جیسا کہ امریکی صدر نے کئی تنازعات کو ختم کرنے میں اپنے کردار کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا۔ پینٹاگون کے ایک عہدیدار نے اے ایف پی کو بتایا کہ جیسے ہی ہم صدر ٹرمپ کی ہدایات پر عمل درآمد کریں گے، لاگت کا تخمینہ بدل جائے گا۔ ہمارے پاس ایک واضح تخمینہ ہوگا جو ہم بعد میں پیش کریں گے۔ ٹرمپ نے اگست کے آخر میں اس فیصلے کو لینے کے اپنے ارادے کا اعلان کیا تھا۔ وائٹ ہاؤس نے ٹرمپ کی نام بدلنے کی خواہش کو یہ کہہ کر جائز قرار دیا کہ صدر کا خیال ہے کہ اس وزارت کا ایک ایسا نام ہونا چاہیے جو اس کی بے مثال طاقت اور قومی مفادات کے تحفظ کی صلاحیت کو ظاہر کرے۔

عالمی بے حسی میں 'گلوبل صمود فلوٹیلا' فلسطینیوں کی مدد کے لیے انسانی بیداری کا علامتی اقدام

غزہ: قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ کی پٹی پر جاری جارحیت، جسے عالمی انسانی حقوق کے اداروں نے کھلی نسل کشی قرار دیا ہے، کے بیچ "گلوبل صمود فلوٹیلا" نامی ایک بڑی عوامی اور شہری بحری تحریک سامنے آئی ہے۔ اس کا مقصد فلسطینی عوام کی نصرت اور غزہ پر مسلط ظالمانہ ناکہ بندی کو توڑنا ہے۔ اس کارواں نے دنیا بھر کے مختلف ملکوں کے کارکنان کو اکٹھا کیا ہے اور ایک عالمی انسانی بیانیہ تخلیق کیا ہے جو اس ہولناک تباہی پر عالمی سیاسی بے حسی کو للکار رہا ہے۔

جمعرات کے روز سے یہ بحری بیڑہ اپنی روانگی جاری رکھے ہوئے ہے اور تمام تر خطرات اور صہیونی ریاست کی دہشت گردانہ کارروائیوں کے خطرات کے باوجود یہ غزہ کی جانب رواں دواں ہے۔ اس میں امدادی سامان اور انسانی حقوق کے کارکن شامل ہیں، جن کا مقصد قابض اسرائیل کی مسلط کردہ ناکہ بندی کو توڑنا ہے۔ یہ جہاز مشرقی بحیرہ روم میں ایک چھوٹے جزیرے کے قریب دوبارہ جمع ہوئے تاکہ اٹلی کے قریب بین الاقوامی پانیوں میں داخل ہوں جہاں ان کے ساتھ مزید جہاز امدادی سامان اور کارکن لے کر شامل ہوں گے۔

اقوام عالم اسرائیلی نسل کشی کے خلاف متحد: کمیٹی برائے انسداد ناکہ بندی کے سربراہ اور اتحاد برائے اسطول آزادی کے بانی رکن زاہر بیراوی نے کہا کہ اس اقدام کا سب سے نمایاں پیغام یہ ہے کہ دنیا کی اقوام قابض اسرائیل کی جنگی جرائم سے بھرپور درندہ ریاست کے خلاف متحد ہیں جو قوانین کی پامالی، نسلی امتیاز اور صہیونی مجرمانہ روش کی علامت بن چکی ہے۔ بیراوی جو اس وقت تونس میں "عرب صمود بیڑے" کی تیاریوں کی نگرانی کر رہے ہیں نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ تونس میں تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں۔ عربی بیڑے میں شامل جہازوں کی فنی اور انتظامی تیاریوں پر کام کیا جارہا ہے جن پر سیکڑوں عالمی کارکن اور بڑی تعداد میں عرب و مسلمان ممالک سے شریک افراد سوار ہوں گے۔ ان میں تونس، الجزائر، لیبیا، مراکش، قطر، بحرین، عمان، کویت، موریتانیا، ترکیہ، پاکستان، ملیشیا اور دیگر ممالک کے وفود شامل ہیں۔

حکومتوں نہیں، ضمیر انسانیت کی آواز: گلوبل صمود فلوٹیلا دنیا بھر کی انسانی و شہری تنظیموں کا اقدام ہے جس میں 44 ممالک کے نمائندے شریک ہیں جن میں پارلیمانی ارکان، فنکار، ڈاکٹر اور فلسطین کاز کے حامی شامل ہیں۔ یہ بیڑہ 31 اگست سنہ 2025ء کو بارسلونا سے روانہ ہوا۔ ایسے وقت میں جب قابض اسرائیل کی غزہ پر مسلط جنگ نے ہزاروں شہداء اور زخمی چھوڑے، بنیادی ڈھانچے کو تباہ کردیا اور پوری دنیا کے سامنے قحط کی کیفیت پیدا کردی۔

یہ اقدام کسی حکومت یا سیاسی جماعت سے وابستہ نہیں بلکہ انسانیت کے ضمیر کی صدا ہے، ایسے وقت میں جب عالمی ادارے بے حسی کا مظاہرہ کررہے ہیں۔

غزہ کا مشکل اور پر خطر سفر: تقریباً 30 چھوٹے اور درمیانے جہاز اس قافلے میں شامل ہیں۔ یہ غذائی اجناس، دوائیں، پینے کا صاف پانی، طبی آلات اور زندگی کے لیے ضروری اشیاء لے کر روانہ ہوئے ہیں۔ ان کا ہدف غزہ ہے مگر یہ سفر آسان نہیں۔ جہازوں کو سمندری طوفانوں کا سامنا کرنا پڑا اور قابض اسرائیل نے براہ راست دھمکیاں دیں کہ یہ کارکن "دہشت گرد" اور "مجرم جنگ" سمجھے جائیں گے۔ قابض اسرائیلی حکومت نے اشارہ دیا ہے کہ وہ اس بیڑے کو بزور طاقت روک سکتی ہے جس پر دنیا بھر کے انسانی حقوق کے اداروں اور کارکنوں نے شدید ردعمل ظاہر کیا۔ منتظمین نے واضح کیا ہے کہ یہ مکمل طور پر پرامن اور شہری اقدام ہے اور اس پر کسی بھی قسم کا حملہ عالمی رائے عامہ کے سامنے درندگی اور سفاکیت کی کھلی شہادت ہوگا۔

عالمی شخصیات کی شمولیت: اس بیڑے میں کئی معروف عالمی شخصیات بھی شریک ہیں جنہوں نے اس اقدام کو بڑی علامتی حیثیت بخشی۔ ان میں سویڈن کی ماحولیاتی کارکن گریٹا تھونبرگ، امریکی اداکارہ سوزان سارینڈن، آئرش اداکار لیام کیننگھم، ہسپانوی رکن پارلیمان ایڈوارڈو فرنانڈیز، بارسلونا کی سابق میئر آدا کولاو، جنوبی افریقہ کے عظیم رہنما نیلسن منڈیلا کے پوتے منڈیلا منڈیلا۔ ان شخصیات کا کہنا ہے کہ وہ اس نسل کشی پر عالمی خاموشی کو قبول نہیں کرتیں اور ان کی شمولیت ایک اخلاقی اور انسانی ذمہ داری ہے۔

عالمی اداروں اور انسانی حقوق کی تنظیموں کی حمایت: اس اقدام کو کئی عالمی اور انسانی حقوق کے اداروں نے سراہا ہے۔ اقوام متحدہ کے دفتر برائے انسانی حقوق نے قابض اسرائیل سے مطالبہ کیا کہ بیڑے کو محفوظ راستہ دیا جائے اور غزہ میں امداد پہنچنے دی جائے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے بیڑے کو روکنے کی کوشش کو بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی قرار دیا۔ عالمی عدالت انصاف نے پہلے ہی غزہ کے لیے محفوظ انسانی راہداریوں کا مطالبہ کررکھا ہے۔ یورپ، لاطینی امریکہ اور جنوب مشرقی ایشیا میں عوامی تنظیموں نے مظاہروں اور علامتی بحری ریلیوں کے ذریعے اس اقدام کی بھرپور حمایت کی۔

پیغام منزل سے زیادہ اہم: اگرچہ یہ واضح نہیں کہ بیڑہ اپنی منزل تک پہنچ سکے گا یا قابض اسرائیل اس کو روک دے گا، لیکن اس اقدام کی علامتی اہمیت پہلے ہی قائم ہوچکی ہے۔ اس نے فلسطین کے مسئلے کو عالمی توجہ کا مرکز بنادیا ہے اور بڑی طاقتوں کی منافقت کو بے نقاب کیا ہے جو غزہ کے بچوں اور عورتوں پر ڈھائے جانے والے مظالم پر خاموش ہیں۔ یہ بیڑہ دنیا کے عوامی شعور کو جھنجھوڑنے میں کامیاب رہا ہے اور فلسطینی جدوجہد کو عالمی عدالتی، سماجی اور ماحولیاتی انصاف کی تحریکوں کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ سمندر میں بھی استقامت کی کہانی: یہ قافلہ محض ایک بحری سفر نہیں بلکہ جنگ اور خاموشی کے مقابل ایک گونج دار صدا ہے۔ یہ یاد دہانی ہے کہ صمود اور استقامت صرف بمباری سہنے والوں کا نہیں بلکہ ان سب کا ہے جو دنیا کے کونے کونے سے ظلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ عالمی سیاست کی بے حسی کے سمندر میں یہ فلوٹیلا اعلان کر رہا ہے کہ دنیا پوری طرح خاموش نہیں، ابھی بھی ضمیر زندہ ہے جو غزہ کے ساتھ ہے اور قابض اسرائیل کی نسل کشی اور ظلم و درندگی کے خلاف ڈٹا ہوا ہے۔

قابض اسرائیل نے غزہ میں البرج السوسی کو ملبے کا ڈھیر بنادیا

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے ہفتہ کی دوپہر غزہ شہر میں واقع البرج السوسی پر وحشیانہ بمباری کی اور اسے مکمل طور پر تباہ کردیا۔ یہ حملہ ان جارحانہ کارروائیوں کی کڑی ہے جن کے تحت قابض اسرائیل مسلسل بلند رہائشی عمارتوں اور ٹاورز کو نشانہ بنارہا ہے۔ برج کے مکینوں اور وہاں پناہ لینے والے بے گھر خاندانوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ دوپہر کو کی گئی صہیونی بمباری نے البرج السوسی کو مکمل طور پر زمین بوس کردیا۔ ہم اپنے اہل خانہ سمیت بمشکل اپنی جانیں بچا سکے مگر اب ہم بے گھر ہوچکے ہیں اور کھلے آسمان تلے رہنے پر مجبور ہیں۔ ان خاندانوں نے واضح کیا کہ انہوں نے گزشتہ دنوں بارہا اس صہیونی دہشت گردی اور خوف پھیلانے کی مہم پر خبردار کیا تھا جس کا نشانہ برج کے باسی بنائے گئے۔ آج یہ دھمکیاں حقیقت میں بدل گئیں۔ اہل خانہ نے اس بات پر زور دیا کہ البرج کے تمام رہائشی نہتے عام شہری ہیں، یہاں نہ کوئی عسکری سرگرمی تھی نہ کوئی مزاحمتی کارکن موجود تھا۔ یاد رہے کہ البرج السوسی کو ماضی میں بھی کئی بار نشانہ بنایا گیا تھا۔ گزشتہ ماہ بھی اسے نقصان پہنچایا گیا اور سنہ 2021ء میں اس پر انتہائی سنگین حملہ کیا گیا تھا۔ آج کی یہ بمباری اس عمارت کا آخری نشان بھی مٹا گئی۔ متاثرہ خاندانوں نے کہا کہ ہم میں سے بیشتر لوگ اقوام متحدہ کی ایجنسیوں میں ملازم ہیں۔ آج ہم نے اپنے گھر، اپنا سرمایہ اور اپنی یادیں سب کچھ کھودیا ہے۔ ہمارے بچے، عورتیں اور بزرگ شدید صدمے، خوف اور دہشت کے عالم میں کھلے میدانوں میں بے سہارا پڑے ہیں۔ ان بے گھر خاندانوں نے اقوام متحدہ کی ایجنسیوں اور دنیا کے تمام رہنماؤں سے فوری اپیل کی ہے کہ وہ مداخلت کریں، ہمیں اور ہمارے بچوں کو تحفظ فراہم کریں اور فوری پناہ گاہیں و ضروری انسانی امداد فراہم کریں، اس سے قبل کہ ہماری یہ اذیت ایک نئی انسانی المیہ میں بدل جائے جو غزہ میں جاری قتل عام کی فہرست میں شامل ہوجائے۔ واضح رہے کہ قابض اسرائیل نے گزشتہ دنوں غزہ شہر میں رہائشی ٹاورز کو نشانہ بنانے اور تباہ کرنے کی منظم مہم شروع کی ہے جس کا مقصد شہر کو ویران کرنا اور اس کے باشندوں کو جبراً بے گھر کرنا ہے۔

'گلوبل صمود بیڑا' جنگ اور نسل کشی کے خلاف انسانیت کی آواز ہے: نگران کمیٹی

غزہ: یورپی ممالک کی جانب سے غزہ کی ناکہ بندی توڑنے کے لیے آمنے والے 'گلوبل صمود بیڑے' کی رابطہ کمیٹی نے کہا ہے کہ صمود بیڑا دراصل وہ عملی اظہار ہے جو یہ حقیقت آشکار کرتا ہے کہ سرکاری پالیسی ساز ادارے غزہ کی پٹی پر مسلط نسل کشی اور محاصرہ ختم کرنے کے لئے کوئی فیصلہ کن مؤقف اپنانے میں ناکام رہے ہیں۔ کمیٹی نے ہفتے کے روز جاری اپنے بیان میں گلوبل صمود بیڑے کے شرکاء کو سلام پیش کیا۔ اس بیڑے میں درجنوں جہاز شامل ہیں جن پر فلسطینی کاز کے حامی اور ہمدرد متعدد شخصیات سوار ہیں جو یورپ اور دنیا کے مختلف خطوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ کمیٹی نے کہا کہ یہ قافلہ جنگ اور نسل کشی کو مسترد کرنے والے انسانی ضمیر کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ وہ آواز ہے جو عدل و حق کی حمایت کرتی ہے جسے فلسطینی کاز کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ قافلہ اس عالمی ضمیر کی صدا ہے جو صہیونی امریکی دباؤ اور دھمکیوں سے آزاد ہے اور جو ہر اس شخص کے ساتھ کھڑا ہے جو حق کی بحالی اور انسانی انصاف کے اصولوں کے نفاذ کے لئے آواز بلند کرتا ہے تاکہ فلسطینی عوام کو صہیونی قتل و غارت کی مشین سے نجات دلائی جاسکے جو پوری دنیا کی آنکھوں کے سامنے نسل کشی کر رہی ہے اور ہر قانون، معاہدے، عرف اور انسانی اخلاقیات کو روند رہی ہے۔ قومی و اسلامی قوتوں نے پوری فلسطینی قوم کی جانب سے اس قافلے اور اس میں شریک تمام آزاد انسانوں کا خیر مقدم کیا اور ان پر فخر کا اظہار کیا۔ انہوں نے ہر اس مخلص اور سنجیدہ کوشش کو سراہا جو فلسطینی عوام کی مدد اور ان کے ساتھ یکجہتی کے لئے کی جاتی ہے۔ آزادی کے بیڑے کی یہ عالمی مزاحمتی مہم اب تک فلسطینیوں کی نصرت کے لئے سب سے بڑی عوامی اور شہری بحری تحریک کے طور پر ابھری ہے جس کا مقصد غزہ پر برسوں سے مسلط محاصرہ توڑنا ہے۔ اس نے مختلف قومیتوں کے کارکنوں کو یکجا کیا اور ایک عالمی انسانی بیانیہ کو اجاگر کیا جو فلسطینیوں کے خلاف جاری بین الاقوامی سیاسی تغافل کو بے نقاب کرتا ہے۔ جمعرات کے روز "عالمی بیڑا برائے صمود" اپنی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس بیڑے میں انسانی امداد اور سرگرم کارکن شامل ہیں جو قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ پر مسلط محاصرہ توڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ جہاز بحیرہ روم کے وسط میں ایک چھوٹے جزیرے کے قریب دوبارہ اکٹھے ہوئے تاکہ بین الاقوامی آبی حدود کی طرف بڑھ سکیں جو اٹلی کے سمندری علاقے کے قریب ہیں۔ وہاں توقع ہے کہ مزید جہاز اس بیڑے میں شامل ہوں گے جو درجنوں کارکنوں کے ساتھ امدادی سامان کے ٹنوں بوجھ کے ساتھ پہنچیں گے۔

امریکہ سعودی عرب کو ایم کیو-9 فروخت کرے گا

واشنگٹن (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ سعودی عرب کو (ایم کیو-9) ماڈل کے ڈرون طیارے فروخت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ طیارے تلاش و بچاؤ کی کارروائیوں، زمینی اہداف پر انتہائی درست حملوں اور طویل پروازوں کے لیے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ یہ ڈرون تقریباً 50 ہزار فٹ کی بلندی پر 27 گھنٹے سے زیادہ پرواز کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ سعودی عرب نے رواں سال کے اوائل میں ان ڈرونز کی خریداری کی درخواست کی تھی۔ بعد ازاں مئی میں صدر ٹرمپ کے ریاض کے دورے کے موقع پر اعلان کردہ اسلحے کے بڑے معاہدے کے حصے کے طور پر تقریباً 100 "**ایم کیو-9**" ڈرون خریدنے کا مطالبہ کیا تھا۔ جنرل ایٹومکس کمپنی کے تیار کردہ ان ڈرون طیاروں کی کئی خصوصیات ہیں، جن میں 11 میٹر لمبائی اور بڑی ہتھیار برداری کی صلاحیت شامل ہے۔ ان کے پروں کا پھیلاؤ تقریباً 12.20 میٹر ہے اور یہ ایک وقت میں آٹھ لیزر گائیڈڈ میزائل اور فضا سے زمین پر فائر کرنے والے سولہ "اے جی ایم-114 ہیل فائر" میزائل لے جاسکتے ہیں۔ ان ڈرون طیاروں کو زیادہ تر امریکی فضائیہ کی جانب سے نگرانی اور معلومات اکٹھا کرنے کے مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ڈرونز انفرا ریڈ پر کام کرنے والے جدید سینسرز اور انتہائی حساس آلات سے لیس ہیں جو 360 درجے پر میدان کو اسکین کرسکتے ہیں۔ ایم کیو 9 کو امریکی فضائیہ کا بنیادی حملہ آور ڈرون سمجھا جاتا ہے، جو ریموٹ کنٹرول کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔ اس کے خاص ایروناٹیکل ڈیزائن اور انجینئرنگ کی بدولت یہ مختلف فضائی مشنوں میں غیر معمولی لچک دکھاتا ہے۔ آزاد معلومات کے مطابق امریکہ دنیا میں "ریپر" ڈرون کا سب سے بڑا خریدار ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: +44 7897 386368

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔